حدائقِ بخشش

۱۳۲۵ھ

مصنف
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

حدائقِ بخشش

۱۳۲۵ھ

(حصہ اوّل)

مُصنّف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی

ناشر
اکبر بک سیلرز
Ph: 7352022

Marfat.com

(جملہ حقوق محفوظ)

نام کتاب ..... حدائق بخشش (نعتیہ کلام)
شاعر ..... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی
اشاعت ..... نومبر ۲۰۰۲ء
صفحات ۲۷۲
کمپوزنگ محمد السلام / قمر الزمان رحمانی
طابع ..... اشتیاق احمد مشتاق پرنٹرز لاہور
تعداد ۱۰۰۰
ہدیہ ..... -/60 روپے

ملنے کا پتہ
اکبر بک سیلرز
اسلامک ریسرچ سنٹر 40 اردو بازار

Marfat.com

ترتیب

ذریعہ قادریہ ۹
وصل اول در نعت اکرم حضور سید عالم ﷺ ۹
وصل دوم: در منقبت آقائے اکرم حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ ۱۲
وصل سوم: در حسن مفاخرت از سرکار قادریت رضی اللہ عنہ ۱۶
وصل چہارم در منافحت اعداو استعانت از آقا رضی اللہ عنہ ۲۰
ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماوی ہے ہمارا ۲۳
غم ہو گئے بے شمار آقا ۲۴
محمد مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا ۲۶
لطف اُن کا عام ہو ہی جائے گا ۲۹
لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ ۳۰
ندا آسمان کو یوں سرکشیدہ ہونا تھا ۳۲
شور ہ نوسن کر تجھ تک میں دواں آیا ۳۴
خراب حال کیا دل کو پر ملال کیا ۳۶

Marfat.com

(معروضہ ۱۲۹۶ھ بعد واپسی زیارت مطہرہ بار اوّل) ۳۶
بندۂ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا ۳۸
نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا ۴۰
تاب مرأت سحر گرد بیابان عرب ۴۱
پھر اٹھا ولولۂ یاد مغیلان عرب ۴۳
جو بنوں پر ہے بہار چمن آرائی دوست ۴۵
طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ ۴۷
زہے عزت و اعتلائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۴۷
اے شافع اُمم شہ ذی جاہ لے خبر ۴۹
بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبد القادر ۵۱
در منقبت حضور غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) ۵۱
گزرے جس راہ سے وہ سیدِ والا ہو کر ۵۲
تا رہ دوڑ کو چمن کر دے بہار عارض ۵۳
تمہارے آنے کے پرتو ستارہائے فلک ۵۵
کیا ٹھیک ہو رنگ لہو پر مثال گل ۵۷

Marfat.com

سرتابقدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول ۵۹
ہے کلام الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم ۶۱
پات وہ کچھ دھار یہ کچھ زار اہم ۶۳
عارض شمس وقمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں ۶۵
عشق مولیٰ میں ہو خونبار کنار دامن ۶۶
رشک قمر ہوں رنگ رخ آفتاب ہوں ۶۸
پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں ۷۰
پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں؟ ۷۱
یادِ وطن ستم کیا دشتِ حرم سے لائی کیوں ۷۳
اہل صراط روح امیں کو خبر کریں ۷۵
وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں ۷۶
اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں ۷۷
ہے لب عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں ۷۹
راہ عرفاں سے جو ہم نا بلد و نامحرم نہیں ۸۱
وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں ۸۲

Marfat.com

رُخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں ۸۴
وصف رُخ اُنکا کیا کرتے ہیں شرح والشمس وضحیٰ کرتے ہیں ۸۶
در منقبت سیدنا ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ الشریف ۸۸
کہ وقت مسند نشینی حضرت ممدوح در ۱۲۹۸ھ عرض کردہ شد ۸۸
زائرو پاس ادب رکھو ہوس جانے دو ۹۰
چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو ۹۱
زمانہ حج کا ہے جلوہ دیا ہے شاہد گل کو ۹۳
یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جاں ہم کو ۹۵
حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو ۹۶
پل سے اُتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو ۱۰۰
یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو ۱۰۲
کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ ۱۰۴
رونق بزم جہاں ہیں عاشقان سوختہ ۱۰۶
سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ۱۰۷
دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے ۱۰۹

Marfat.com

مومن وہ ہے جو اُنکی عزت پہ مرے دل سے ۱۱۰
اللہ اللہ کے نبی سے ۱۱۱
شجرۂ عالیہ حضرات عالیہ قادریہ برکاتیہ ۱۱۳
عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسولِ اللہ کی ۱۱۶
قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی ۱۱۸
پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے ۱۱۹
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے ۱۲۱
آنکھیں رو رو کے سجانے والے ۱۲۳
کیا مہکتے ہیں مہکنے والے ۱۲۴
راہ پر خار ہے کیا ہونا ہے ۱۲۵
کس کے جلوہ کی جھلک ہے یہ اُجالا کیا ہے ۱۲۸
سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے ۱۳۱
مژدہ باد اے عاصیو! شافع شہ ابرار ہے ۱۳۳
عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے ۱۳۳
اُٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے ۱۳۶

Marfat.com

اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے ۱۳۸
گناہگاروں کو ہاتف سے نوید خوش مآلی ہے ۱۳۹
سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے ۱۴۰
نبی سر در ہر رسول وولی ہے ۱۴۲
نہ عرش ایمن نہ اَنَا رَبُّکَ ذَاھِبٌ میں میسانی ہے ۱۴۳
سنتے ہیں کہ محشر میں صرف انکی رسائی ہے ۱۴۶
حرزِ جاں ذکر شفاعت کیجیے ۱۴۸
دشمنِ احمد پہ شدت کیجیے ۱۵۰
حاضری بارگاہ بیکس پناہ ۱۵۴
وصل اوّل رنگ علمی ۱۵۲
حضور جانِ نور ۱۵۲
حاضری درگاہ ابدی پناہ وصل دوم رنگ عشقی ۱۶۴
معراج نظم نذر گدا بحضور سلطان الانبیاء ۱۷۶
در تہنیت شادی اسراء ۱۷۶
رباعیات ۱۸۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذریعہ قادریہ

۱۳۰۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ ط وَاٰلِہٖ وَاَبْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

وصل اوّل در نعت اکرم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

فیض ہے یا شہ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

انبیا چلتے ہیں در سے وہ ہے بازا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

Marfat.com

آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے؟ تیرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

بحر سائل کا ہوں سائل نہ کنویں کا پیاسا
خود بجھا جائے کلیجا مرا چھینٹا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اسکے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب
سچے سورج وہ دل آرا ہے اُجالا تیرا

دل عبث خوف سے پتا سا اُڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

Marfat.com

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی
اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

خوار و بیمار خطا وار گنہگار ہوں میں
رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

میری تقدیر بُری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے
محو و اثبات کے دفتر پہ کڑوڑا تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

کس کا منہ ٹیکیے گلیاں جایئے کس سے کہیئے
تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے یہ پالا تیرا

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

موت سنتا ہوں ستم تلخ ہے زیرلبِ ناب
کون لا دے مجھے تلووں کا غسالہ تیرا

Marfat.com

دور کیا جائیے بدکار پہ کیسی گزرے
تیرے ہی در پہ مرے بیکس و تنہا تیرا

تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

حرم طیبہ و بغداد جدھر کیجے نگاہ
جوت پڑتی ہے تری نور ہے چھنتا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

وصل دوم: در منقبت آقائے اکرم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

Marfat.com

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدیں ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

مصطفیٰ کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا

ابن زہرا کو مبارک ہو عروسِ قدرت
قادری پائیں تصدق مرے دولہا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

نبوی عینہ، علوی فصل، بتولی گلشن
حسنی پھول حسینی ہے مہکنا تیرا

نبوی ظل، علوی برج، بتولی منزل
حسنی چاند حسینی ہے اُجالا تیرا

نبوی خور، علوی کوہ، بتولی معدن
حسنی لعل حسینی ہے تجلا تیرا

ا سیدنا قمر مورضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مرا می فرماید یا عبد القادر شئی لک وشئی لملیک اشرب الخ ۱۲ منہ

Marfat.com

بحر و بر، شہر و قری، سہل و حزن، دشت و چمن
کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعویٰ تیرا

حسن نیت ہو خطا پھر بھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

عرض احوال کی پیاسوں میں کہاں تاب مگر
آنکھیں اے ابر کرم تکتی ہیں رستا تیرا

موت نزدیک، گناہوں کی جمیں میل کے خول
آ برس جا کہ نہا دھو لے یہ پیاسا تیرا

آب آمد دہ کہے اور میں تیمم برخاست
مشت خاک اپنی ہو اور نور کا اہلا تیرا

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارا تیرا

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھکو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

ع حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ در اوائل عمر اسحاب رامی فرمود کہ اولیا عراق مرا تسلیم کردہ اند بعد ازاں بعد از مدتے فرمود کہ ایں زمان جمیع زمین شرق و غرب و بر و بحر و سہل و جبل مرا تسلیم کردہ اند و ہیچ ولی نزاد لیا نماند دراں وقت مگر آنکہ بر شیخ آمدہ تسلیم کرد اورا بقطبیت ۱۲ تحفہ قادریہ

Marfat.com

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

میری قسمت کی قسم کھائیں سگان بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

تیری عزت کے نثار اے مرے غیرت والے
آہ صد آہ کہ یوں خوار ہو بردا تیرا

بد سہی، چور سہی، مجرم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یہی!
کہ وہی نا وہ رضا بندۂ رسوا تیرا

ہیں رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو
سید جید ہر دہر ہے مولا تیرا

فخر آقا میں رضا اور بھی اک لظم رفیع
چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا

ع اشارہ بقول اورضی اللہ تعالیٰ عنہ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ مُرِیْدِیْ جَیِّدًا فَاَنَا جَیِّدٌ اھ وزان قول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فَقَدِمَنِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ وَالْمَعْنٰی اَطْلَاقُ الْفَضِیْلِ اِلَّا مَنْ خَصَّ بِدَلِیْلٍ کَمَا حَقَّقْنَا فِی الْمُعْجِمِ الْمُعَظَّمِ شَرْحِ مَدَحْنَا الْاَکْسِیْرَ الْاَعْظَمِ اھ)

Marfat.com

وصل سوم: در حسن مفاخرت از سرکارِ قادریت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
اُفق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

مرغِ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں
ہاں اصیل ایک نواسنج رہے گا تیرا

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

ترجمہ: پھر فرمودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شعر لطفت شموس الاولیٰ وشمسا ابدا علی افق العلیٰ لا تغرب ۱۲ منہ ترجمہ: پھر سیدی تاج العارفین ابوالوفا قدس سرہ سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفت کل دولت یصبح ویسکت الا دولتک فانہ یصبح الی یوم القیامۃ ہر فرد دولت صبح کند و خاموش شود جز دولت تو کہ تا قیامت در بانگ است ۱۲ منہ ترجمہ: ہمہ ارشاد حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام بحضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولیا کل ولیکون الا هو مناد به فی یوم القیمۃ یعنی حضرت ابو عمرو عثمان اسرعینی و ابو محمد عبد الحق حریری کہ ہر دو از اولیائے معاصرین حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہستند۔

Marfat.com

بقسم کہتے ہیں شاہان صریفین و حریم
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا

تجھ سے اور دہر کے اقطاب سے نسبت کیسی
قطب خود کون ہے خادم ترا چیلا تیرا

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف
کعبہ کرتا ہے طوافِ دو والا تیرا

اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبے پہ نثار
شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

شجرِ سرو سہی کس کے اوگائے تیرے
معرفت پھول سہی کس کا کھلایا تیرا

تو ہے نوشاہ براتی ہے یہ سارا گلزار
لائی ہے فصل سمن گوندھ کے سہرا تیرا

ڈالیاں جھومتی ہیں رقص خوشی جوش پہ ہے
بلبلیں جھولتی ہیں گاتی ہیں سہرا تیرا

۱؎ آں بے خبر از نکتہ ہمہ اقطاب را سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ مساوی المرتبہ دانند و ایں دو شعر ترجمہ آں اشعار است کہ از حضور سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل می کنند کما ذکر نا فی المعجم المعظم واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

Marfat.com

گیت کلیوں کی چٹک غزلیں ہزاروں کی چہک
باغ کے سازوں میں بجتا ہے ترانا تیرا

صف ہر شجرہ میں ہوتی ہے سلامی تیری
شاخیں جھک جھک کے بجالاتی ہیں مجرا تیرا

کس گلستاں کو نہیں فصلِ بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

نہیں کس چاند کی منزل میں ترا جلوۂ نور
نہیں کس آئینہ کے گھر میں اُجالا تیرا

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

مزرعِ چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

اور محبوب ہیں ہاں پر کبھی یکساں تو نہیں
یوں تو محبوب ہے ہر چاہنے والا تیرا

لے حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند قدس سرہ العزیز بخاری است ۱۲ منہ ؎ حضرت شیخ الشیوخ سہروردی قدس سرہ از اولیائے عراق است سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور الرسول تُعَدُّ اَجِبَّ الْمَشْهُوْرِيْنَ بِالْعِرَاقِ ۱۲ منہ ؎ رجا بالملائکہ ہر محبوباں را ہمسر حضرت سیدنا دانند۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

اس کو سو فرد سراپا بفراغت اوڑھیں!
تنگ ہو کر جو اترنے کو ہو نیما تیرا

گردنیں جھک گئیں سر بجھ گئے دل لوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

تاج فرق عرفا کس کے قدم کو کہیے
سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا تیرا

سکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں
خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا

آدمی اپنے ہی احوال پہ کرتا ہے قیاس
نشے والوں نے بھلا سکر نکالا تیرا

وہ تو چھوٹا ہی کہا چاہیں کہ ہیں بزیر حضیض
اور ہر اوج سے اونچا ہے ستارا تیرا

دل اعداء کو رضا تیز نمک کی دھن ہے
اک ذرا اور چھڑکتا رہے خامہ تیرا

ع یقول کانهم لکمال الدهش ذهبت اذهانهم الی قوله تعالیٰ یوم یکشف عن ساق مع انه لم یکن الا جلوة للعبد لا تجلی المعبود کما تسجد اهل الجنة حین یرون نور ذاء عثمان رضی الله تعالیٰ عنه تحوله من بیت الی بیت زعما منهم انه قد تجلی هو ربهم تبارك و تعالیٰ کما ورد فی الحدیث ۱۲ منه)

Marfat.com

وصل چہارم در منافحت اعدا و استعانت از آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الاماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

بادلوں سے کہیں رکتی ہے کڑکتی بجلی
ڈھالیں چھنٹ جاتی ہیں اٹھتا ہے جو تیغا تیرا

عکس کا دیکھ کے منہ اور بپھر جاتا ہے
چار آئینہ کے بل کا نہیں نیزا تیرا

کوہ سرکھ ہو تو اک وار میں دو پر کالے
ہاتھ پڑتا ہی نہیں بھول کے اوچھا تیرا

اس پہ یہ قہر کہ اب چند مخالف تیرے
چاہتے ہیں کہ گھٹا دیں کہیں پایہ تیرا

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

Marfat.com

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائینگے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

تم قاتل ہے خدا کی قسم ان کا انکار
منکر فضل حضور آہ یہ لکھا تیرا

میرے سیاف کے خنجر سے تجھے باک نہیں
چیر کر دیکھے کوئی آہ کلیجا تیرا

ابن زہرا سے ترے دل میں ہیں یہ زہر بھرے
بل بے او منکر بے باک یہ زہرا تیرا

بازا ضب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی
دیکھ اڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا

شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے
کہیں نیچا نہ دکھائے تجھے شجرا تیرا

---

(۱) قال مولانا وسیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکذبکم لی سم قاتل لا دینکم وسم لدھاء دنیاکم واخراکم ۱۲ منہ ج قال سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ انا سیاف انا قتال انا سلاب الاحوال ۱۲ منہ

Marfat.com

حق سے بد ہو کے زمانہ کا بھلا بنتا ہے
ارے میں خوب سمجھتا ہوں معما تیرا

سگ در قہر سے دیکھے تو بکھرتا ہے ابھی
بند بند بدن اے روبہ دنیا تیرا

غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ
بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا

حکم نافذ ہے ترا خامہ ترا سیف تری
دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا

جس کو للکار دے آتا ہو تو الٹا پھر جائے
جس کو چمکار لے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا

کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر
کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا

دل پہ کندہ ہو ترا نام کہ وہ دُزدِ رجیم
لئے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغرا تیرا

ع ۔ قصہ صنعائی ع ثبوت روشن ایں معنی در رسالہ مصنف فوز شہنشاہ وان القلوب بید الکوب بطلانہ مطبوعہ مطبع اہل سنت و جماعت بریلی بایدید

Marfat.com

نزع میں، گور میں، میزاں پہ سرِ پل پہ کہیں
نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ معلّٰی تیرا

دھوپ محشر کی وہ جاں سوز قیامت ہے مگر
مطمئن ہوں کہ مرے سر پہ ہے پلا تیرا

بہجت اس سر کی ہے جو ہجۂ فاسرار میں ہے
کہ فلک وار مریدوں پہ سایا تیرا

اے رضا چیست غم از جملہ جہاں دشمن تست
کردہ ام مامن خود قبلہ حاجاتے را

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماویٰ ہے ہمارا

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماویٰ ہے ہمارا
خاکی تو وہ آدم جدِ اعلیٰ ہے ہمارا

اللہ ہمیں خاک کرے اپنی طلب میں
یہ خاک تو سرکار سے تمغا ہے ہمارا

لہ ان یدی علی من یدی کالسماء علی الارض (قال سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ۱۲
لہ روبتدی کہ بعض علمائے کرام راثبت بہیچ خورد گفتہ بود چہ ثبت خاک را عالم پاک ۱۲ منہ)

Marfat.com

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم
اس خاک پہ قرباں دل شیدا ہے ہمارا

خم ہوگئی پشت فلک اس طعن زمیں سے
سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

اس نے لقب خاک شہنشاہ سے پایا
جو حیدر کرار کہ مولی ہے ہمارا

اے مدعیو! خاک کو تم خاک نہ سمجھے
اس خاک میں مدفوں شہ بطحا ہے ہمارا

ہے خاک سے تعمیر مزار شہ کونین
معمور اسی خاک سے قبلہ ہے ہمارا

ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی
آباد رضا جس پہ مدینہ ہے ہمارا

غم ہو گئے بے شمار آقا

غم ہو گئے بے شمار آقا بندہ تیرے نثار آقا
بگڑا جاتا ہے کھیل میرا آقا آقا سنوار آقا
منجدھار پہ آ کے ناؤ ٹوٹی دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا

Marfat.com

ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری للہ یہ بوجھ اُتار آقا
ہلکا ہے اگر ہمارا پلہ بھاری ہے ترا وقار آقا
مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے تم کو تو ہے اختیار آقا
میں دور ہوں تم تو ہو مرے پاس سن لو میری پکار آقا
مجھ سا کوئی غمزدہ نہ ہو گا تم سا نہیں غم گسار آقا
گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی ڈوبا ڈوبا اُتار آقا
تم وہ کہ کرم کو ناز تم سے میں وہ کہ بدی کو عار آقا
پھر منہ نہ پڑے کبھی خزاں کا دے دے اسکی بہار آقا
جس کی مرضی خدا نہ ٹالے میرا ہے وہ نامدار آقا
ہے ملکِ خدا پہ جس کا قبضہ میرا ہے وہ کامگار آقا
سویا کئے نابکار بندے رویا کئے زار زار آقا
کیا بھول ہے انکے ہوتے کہلائیں دنیا کے یہ تاجدار آقا
انکے ادنیٰ گدا پہ مٹ جائیں ایسے ایسے ہزار آقا
بے ابرِ کرم کے میرے دھبے لَا تَغْسِلُهَا الْبِحَار[1] آقا

اتنی رحمت رضا پہ کر لو
لَا یَغْفِرُہُ الْبَوَار[2] آقا

---

[1] ترجمہ: انہیں سمندر نہ دھوئیں [2] ترجمہ: ہلاکت اس کے پاس نہ آسکے۔

Marfat.com

محمد مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا

محمد مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

یہی ہے اصل عالم مادۂ ایجاد خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

گدا بھی منتظر ہے علقمہ تیرے نیکوں کی دعوت کا
خداوندِ خیر سے لائے نبی کیسی ضیافت کا

گنہ مغفور دل روشن خنک آنکھیں جگر ٹھنڈا
تعالی اللہ ماہ طیبہ عالم تیری طلعت کا

نہ رکھی گل کے جوشِ حسن نے گلشن میں جا باقی
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغِ رسالت کا

بڑھا یہ سلسلہ رحمت کا دورِ زلف والا میں
تسلسل کالے کوسوں رہ گیا عصیاں کی ظلمت کا

صف ماتم اٹھے خالی ہو زنداں نوحیں زنجیریں
گنہگارو چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا

Marfat.com

سکھایا ہے یہ کس گستاخ نے آئینہ کو یارب
نظارہ روئے جاناں کا بہانہ کرکے حیرت کا

اِدھر امت کی حسرت پر اُدھر خالق کی رحمت پر
نرالا طور ہو گا گردشِ چشم شفاعت کا

بڑھیں اس درجہ موجیں کثرتِ افضال والا کی
کنارہ مل گیا اس نہر سے دریائے وحدت کا

خم زلفِ نبی ساجد ہے محراب دو ابرو میں
کہ یارب تو ہی والی ہے سیہ کاران امت کا

مدد اے جوشش گریہ بہا دے کوہ اور صحرا
نظر آ جائے جلوہ بے حجاب اس پاک تربت کا

ہوئے کنعانیِ ہجراں میں ساتویں پردے کنعانی
تصور خوب باندھا آنکھوں نے استار تربت کا

یقیں ہے وقت جلوہ لغزشیں پائے نگہ پائے
ملے جوشش صفائے جسم سے پابوس حضرت کا

یہاں چھڑکا نمک واں مرہم کافور ہاتھ آیا
دلِ زخمی نمک پروردہ ہے کس کی ملاحت کا

Marfat.com

الٰہی منتظر ہوں وہ خرامِ ناز فرمائیں
بچھا رکھا ہے فرشِ آنکھوں نے کمخواب بصارت کا

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سدِ ذرائع واجب ہے اپنی شریعت کا

زبانِ خار کس کس درد سے ان کو سناتی ہے
ترپنا دشتِ طیبہ میں جگر افگار فرقت کا

سرہانے اُن کے بسمل کے یہ بیتابی کا ماتم ہے
شہ کوثر ترحم تشنہ جاتا ہے زیارت کا

جنہیں مرقد میں تا حشر اُمتی کہہ کر پکارو گے
ہمیں بھی یاد کر لو اُن میں صدقہ اپنی رحمت کا

وہ چمکیں بجلیاں یارب تجلی ہائے جاناں سے
کہ چشمِ طور کا سرمہ ہو دل مشتاقِ رؤیت کا

رضائے خستہ جوشِ بحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آ جائے گا دامن اُن کی رحمت کا

Marfat.com

لطف اُن کا عام ہو ہی جائے گا

لطف اُن کا عام ہو ہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

جان دے دو وعدۂ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

شاد ہے فردوس یعنی ایک دن
قسمتِ خدام ہو ہی جائے گا

یاد رہ جائیں گی یہ بے باکیاں
نفس تو تو رام ہو ہی جائے گا

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں!
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

یادِ گیسو ذکرِ حق ہے آہ کر
دل میں پیدا لام ہو ہی جائے گا

ایک دن آواز بدلیں گے یہ ساز
چہچہا کہرام ہو ہی جائے گا

سائلو! دامن تہی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

یادِ ابرو کرکے تڑپو بلبلو
ٹکڑے ٹکڑے دام ہو ہی جائے گا

مفلسو اُن کی گلی میں جا پڑو
باغِ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

گریوں ہی رحمت کی تاویلیں رہیں
مدح ہر الزام ہو ہی جائے گا

یادہ خواری کا سماں بندھنے تو دو
شیخ زرد آشام ہو ہی جائے گا

تم تو اُن کو بھول کر لپٹا ہے یوں
جیسے اپنا کام ہو ہی جائے گا

مت کہ گریوں ہی رہا قرضِ حیات
جان کا نیلام ہو ہی جائے گا

عاقلو! اُن کی نظر سیدھی رہے
بوروں کا بھی کام ہو ہی جائے گا

لے کسی دوا میں اور ان کی تکمیل کے لام اور الف آ دو کلمہ میں دو لام ہوا ہو سے کلمہ لطف آ گیا اور ۱۲ ہو گئے۔

Marfat.com

اب تو لائی ہے شفاعت عفو پر بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُكَ فِیْ نَظَرٍ

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُكَ فِیْ نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی من بے کس و طوفاں ہو شربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا

یَا شَمْسُ نَظَرْتِ اِلٰی لَیْلِیْ چو طیبہ ری عرضے بکنی!
توری جوت کی جھل جھل جگ میں دیپک مری شب نے ندان ہونا جانا

لِلْبَدْرِ فِی الْوَجْهِ الْاَجْمَلْ خط ہالۂ مہ زلف ابرا جل
تورے چندن چندر پر کنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

ا ترجمہ: حضور کا نظیر کسی کو نظر نہ آیا۔ ۲ سمندر اونچا ہوا اور موجیں طغیانی پر ہیں۔ ۳ اے آفتاب تو نے میری رات دیکھی اس میں اشارہ ہے کہ میری رات آفتاب کے سامنے بھی رات ہی رہی۔ ۴ حضور کے لئے سب سے زیادہ خوبصورت پیرو میں ایک پیروی رات کا چاند ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّسَحَابُكَ اَنْتَ اے کیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

یَا قَافِلَتِیْ زَیْدِیْ اَجَلَكَ رحمے برحسرت تشنہ لبک
مورا جیرا لرجے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

وَاهاً لِسُوَیْعَاتٍ ذَهَبَتْ آں عہد حضور بار گہت
جب یاد آوت موہے کر نہ پرت درد وہ مدینے کا جانا

اَلْقَلْبُ شَبِحٌ وَّالْهَمُّ شَجُوْنٌ دل زار چناں جاں زیر چنوں
بت اپنی بپت میں کاسے کہوں مورا کون ہے تیرے سوا جانا

اَلرُّوْحُ فِدَاكَ فَزِدْ حَرْقًا یک شعلہ دگر برزن عشقا
مورا تن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامۂ خام نوائے رضا نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
ارشاد احبا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

ف۱ ترجمہ۔ میں پیاس میں ہوں اور تیری سخاوت سب سے زیادہ کامل وتام ہے ۱۲ منہ ف۲ ترجمہ۔ اے میرے قافلے اپنے قیام کی مدت زیادہ کر۔ ۱۲ ف۳ ترجمہ۔ آہ افسوس چند قلیل گھڑیاں کہ گزر گئیں ف۴ ترجمہ۔ دل زخمی ہے اور پریشانیاں رنگ رنگ کی ہیں۔ ۱۲ ف۵ ترجمہ۔ جان تیرے قربان اپنی سوزش زیادہ کر۔ ۱۲

Marfat.com

نہ آسمان کو یوں سرکشیدہ ہونا تھا

نہ آسمان کو یوں سرکشیدہ ہونا تھا
حضورِ خاکِ مدینہ خمیدہ ہونا تھا

اگر گلوں کو خزاں نارسیدہ ہونا تھا
کنارِ خارِ مدینہ دمیدہ ہونا تھا

حضور اُن کے خلاف ادب تھی بیتابی
مری اُمید تجھے آرمیدہ ہونا تھا

نظارہ خاکِ مدینہ کا اور تیری آنکھ
نہ اس قدر بھی قمر شوخ دیدہ ہونا تھا

کنارِ خاکِ مدینہ میں راحتیں ملتیں
دلِ حزیں تجھے اشکِ چکیدہ ہونا تھا

پناہ دامنِ دشتِ حرم میں چین آتا
نہ صبر دل کو غزالِ رمیدہ ہونا تھا

یہ کیسے کھلتا کہ ان کے سوا شفیع نہیں
عبث نہ اوروں کے آگے تپیدہ ہونا تھا

Marfat.com

ہلال کیسے نہ بنتا کہ ماہِ کامل کو
سلامِ ابروئے شہ میں خمیدہ ہونا تھا

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ تھا وعدۂ ازلی
نہ منکروں کا عبث بد عقیدہ ہونا تھا

نسیم کیوں نہ شمیم ان کی طیبہ سے لاتی
کہ صبح گل کو گریباں دریدہ ہونا تھا

ٹپکتا رنگِ جنوں عشقِ شہ میں ہر گل سے
رگِ بہار کو نشتر رسیدہ ہونا تھا

بجا تھا عرش پہ خاکِ مزارِ پاک کو ناز
کہ تجھ سا عرش نشیں آفریدہ ہونا تھا

گزرتے جان سے اک شور یا حبیب کیساتھ
فغاں کو نالۂ حلق بریدہ ہونا تھا

مرے کریم گنہ زہر ہے مگر آخر
کوئی تو شہد شفاعت چشیدہ ہونا تھا

جو سنگ در پہ جبیں سائیوں سے تھا مُنا
تو میری جان شرار جہیدہ ہونا تھا

لہ ترجمہ بے شک میں ضرور جہنم کو بھر دوں گا ۱۲

Marfat.com

تری قبا کے نہ کیوں نیچے نیچے دامن ہوں
کہ خاکساروں سے یاں کب کشیدہ ہونا تھا

رضاؔ جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہ حبیب
تو پیارے قید خودی سے رہیدہ ہونا تھا

شورِ مہِ نو سن کر تجھ تک میں دواں آیا

شورِ مہِ نو سُن کر تجھ تک میں دواں آیا
ساقی میں ترے صدقے مے دے رمضاں آیا

اس گل کے سوا ہر پھول با گوشِ گراں آیا
دیکھے ہی گی اے بلبل جب وقتِ فغاں آیا

جب بامِ تجلی پر وہ نیر جاں آیا
سر تھا جو گرا جھک کر دل تھا جو تپاں آیا

جنت کو حرم سمجھا آتے تو یہاں آیا
اب تک کے ہر اک کا منہ کہتا ہوں کہاں آیا

طیبہ کے سوا سب باغ پامال فنا ہوں گے
دیکھو گے چمن والو جب عہد خزاں آیا

Marfat.com

سر اور وہ سنگ در آنکھ اور وہ بزمِ نور
ظالم کو وطن کا دھیان آیا تو کہاں آیا

کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نرالا ہے
سکتہ میں پڑی ہے عقل چکر میں گماں آیا

جلتی تھی زمیں کیسی تھی دھوپ کڑی کیسی
لو وہ قد بے سایہ اب سایہ کناں آیا

طیبہ سے ہم آتے ہیں کہیے تو جناں والو
کیا دیکھ کے جیتا ہے جو واں سے یہاں آیا

لے طوق الم سے اب آزاد ہو اے قمری
چٹھی لئے بخشش کی وہ سرو رواں آیا

نامہ سے رضا کے اب مٹ جاؤ برے کامو
دیکھو مرے پلہ پر وہ اچھے میاں آیا

بدکار رضا خوش ہو بدکام بھلے ہوں گے
وہ اچھے میاں پیارا اچھوں کا میاں آیا

Marfat.com

خراب حال کیا دل کو پر ملال کیا

(معروضہ ۱۲۹۶ھ بعد واپسی زیارت مطہرہ بار اوّل)

خراب حال کیا دل کو پر ملال کیا
تمہارے کوچہ سے رخصت کیا نہال کیا

نہ روئے گل ابھی دیکھا نہ بوئے گل سونگھی
قضا نے لا کے قفس میں شکستہ بال کیا

وہ دل کہ خوں شدہ ارماں تھے جسمیں مل ڈالا
فغاں کہ گور شہیداں کو پامال کیا

یہ رائے کیا تھی وہاں سے پلٹنے کی اے نفس
ستمگر الٹی چھری سے ہمیں حلال کیا

یہ کب کی مجھ سے عداوت تھی تجھ کو اے ظالم
چھڑا کے سنگ در پاک سر وبال کیا

چمن سے پھینک دیا آشیانۂ بلبل
اجاڑا خانۂ بے کس بڑا کمال کیا

ترا ستم زدہ آنکھوں نے کیا بگاڑا تھا
یہ کیا سمائی کہ دور ان سے وہ جمال کیا

Marfat.com

حضور اُن کے خیالِ وطن مٹانا تھا
ہم آپ مٹ گئے اچھا فراغ بال کیا

نہ گھر کا رکھا نہ اس در کا ہائے ناکامی
ہماری بے بسی پر بھی نہ کچھ خیال کیا

جو دل نے مر کے جلایا تھا منتوں کا چراغ
ستم کہ عرض رہو صرصر زوال کیا

مدینہ چھوڑ کے ویرانہ ہند کا چھایا
یہ کیسا ہائے حواسوں نے اختلال کیا

تو جس کے واسطے چھوڑ آیا طیبہ سا محبوب
بتا تو اس ستم آرا نے کیا نہال کیا

ابھی ابھی تو چمن میں تھے چہچہے ناگاہ
یہ درد کیسا اُٹھا جس نے جی نڈھال کیا

الٰہی سن لے رضا جیتے جی کہ مولیٰ نے
سگانِ کوچہ میں چہرا مرا بحال کیا

Marfat.com

بندۂ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا

بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا
لمعۂ باطن میں گنجے جلوۂ ظاہر گیا

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا اُلٹے قدم
تیری اُنگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجا چر گیا

بڑھ چلی تیری ضیاء اندھیر عالم سے گھٹا
کھل گیا گیسو ترا رحمت کا بادل گھر گیا

بندھ گئی تیری ہوا سادہ میں خاک اُڑنے لگی
بڑھ چلی تیری ضیا آتش پہ پانی پھر گیا

تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا
تیرے صدقہ سے نجی اللہ کا بجرا تر گیا

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ بجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کو گر گیا

مومن اُن کا کیا ہوا اللہ اِس کا ہو گیا
کافر اُن سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

---

۱ حضرت آدم علیہ السلام ۲ حضرت نوح علیہ السلام

Marfat.com

وہ کہ اُس در کا ہوا خلق خدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اُس سے پھر گیا

مجھ کو دیوانہ بناتے ہو میں وہ ہشیار ہوں
پاؤں جب طوفِ حرم میں تھک گئے سر پھر گیا

رحمۃ للعالمین! آفت میں ہوں کیسی کروں
میرے مولا میں تو اس دل سے بلا میں گھر گیا

میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منہ پھر گیا

کیوں جنابِ بو ہریرہ تھا وہ کیسا جامِ شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سنی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح ملا
فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیب و طاہر گیا

اللہ اللہ یہ علوِ خاص عبدیت رضا
بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا

ع حضرت عبدالرحمٰن مشہور راوی احادیث مسلسل اصحاب صفہ

Marfat.com

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضا اوّل گیا آخر گیا

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولیٰ مرے آقا ترے قربان گیا

آہ وہ آنکھ کہ ناکامِ تمنا ہی رہی
ہائے وہ دل جو ترے در سے پریشان گیا

دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

Marfat.com

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا
اُف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا
جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

تاب مرأت سحر گرد بیابان عرب

تاب مرأت سحر گرد بیابان عرب
غازۂ روئے قمر دود چراغان عرب
اللہ اللہ بہار چمنستان عرب
پاک ہیں لوث خزاں سے گل ریحان عرب
جوشش ابر سے خون گل فردوس کرے
بھیڑ دے رگ کو اگر خار بیابان عرب
تشنۂ نہر جناں ہر عربی و عجمی
لب ہر نہر جناں تشنۂ نیسان عرب

Marfat.com

طوقِ غم آپ ہوائے پرِ قمری سے گرے
اگر آزاد کرے سرو خرامانِ عرب
مہر میزاں میں چھپا ہو تو حمل میں چمکے
ڈالے اک بوند شب دے میں جو بارانِ عرب
عرش سے مژدۂ بلقیسِ شفاعت لایا
طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب
حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب
کوچہ کوچہ میں مہکتی ہے یہاں بوئے قمیص
یوسفستان ہے ہر اک گوشہ کنعانِ عرب
بزمِ قدسی میں ہے یادِ لبِ جاں بخش حضور
عالمِ نور میں ہے چشمہ حیوانِ عرب

---

۱ اس شعر کے دونوں مصرعوں میں ایک ایک لفظ ایسے قابل ہے ہے کہ مفید تفصیل حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (۱) کو ہاں حسن یہاں نام (۲) کو ہاں کٹنا کہ عدم قصد پر دلالت کرتا ہے یہاں کٹانا کہ قصد و ارادہ بتاتا ہے (۳) کو ہاں مصر یہاں عرب کہ زمانہ جاہلیت میں اس کی سرکشی خود دوسری مشہور تھی۔ (۴) کو ہاں انگشت یہاں سر (۵) وہاں زناں یہاں مرداں (۶) کو ہاں انگلیاں تھیں کہ ایک بار وقوع بتاتا ہے۔ یہاں کٹاتے ہیں کہ استمرار پر دلیل ہے۔ ۱۲ منہ)

Marfat.com

پائے جبریلؑ نے سرکار سے کیا کیا القاب
خسرو خیل ملک خادم سلطانِ عرب

بلبل و نیلپر و کبک ہو پروانو!
مہ و خورشید پہ ہنستے ہیں چراغانِ عرب

حور سے کیا کہیں موسیٰ سے مگر عرض کریں
کہ ہے خود حسن ازل طالب جانانِ عرب

کرمِ نعت کے نزدیک تو کچھ دور نہیں
کہ رضائے عجمی ہو سگِ حسانِ عرب

پھر اٹھا ولولۂ یادِ مغیلانِ عرب

پھر اٹھا ولولۂ یادِ مغیلانِ عرب
پھر کھنچا دامنِ دل سوئے بیابانِ عرب

باغِ فردوس کو جاتے ہیں ہزاران عرب
ہائے صحرائے عرب ہائے بیابانِ عرب

میٹھی باتیں تری دیں عجم ایمان عرب
نمکیں حسن ترا جانِ عجم شانِ عرب

Marfat.com

اب تو ہے گریۂ خوں گوہر دامانِ عرب
جسمیں دو لعل تھے زہرا کے وہ تھی کانِ عرب

دل وہی دل ہے جو آنکھوں سے ہو حیرانِ عرب
آنکھیں وہ آنکھیں ہیں جو دل سے ہوں قربانِ عرب

ہائے کس وقت لگی پھانس الم کی دل میں
کہ بہت دور رہے خارِ مغیلانِ عرب

فصلِ گل لاکھ نہ ہو وصل کی رکھ آس ہزار
پھولتے پھلتے ہیں بے فصل گلستانِ عرب

صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار
کچھ عجب رنگ سے پھولا ہے گلستانِ عرب

عندلیبی پہ جھگڑتے ہیں کٹے مرتے ہیں
گل و بلبل کو لڑاتا ہے گلستانِ عرب

صدقے رحمت کے کہاں پھول کہاں خار کا کام
خود ہے دامن کش بلبل گل خندانِ عرب

شادیٔ حشر ہے صدقے میں چھٹیں گے قیدی
عرش پر دھوم سے ہے دعوت مہمانِ عرب

Marfat.com

چرچے ہوتے ہیں یہ کھلائے ہوئے پھولوں میں
کیوں یہ دن دیکھتے پاتے جو بیابانِ عرب
تیرے بے دام کے بندے ہیں رئیسانِ عجم
تیرے بے دام کے بندی ہیں ہزارانِ عرب
ہشت خلد آئیں وہاں کسب لطافت کو رضا
چار دن برسے جہاں ابرِ بہارانِ عرب

جو بنوں پر ہے بہارِ چمن آرائی دوست

جو بنوں پر ہے بہارِ چمن آرائی دوست
خلد کا نام نہ لے بلبلِ شیدائی دوست
تھک کے بیٹھے تو در دل پہ تمنائی دوست
کون سے گھر کا اُجالا نہیں زیبائی دوست
عرصۂ حشر کجا موقفِ محمود کجا
ساز ہنگاموں سے رکھتی نہیں یکتائی دوست
مہر کس منہ سے جلو داریٔ جاناں کرتا
سایہ کے نام سے بیزار ہے یکتائی دوست

Marfat.com

مرنے والوں کو یہاں ملتی ہے عمرِ جاوید
زندہ چھوڑے گی کسی کو نہ مسیحائی دوست

ان کو یکتا کیا اور خلق بنائی یعنی
انجمن کرکے تماشا کریں تنہائی دوست

کعبۂ و عرش میں کہرام ہے ناکامی کا
آہ کس بزم میں ہے جلوۂ یکتائی دوست

حسنِ بے پردہ کے پردے نے مٹا رکھا ہے
ڈھونڈنے جائیں کہاں جلوۂ ہرجائی دوست

شوق رو کے نہ رُکے پاؤں اٹھائے نہ اُٹھے
کیسی مشکل میں ہیں اللہ تمنائی دوست

شرم سے جھکتی ہے محراب کہ ساجد ہیں حضور
سجدہ کرواتی ہے کعبہ سے جبیں سائی دوست

تاج والوں کا یہاں خاک پہ ماتھا دیکھا
سارے داراؤں کی دارا ہوئی دارائی دوست

طور پر کوئی، کوئی چرخ پہ یہ عرش سے پار
سارے بالاؤں پہ بالا رہی بالائی دوست

Marfat.com

اَنْتَ فِیْھِمْ[1] نے عدو کو بھی لیا دامن میں
عیش جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست
رنج اعدا کا رضا چارہ ہی کیا ہے انہیں
آپ گستاخ رکھے حلم و شکیبائی دوست

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعت نبی لکھنے کو روح قدس سے ایسی شاخ
مولیٰ گلبن رحمت زہرا بتولین اس کی کلیاں پھول
صدیق و فاروق و عثمان و حیدر ہر ایک اس کی شاخ
شاخ قامت شہ میں زلف و چشم و رخسار و لب میں
سنبل نرگس گل پنکھڑیاں قدرت کی کیا پھولی شاخ
اپنے ان باغوں کا صدقہ وہ رحمت کا پانی دے
جس سے تحل دل میں ہو پیدا پیارے تیری ولا کی شاخ

---

[1] قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ ترجمہ: اللہ ان کافروں پر کبھی عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمت عالم تم ان میں تشریف فرما ہو۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

یادِ رخ میں آہیں کر کے بن میں مَیں رویا آئی بہار
جھومیں نسیمیں نیساں برسا کلیاں چٹکیں مہکی شاخ
ظاہر و باطن اوّل و آخر زیب فروغ و زین اُصول
باغِ رسالت میں ہے تو ہی گل غنچہ جڑ پتی شاخ
آلِ احمد خُذْ بِیَدِیْ یا سیّد حمزہ کُنْ مَدَدِیْ
وقتِ خزانِ عمر رضا ہو برگ ہدیٰ سے نہ عاری شاخ

☆

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ — کہ ہے عرش حق زیرِ پائے محمد ﷺ
مکان عرش ان کا فلک عرش اُن کا — ملک خادمانِ سرائے محمد ﷺ
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر — خدائے محمد (عزوجل) برائے محمد ﷺ
محمد (ﷺ) برائے جنابِ الٰہی — جنابِ الٰہی برائے محمد ﷺ
بسی عطر محبوبی کبریا سے — عبائے محمد قبائے محمد ﷺ
بہم عہد باندھے ہیں وصل ابد کا — رضائے خدا اور رضائے محمد ﷺ

Marfat.com

دم نزع جاری ہو میری زباں پر — محمد محمد خدائے محمد ﷺ
عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا — گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ
میں قربان کیا پیاری پیاری ہے نسبت — یہ آنِ خدا دہ خدائے محمد ﷺ
محمد کا دم خاص بہرِ خدا ہے — سوائے محمد برائے محمد ﷺ
خدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے — جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمد ﷺ
جلو میں اجابت خواصی میں رحمت — بڑھی کس تزک سے دعائے محمد ﷺ
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا — بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ
اُجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا — دُلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

رضا چل سے اب وجد کرتے گزریے
کہ ہے ربِّ سَلِّمْ صدائے محمد ﷺ

اے شافعِ اُمم شہِ ذی جاہ لے خبر

اے شافعِ اُمم شہِ ذی جاہ لے خبر
للہ لے خبر مری للہ لے خبر
دریا کا جوش ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا
میں ڈوبا تو کہاں ہے مرے شاہ لے خبر

Marfat.com

منزل کڑی ہے رات اندھیری میں نابلد
اے خضر لے خبر مری اے ماہ لے خبر

پہنچے پہنچنے والے تو منزل مگر شہا
اُن کی جو تھک کے بیٹھے سر راہ لے خبر

جنگل درندوں کا ہے میں بے یار شب قریب
گھیرے ہیں چار سمت سے بدخواہ لے خبر

منزل نئی عزیز جدا لوگ ناشناس
ٹوٹا ہے کوہِ غم میں پرکاہ لے خبر

وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب
اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر

[redacted] کو بارگاہِ عدالت میں لائے ہیں
ملتا ہے بے کسی میں تری راہ لے خبر

اہلِ عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر

پرخار راہ برہنہ پا تشنہ آب دُور
مولیٰ پڑی ہے آفتِ جانکاہ لے خبر

Marfat.com

باہر زبانیں پیاس سے ہیں آفتاب گرم
کوثر کے شاہ کثرہ اللہ لے خبر

مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا
تیرا ہی تو ہے بندۂ درگاہ لے خبر

بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبدالقادر

درمنقبت حضور غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبدالقادر
سر باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبدالقادر

مفتیِ شرع بھی ہے قاضیِ ملت بھی ہے
علم اسرار سے ماہر بھی ہے عبدالقادر

منبع فیض بھی ہے مجمع افضال بھی ہے
مہر عرفاں کا منور بھی ہے عبدالقادر

قطب ابدال بھی ہے محور ارشاد بھی ہے
مرکز دائرۂ سر بھی ہے عبدالقادر

سلک عرفاں کی ضیاء ہے یہی دُرِّ مختار
فخر اشباہ و نظائر بھی ہے عبدالقادر

Marfat.com

اس کے فرمان ہیں سب شارحِ حکمِ شارع
مظہرِ ناہی و آمر بھی ہے عبدالقادر
ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی ہے مختار بھی ہے
کارِ عالم کا مدبر بھی ہے عبدالقادر
رشکِ بلبل ہے رضا لالہ صد داغ بھی ہے
آپ کا واصف و ذاکر بھی ہے عبدالقادر

گزرے جس راہ سے وہ سیدِ والا ہو کر

گزرے جس راہ سے وہ سیدِ والا ہو کر
رہ گئی ساری زمیں عنبر سارا ہو کر
رُخِ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی
رہ گیا بوسہ دو نقشِ کفِ پا ہو کر
وائے محرومیٔ قسمت کہ پھر اب کی برس
رہ گیا ہمرہ زوارِ مدینہ ہو کر
چمن طیبہ ہے کہ وہ باغ کہ مرغِ سدرہ
برسوں چہکے ہیں جہاں بلبلِ شیدا ہو کر

Marfat.com

سر دشت مدینہ کا مگر آیا خیال
رشکِ گلشن جو بنا غنچۂ دل وا ہو کر

گوشِ شہ کیتے ہیں فریاد رسی کو ہم ہیں
وعدۂ چشم ہے بخشائیں گے گویا ہو کر

پائے شہ پر گرے یارب تپشِ مہر سے جب
دلِ بے تاب اُڑے حشر میں پارا ہو کر

ہے یہ اُمید رضا کو تری رحمت سے شہا
نہ ہو زندانیٔ دوزخ ترا بندہ ہو کر

نارِ دوزخ کو چمن کر دے بہارِ عارض

نارِ دوزخ کو چمن کر دے بہارِ عارض
ظلمتِ حشر کو دن کر دے نہارِ عارض

میں تو کیا چیز ہوں خود صاحبِ قرآں کو شہا
لاکھ مصحف سے پسند آئی بہارِ عارض

جیسے قرآن ہے ورد اس گلِ محبوبی کا
یوں ہی قرآں کا وظیفہ ہے وقارِ عارض

Marfat.com

گرچہ قرآں ہے نہ قرآں کی برابر لیکن
کچھ تو ہے جس پہ ہے وہ مدح نگار عارض

طور کیا عرش جلے دیکھ کے وہ جلوۂ گرم
آپ عارض ہو مگر آئینہ دار عارض

طرفہ عالم ہے وہ قرآن ادھر دیکھیں ادھ
مصحف پاک ہو حیرانِ بہار عارض

ترجمہ ہے یہ صفت کا وہ خود آئینۂ ذات
یوں نہ مصحف سے زیادہ ہو وقار عارض

جلوہ فرمائیں رُخ دل کی سیاہی مٹ جا
صبح ہو جائے الٰہی شب تار عارض

نام حق پر کرے محبوب دل و جاں قرباں
حق کرے عرش سے تا فرش نثار عارض

مشکبو زلف سے رُخ چہرہ سے بالوں میں شعا
معجزہ ہے طلب زلف و تتار عارض

Marfat.com

حق نے بخشا ہے کرم نذر گدایاں ہو قبول
پیارے اک دل ہے وہ کرتے ہیں نثار عارض

آہ بے مائگی دل کہ رضائے محتاج
لے کر اک جان چلا بہر نثار عارض

تمہارے ذرّے کے پرتو ستارہائے فلک

تمہارے ذرّے کے پرتو ستارہائے فلک
تمہارے لعل کی ناقص مثل ضیائے فلک

اگرچہ چھالے ستاروں سے پڑ گئے لاکھوں
مگر تمہاری طلب میں تھکے نہ پائے فلک

سر فلک نہ کبھی تا بہ آستاں پہنچا
کہ ابتدائے بلندی تھی انتہائے فلک

یہ مٹ کے ان کی روش پر ہوا خود اُن کی روش
کہ نقش پا ہے زمیں پر نہ صوت پائے فلک

تمہاری یاد میں گزری تھی جاگتے شب بھر
چلی نسیم ہوئے بند دیدہائے فلک

Marfat.com

نہ جاگ اٹھیں کہیں اہل بقیع کچی
چلا یہ نرم نہ نکلی صدائے پائے فلک

یہ ان کے جلوہ نے کیں گرمیاں شب اسرا
کہ جب سے چرخ میں ہیں نقرہ و طلائے فلک

مرے غنی نے جواہر سے بھر دیا دا
گیا جو کاسہ مہ لے کے شب گدائے فلک

رہا جو قانع یک نانِ سوختہ دن بھر
ملی حضور سے کانِ گہر جزائے فلک

تجمل شب اسرا ابھی سمٹ نہ
کہ جب سے دیکھی ہی کوتل ہیں سبز ہائے فلک

خطاب حق بھی ہے در باب خلق ومن اتبعلك
اگر ادھر سے دم حمد ہے صدائے فلک

یہ اہل بیت کی چکی سے چال سیکھی
رواں ہے بے مدد دست آسیائے

رضا یہ نعت نبی نے بلندیاں بخشیں
لقب زمین فلک کا ہوا سزائے فلک

Marfat.com

کیا ٹھیک ہو رُخِ نبوی پر مثالِ گل

ٹھیک ہو رُخِ نبوی پر مثالِ گل
ل جلوۂ کف پا ہے جمالِ گل

جنت ہے انکے جلوہ سے جویائے رنگ و بو
اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوالِ گل

کے قدم سے سلعۂ غالی ہوئی جناں
ند میرے گل سے ہے جاہ و جلالِ گل

سنتا ہوں عشقِ شاہ میں دل ہوگا خوں فشاں
یا رب یہ مژدہ سچ ہو مبارک ہو فالِ گل

حرم کو چل غمِ فانی سے فائدہ
ب تک کہے گی ہائے وہ تیغِ دو لالِ گل

مکیں ہے شوق غازۂ خاکِ مدینہ میں
شبنم سے دھل سکے گی نہ گردِ ملالِ گل

یہ کیا کہا میں کہاں فصلِ گل کہاں
ید رکھ کہ عام ہے جودو نوالِ گل

حدیث میں جنت کو سلعۂ غالیہ فرمایا یعنی متاع گراں بہا ۱۲ منہ

Marfat.com

بلبل گھرا ہے ابر ولا مژدہ ہو کہ اب
گرتی ہے آشیانہ پہ برق جمال گل

یا رب ہرا بھرا رہے داغ جگر کا باغ
ہر سہ منہ بہار ہو ہر سال سال گل

رنگ مژہ سے کرکے خجل یاد شاہ میں
کھینچا ہے ہم نے کانٹوں پہ عطر جمال گل

میں بادشہ میں رودوں عنادل کریں ہجوم
ہر اشک لالہ فام پہ ہو احتمال گل

ہیں عکس چہرہ سے لب گلگوں میں سرخیاں
ڈوبا ہے بدر گل سے شفق میں ہلال گل

نعت حضور میں مترنم ہے عندلیب
شاخوں کے جھومنے سے عیاں وجد وحال گل

بلبل گل مدینہ ہمیشہ بہار
دو دن کی ہے بہار فنا ہے مآل گل

شیخین ادھر نثار غنی و علی ادھر
غنچہ ہے بلبلوں کا یمین و شمال گل

Marfat.com

چاہے خدا تو پائیں گے عشقِ نبی میں خلد
نکلی ہے نامہ دلِ پرخوں میں فالِ گل

کرماں کی یاد جس سے ملے چین عندلیب
دیکھا نہیں کہ خارِ الم ہے خیالِ گل

دیکھا تھا خوابِ خارِ حرم عندلیب نے
کھٹکا کیا ہے آنکھ میں شب بھر خیالِ گل

ان دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کہے رضا کو حشر میں خنداں مثالِ گل

سرتابقدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول

سرتا بقدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

صدقے میں ترے باغ تو کیا لائے ہیں بن پھول
اس غنچہ دل کو بھی تو ایسا ہو کہ بن پھول

تکا بھی ہمارے تو نہ لائے نہیں بنتا
تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ محن پھول

Marfat.com

واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

دل بستہ و خوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت
کیوں غنچہ کہوں ہے مرے آقا کا دہن پھول

شب یاد تھی کن دانتوں کی شبنم کہ دمِ
شوخان بہاری کے جڑاؤ ہیں کرن پھول

دندان و لب و زلف و رُخ شاہ کے فدائی
ہیں دُرِ عدن لعل یمن مشکِ ختن پھول

بو ہو کے نہاں ہو گئے تابِ رُخِ شہ
لو بن گئے ہیں اب تو حسینوں کے دہن پھول

ہوں بارگہ سے نہ خجل دوش عزیزاں
للہ مری نعش کر اے جانِ چمن پھول

دل اپنا بھی شیدائی ہے اس نازکمن
اتنا بھی مہ نو پہ نہ اے چرخ کہن پھول

دل کھول کے خوں روئے غم عارض شہ میں
نکلے تو کہیں حسرت خوں نابہ شدن پھول

Marfat.com

کیا غازہ ملا گرد مدینہ کا جو ہے آج
نکھرے ہوئے جوبن میں قیامت کی پھبن پھول

گرمی یہ قیامت ہے کہ کانٹے ہیں زباں پر
بلبل کو بھی اے ساقی ضہبا و لبن پھول

ہے کون کہ گریہ کرے یا فاتحہ کو آئے
بیکس کے اٹھائے تری رحمت کے بھرن پھول

دل غم تجھے گھیرے ہیں خدا تجھ کو وہ چمکائے
سورج ترے خرمن کو بنے تیری کرن پھول

کیا بات رضا اُس چمنستان کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم
ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم

Marfat.com

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
تجھے مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے روح امیں
تو ہی سرور ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

یہی عرض ہے خالق ارض و سما وہ رسول ہیں تیرے میں بندہ ترا
مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دعا
مجھے جلوۂ پاک رسول دکھا تجھے اپنے ہی عز و علا کی قسم!

مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے اُمید ہے تجھ سے رجا
تو رحیم ہے اُن کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصف شاہ ہدیٰ مجھے شوخیٔ طبع رضا کی قسم

---

۱ قال اللہ تعالیٰ:- لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ م بِهٰذَا الْبَلَدِ ط مجھے اس شہر مکہ کی قسم ہے اس لئے کہ اے محبوب تو اس میں تشریف فرما ہے ۲ قال اللہ تعالیٰ: وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ط مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم ہے کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ۳ قال اللہ تعالیٰ: لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ط اے محبوب مجھے تیری جان کی قسم کہ یہ کافر اپنے نشے میں اندھے ہو رہے ہیں ۱۲

Marfat.com

پاٹ وہ کچھ دھار یہ کچھ زار ہم

پاٹ وہ کچھ دھار یہ کچھ زار ہم
یا الٰہی کیوں کر اُتریں پار ہم

کس بلا کی مے سے ہیں سرشار ہم
دن ڈھلا ہوتے نہیں ہشیار ہم

تم کرم سے مشتری ہر عیب کے
جنس نا مقبول ہر بازار ہم

دشمنوں کی آنکھ میں بھی پھول تم
دوستوں کی بھی نظر میں خار ہم

لغزش پا کا سہارا ایک تم
گرنے والے لاکھوں ناہنجار ہم

صدقہ اپنے بازوؤں کا المدد
کیسے توڑیں یہ بت پندار ہم

دم قدم کی خیر اے جانِ مسیح
در پہ لائے ہیں دلِ بیمار ہم

اپنی رحمت کی طرف دیکھیں حضور
جانتے ہیں جیسے ہیں بدکار ہم

اپنے مہمانوں کا صدقہ ایک بوند
مر مٹے پیاسے اِدھر سرکار ہم

اپنے کوچہ سے نکالا تو نہ دو
ہیں تو حد بھر کے خدائی خوار ہم

ہاتھ اُٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم
ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم

چاندنی چھٹکی ہے اُن کے نور کی
آؤ دیکھیں سیر طور و نار ہم

ہمت اے ضعف اِک کمر پر کر کے ہوں
بے تکلف سایۂ دیوار ہم

با عطا تم، شاہ تم، مختار تم
بے نوا ہم، زار ہم، ناچار ہم

Marfat.com

تم نے تو لاکھوں کو جانیں پھیر دیں
ایسا کتنا رکھتے ہیں آزار ہم

اپنی ستاری کا یارب واسطہ
ہوں نہ رسوا برسر دربار ہم

اتنی عرض آخری کہہ دو کوئی
ناؤ ٹوٹی آ پڑے منجدھار ہم

منہ بھی دیکھا ہے کسی کے عفو کا
دیکھ او عصیاں نہیں بے یار ہم

ہیں نثار ایسا مسلماں کیجئے
توڑ ڈالیں نفس کا زُنار ہم

کب سے پھیلائے ہیں دامن تیغ عشق
اب تو پائیں زخم دامن دار ہم

سیف سے کھٹکے سب کی آنکھ میں
پھول ہو کر بن گئے کیا خار ہم

ناتوانی کا بھلا ہو بن گئے
نقش پائے طالبانِ یار ہم

دل کے ٹکڑے نذر حاضر لائے ہیں
اے سگانِ کوچۂ دل دار ہم

قسمتِ ثور و حرا کی حرص ہے
چاہتے ہیں دل میں گہرا غار ہم

چشم پوشی و کرم شانِ شما
کارِ ما بے باکی و اصرار ہم

فصلِ گل سبزہ صبا مستی شباب
چھوڑیں کس دل سے درخمار ہم

مے کدہ چھٹتا ہے للہ ساقیا!
اب کے ساغر سے نہ ہوں ہشیار ہم

ساقیِ تسنیم جب تک آ نہ جائیں
اے سیہ مستی نہ ہوں ہشیار ہم

نازشیں کرتے ہیں آپس میں ملک
ہیں غلامانِ شہِ ابرار ہم

لطفِ از خود رفتگی یارب نصیب
ہوں شہید جلوۂ رفتار ہم

Marfat.com

ان کے آگے دعوئ ہستی رضا
کیا بکے جاتا ہے یہ ہر بار ہم

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں

جا بجا پر تو فگن ہیں آسماں پر ایڑیاں
دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ اختر ایڑیاں

نجم گردوں تو نظر آتے ہیں چھوٹے اور وہ پاؤں
عرش پر پھر کیوں نہ ہوں محسوس لاغر ایڑیاں

دب کے زیر پا نہ گنجائش سمانے کو رہی
بن گیا جلوہ کفِ پا کا اُبھر کر ایڑیاں

ان کا سنگِ پاؤں سے ٹکرا دے وہ دنیا کا تاج
جن کی خاطر مر گئے منعم رگڑ کر ایڑیاں

دو قمر دو پنجۂ خور دو ستارے دس ہلال
ان کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

Marfat.com

ہائے اُس پتھر سے اِس سینہ کی قسمت پھوڑیے
بے تکلف جسکے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں

تاج رُوح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

چرخ پر چڑھتے ہی چاندی میں سیاہی آ گئی
کر چکی ہیں بدر کو نکسال باہر ایڑیاں

اے رضاؔ طوفان محشر کے تلاطم سے نہ ڈر
شاد ہو ہیں کشتی اُمت کو لنگر ایڑیاں

عشق مولیٰ میں ہو خونبار کنارِ دامن

عشقِ مولیٰ میں ہوں خونبار کنارِ دامن
یا خدا جلد کہیں آئے بہارِ دامن

بہ چلی آنکھ بھی اشکوں کی طرح دامن پر
کہ نہیں تار نظر جز دو سہ تارِ دامن

Marfat.com

اشک برساؤں چلے کوچۂ جاناں سے نسیم
یا خدا جلد کہیں نکلے بخار دامن

دل شدوں کا یہ ہوا دامن اطہر پہ ہجوم
بیدل آباد ہوا نام و دیار دامن

مشک سا زلف شہ و نور فشاں روئے حضور
اللہ اللہ طلب جیب و تتار دامن

تجھ سے اے گل میں ستم دیدۂ دشت حرماں
خلش دل کی کہوں یا غم خار دامن

عکس آنکن ہے ہلال لب شہ جیب نہیں
مہر عارض کی شعاعیں ہیں نہ تار دامن

اشک کہتے ہیں یہ شیدائی کی آنکھیں دھوکر
اے ادب گرد نظر ہو نہ غبار دامن

اے رضا آہ وہ بلبل کہ نظر میں جس کی
جلوۂ جیب گل آئے نہ بہار دامن

Marfat.com

رشکِ قمر ہوں رنگ رخِ آفتاب ہوں

رشکِ قمر ہوں رنگِ رُخِ آفتاب ہوں
ذرّہ ترا جو اے شہِ گردوں جناب ہوں

در نجف ہوں گوہرِ پاکِ خوشاب ہوں
یعنی ترابِ رہ گزرِ بو تراب ہوں

گر آنکھ ہوں تو ابر کی چشم پر آب ہوں
دل ہوں تو برق کا دلِ پر اضطراب ہوں

خونیں جگر ہوں طائرِ بے آشیاں شبہا
رنگِ پریدۂ رُخِ گل کا جواب ہوں

بے اصل و بے ثبات ہوں بحرِ کرم مدد
پروردۂ کنارِ سراب و حباب ہوں

عبرت فزا ہے شرمِ گنہ سے مرا سکوت
گویا لبِ خموشِ لحد کا جواب ہوں

کیوں نالہ سوز لے کروں کیوں خونِ دل پیوں
سیخِ کباب ہوں نہ میں جامِ شراب ہوں

Marfat.com

دل بستہ بے قرار جگر چاک اشکبار
غنچہ ہوں گل ہوں برق تپاں ہوں سحاب ہوں

دعویٰ ہے سب سے تیری شفاعت پہ بیشتر
دفتر میں عاصیوں کے شہا انتخاب ہوں

مولیٰ دہائی نظروں سے گر کر جلا غلام
اشک مژہ رسیدۂ چشم کباب ہوں

مٹ جائے یہ خودی تو وہ جلوہ کہاں نہیں
دردا میں آپ اپنی نظر کا حجاب ہوں

صدقے ہوں اس پہ نار سے دے گا جو مخلصی
بلبل نہیں کہ آتش گل پر کباب ہوں

قالب تہی کیے ہمہ آغوش ہے ہلال
اے شہسوار طیبہ میں تیری رکاب ہوں

کیا کیا ہیں تجھ سے ناز ترے قصر کو کہ میں
کعبہ کی جان عرش بریں کا جواب ہوں

شاہا بجھے ستر مرے اشکوں سے تانہ میں
آب عبث چکیدۂ چشم کباب ہوں

Marfat.com

میں تو کہا ہی چاہوں کہ بندہ ہوں شاہ کا
پر لطف جب ہے کہہ دیں اگر وہ جناب "ہوں"

حسرت میں خاک بوسیِ طیبہ کی اے رضا
ٹپکا جو چشمِ مہر سے وہ خونِ ناب ہوں

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں

قصرِ دنیٰ کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
رُوحِ قدس سے پوچھیے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں

میں نے کہا کہ جلوۂ اصل میں کس طرح گئیں
صبح نے نورِ مہر میں مٹ کے دکھا دیا کہ یوں

ہائے رے ذوقِ بے خودی دل جو سنبھلنے سا لگا
چھک کے مہک میں پھول کی گرنے لگی صبا کہ یوں

دل کو دے نور و داغِ عشق پھر میں فدا دو نیم کر
مانا ہے سن کے شقِ ماہ آنکھوں سے اب دکھا کہ یوں

Marfat.com

دل کو ہے فکر کس طرح مردے جلاتے ہیں حضور
اے میں فدا لگا کر ایک ٹھوکر اسے بتا کہ یوں

باغ میں شکر وصل تھا ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے ان کے ذکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

جو کہے شعر و پاس شرع دونوں کا حسن کیوں کر آئے
لا اسے پیشِ جلوہ زمزمۂ رضا کہ یوں

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں؟

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

رخصتِ قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں اُنکے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اب نصیب کو چین کہو گنوائے کیوں

یادِ حضور کی قسم غفلتِ عیش ہے ستم
خوب ہیں قیدِ غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

Marfat.com

دیکھ کے حضرتِ غنی پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آ نہ جائے کیوں

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

ہم تو ہیں آپ دل فگار غم میں ہنسی ہے ناگوار
چھیڑ کے گل کو نو بہار خون ہمیں رُلائے کیوں

یا تو یونہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں
منت غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں

اُن کے جلال کا اثر دل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ زخم پر داغ جگر منائے کیوں

خوش رہے گل پہ عندلیب خار حرم مجھے نصیب
میری بلا بھی ذکر پر پھول کے خار کھائے کیوں

گردِ ملال اگر ڈھلے دل کی کلی اگر کھلے
برق سے آنکھ کیوں جلے رونے پہ مسکرائے کیوں

جانِ سفر نصیب کو کس نے کہا مزے سے سو
کھٹکا اگر سحر کا ہو شام سے موت آئے کیوں

Marfat.com

اب تو نہ روک اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں

راہ نبی میں کیا کمی فرشِ بیاض دیدہ کی
چادرِ ظل ہے ملتجی زیرِ قدم بچھائے کیوں

سنگِ درِ حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

ہے تو رضا نرا ستم جرم پہ گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوزِ غم سازِ طرب بجائے کیوں

یادِ وطن ستم کیا دشتِ حرم سے لائی کیوں

یادِ وطن ستم کیا دشتِ حرم سے لائی کیوں
بیٹھے بٹھائے بدنصیب سر پہ بلا اٹھائی کیوں

دل میں تو چوٹ تھی دبی ہائے غضب ابھر گئی
پوچھو تو آہ سرد سے ٹھنڈی ہوا چلائی کیوں

چھوڑ کے اُس حرم کو آپ بن میں ٹھگوں کے آبسو
پھر کہو سر پہ دھر کے ہاتھ لٹ گئی سب کمائی کیوں

Marfat.com

باغِ عرب کا سرو ناز دیکھ لیا ہے ورنہ آج
قمریِ جانِ غمزدہ گونج کے چہچہائی کیوں

نامِ مدینہ لے دیا چلنے لگی نسیم خلد
سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں

کس کی نگاہ کی حیا پھرتی ہے میری آنکھ میں
نرگسِ مست ناز نے مجھ سے نظر چرائی کیوں

تو نے تو کر دیا طبیب آتشِ سینہ کا علاج
آج کے دودِ آہ میں بوئے کباب آئی کیوں

فکرِ معاش بد بلا ہول معاد جاں گزا
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو روح بدن میں آئی کیوں

ہو نہ ہو آج کچھ مرا ذکر حضور میں ہوا
ورنہ مری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

حور جناں ستم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا
چھیڑ کے پردۂ حجاز دیس کی چیز گائی کیوں

غفلتِ شیخ و شاب پر ہنستے ہیں طفل شیر خوار
کرنے کو گدگدی عبث آنے لگی بہائی کیوں

Marfat.com

عرض کروں حضور سے دل کی تو میرے خیر ہے
پیشی سر کو آرزو دشتِ حرم سے آئی کیوں
حسرت نو کا سانحہ سنتے ہی دل بجھ گیا
ایسے مریض کو رضا مرگِ جواں سنائی کیوں

اہل صراط روح امیں کو خبر کریں

اہل صراط روح امیں کو خبر کریں
جاتی ہے اُمت نبوی فرش پر کریں
ان فتنہ ہائے حشر سے کہدو حذر کریں
نازوں کے پالے آتے ہیں رہ سے گزر کریں
بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے
ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کدھر کریں
سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں
آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں
ان کی حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لئے
آنکھوں میں آئیں سر پہ ہیں دل میں گھر کریں

Marfat.com

جالوں پہ جال پڑ گئے للہ وقت ہے
مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں
منزل کڑی ہے شانِ تبسم کرم کرے
تاروں کی چھاؤں نور کے تڑکے سفر کریں
کلکِ رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعدا سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

جو ترے در سے یار پھرتے ہیں
در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں

آہ کل عیش تو کیے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں

ان کے ایما سے دونوں باگوں پر
خیل لیل و نہار پھرتے ہیں

ہر چراغِ مزار پر قدسی
کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں

اُس گلی کا گداہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

جان ہیں جان کیا نظر آئے
کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر
لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں

Marfat.com

وردیاں بولتے ہیں ہرکارے — پہرہ دیتے سوار پھرتے ہیں
رکھیے جیسے ہیں خانہ زاد ہیں ہم — مول کے عیب دار پھرتے ہیں
ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں — پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں
بائیں رستے نہ جا مسافرِ من — مال ہے راہ مار پھرتے ہیں
جاگ سنسان بن ہے رات آئی — گرگ بہرِ شکار پھرتے ہیں
نفس یہ کوئی چال ہے ظالم — جیسے خاصے بجار پھرتے ہیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیے ہیں
جب آ گئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بجھا دیے ہیں روتے ہنسا دیے ہیں
اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیے ہیں

Marfat.com

اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں
ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے؟
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیے ہیں
اسرا میں گزرے جسدم بیڑے پہ قدسیوں کے
ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیے ہیں
آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اُٹھا دیے ہیں
دولہا سے اِتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں ہیں براتی پرخار با دیے ہیں
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں در بے بہا دیے ہیں
ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

Marfat.com

ہے لبِ عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں

ہے لبِ عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں
سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

بے نواؤں کی نگاہیں ہیں کہاں تحریر دست
رہ گئیں جو پا کے جودِ لایزالی ہاتھ میں

کیا لکیروں میں یداللہ خط سرو آسا لکھا
راہ یوں اس راز لکھنے کی نکالی ہاتھ میں

جود شاہِ کوثر اپنے پیاسوں کا جویا ہے آپ
کیا عجب اڑ کر جو آپ آئے پیالی ہاتھ میں

ابرِ نیساں مومنوں کو تیغ عریاں کفر پر
جمع ہیں شانِ جمالی و جلالی ہاتھ میں

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

سایہ افگن سر پہ ہو پرچم الٰہی جھوم کر
جب لواء الحمد لے امت کا والی ہاتھ میں

Marfat.com

ہر خط کف ہے یہاں اے دست بیضائے کلیم
موجزن دریائے نور بے مثالی ہاتھ میں

وہ گراں سنگیٔ قدر مس وہ ارزانیٔ جود
نوعیہ بدلا کیے سنگ دلآلی ہاتھ میں

دستگیر ہر دو عالم کر دیا سبطین کو
اے میں قرباں جانِ جاں انگشت کیالی ہاتھ میں

آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر درود
وقف سنگِ در جبیں روضہ کی جالی ہاتھ میں

جس نے بیعت کی بہار حسن پر قرباں رہا
ہیں لکیریں نقش تسخیر جمالی ہاتھ میں

کاش ہو جاؤں لبِ کوثر میں یوں وارفتہ ہوش
لے کر اُس جانِ کرم کا ذیل عالی ہاتھ میں

آنکھ محو جلوۂ دیدار دل پر جوشِ وجد
لب پہ شکر بخشش ساقی پیالی ہاتھ میں

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضا
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامان عالی ہاتھ میں

Marfat.com

راہِ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رو محرم نہیں

راہِ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رو محرم نہیں
مصطفیٰ ہے مسند ارشاد پر کچھ غم نہیں

ہوں مسلماں گرچہ ناقص ہی سہی اے کاملو!
ماہیت پانی کی آخر یم سے نم میں کم نہیں

غنچے مَا اَوْحٰی کے جو چٹکے دَنا کے باغ میں
بلبل سدرہ تک اُن کی بو سے بھی محرم نہیں

اسمیں زمزم ہے کہ تھم تھم اسمیں جم جم ہے کہ بیش
کثرتِ کوثر میں زمزم کی طرح کم کم نہیں

پنجۂ مہرِ عرب ہے جس سے دریا بہہ گئے
چشمۂ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں

---

۱ زمزم کے معنی سریانی زبان میں تھم تھم جب یہ چشمہ زمین سے اُبلا حضرت ہاجرہ والدہ سیدنا اسماعیل علیہما السلام نے اس خوف سے کہ پانی ریتے میں مل کر خشک نہ ہو جائے ایک دائرہ کھینچ کر فرمایا زم زم تھم تھم وہ اسی دائرہ میں رہ کر کنواں ہو گیا حدیث میں فرمایا وہ نہ روکتیں تو سمندر ہو جاتا ۱۲ منہ ۲ جم جم بزبان عربی یعنی کثیر کثیر کوثر سے مشتق ہے ۱۲ منہ ۳ مقدار سے سوال یعنی کتنا کتنا ۱۲ منہ

Marfat.com

ایسا اُمی کس لئے منت کش استاذ
کیا کفایت اس کو اقرأ ربّک الاکرم نہیں

اوس مہر حشر پر پڑ جائے پیا سو تو سہی
اُس گل خنداں کا رونا گریۂ شبنم نہیں

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہا
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

سایۂ دیوار و خاکِ در ہو یار رب اور رضا
خواہشِ دیہیم قیصر شوقِ تختِ جم نہیں

وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں

وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانیِ دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک "نہیں" کہ وہاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

Marfat.com

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہہ دو یاس و اُمید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

یہ نہیں کہ خلد نہ ہو نکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرو
مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں نہیں

ہے نہیں کو تو سے سب عیاں ہے نہیں کے طور میں سب نہاں
ہے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ چاں نہیں

وہی نور حق وہی ظل رب ہے نہیں سے سب ہے نہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جسکے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

Marfat.com

سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں

ترا قد تو نادر دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں نہیں

نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے کیا بنی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

رُخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

Marfat.com

حق یہ کہ ہیں عبدِ اللہ اور عالم امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سرِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سروِ جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پہ کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر!
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہو گی یا روزِ جزا
دی انکی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کوئی ہے نازاں زُہد پر یا حسن توبہ ہے سپر
یاں ہے فقط تیری عطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نہ خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزق خدا کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا
شکر کرم ترس سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بلبل رنگیں رضا یا طوطیِ نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

Marfat.com

وصفِ رُخ اُنکا کیا کرتے ہیں شرح والشمس وضحیٰ کرتے ہیں

وصف رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس وضحیٰ کرتے ہیں
اُن کی ہم مدح وثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

ماہِ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

تو ہے خورشید رسالت پیارے چھپ گئے تیری ضیاء میں تارے
انبیاء اور ہیں سب مہ پارے تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں

اے بلا بے خردی کفار رکھتے ہیں ایسے کے حق میں انکار
کہ گواہی ہو گر اُس کو درکار بے زباں بول اُٹھا کرتے ہیں

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

رفعت ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
مرغ فردوس پس از حمد خدا تیری ہی مدح وثنا کرتے ہیں

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

Marfat.com

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد یہیں سے چاہتی ہے ہرنی داد
اسی در پہ شتران ناشاد گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

آستیں رحمت عالم اُلٹے کمر پاک پہ دامن باندھے
گرنے والوں کو چہ دوزخ سے صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں

جب صبا آتی ہے طیبہ سے اِدھر کھلکھلا پڑتی ہیں کلیاں یکسر
پھول جامہ سے نکل کر باہر زخ رنگیں کی ثنا کرتے ہیں

تو ہے وہ بادشہِ کون و مکاں کہ ملک ہفت فلک کے ہر آں
تیرے مولیٰ سے شہِ عرش ایواں تیری دولت کی دعا کرتے ہیں

جس کے جلوے سے اُحد ہے تاباں معدن نور ہے اُس کا داماں
ہم بھی اُس چاند پہ ہو کر قرباں دلِ سنگیں کی جلا کرتے ہیں

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری
ملک و جن و بشر حور و پری جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر جن کو ملتا نہیں کوئی یاور
ہر طرف سے وہ پراراماں پھر کر اُن کے دامن میں چھپا کرتے ہیں

لب پہ آجاتا ہے جب نام جناب منہ میں گھل جاتا ہے شہد نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

Marfat.com

لب پہ کس منہ سے غم الفت لائیں کیا بلا دل ہے الم جس کا سنائیں
ہم تو اُن کے کف پا پر مٹ جائیں اُن کے در پر جو مٹا کرتے ہیں
اپنے دل کا ہے انہیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انہیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اس در کے غلام چارۂ درد رضا کرتے ہیں

در منقبت سیدنا ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ الشریف

کہ وقت مسند نشینی حضرت ممدوح در ۱۲۹۸ھ عرض کردہ شد

برتر قیاس سے ہے مقام ابوالحسین — سدرہ سے پوچھو رفعت بام ابوالحسین
وارستہ پائے بست و دام ابوالحسین — آزاد نار سے ہے غلام ابوالحسین
خط سیہ میں نور الٰہی کی تابشیں — کہ صبح نور بار ہے شام ابوالحسین
ساقی سنا دے شیشۂ بغداد کی لپک — مہکی ہے بوئے گل سے مدام ابوالحسین
بوئے کباب سوختہ آتی ہے اے کشو — چھلکا شراب چشت سے جام ابوالحسین
گلگوں سحر کو ہے سحر سوز دل سے آنکھ — سلطان سہروردہ ہے نام ابوالحسین
کرسی نشیں ہے نقش مراد اُنکے فیض سے — مولائے نقشبند ہے نام ابوالحسین
جس نخل پاک میں ہیں چھیالیس ڈالیاں — اک شاخ میں سے ہے مدام ابوالحسین
مستوں کو اے کریم بچائے خمار سے — تا دور حشر دورۂ جام ابوالحسین

Marfat.com

اُنکے بھلے سے لاکھوں غریبوں کا ہے بھلا
یا رب زمانہ یاد بکامِ ابو الحسین

میلا لگا ہے شانِ مسیحا کی دید ہے
مردے جلا رہا ہے خرامِ ابو الحسین

سرگشتہ مہر و ماہ ہیں پر اب تک کھلا نہیں
کس چرخ پر ہے ماہ تمامِ ابو الحسین

اتنا پتہ ملا ہے کہ یہ چرخ چنبری
ہے ہفت پایہ زینہ بامِ ابو الحسین

ذرہ کو مہر قطرہ کو دریا کرے ابھی
گر جوش زن ہو بخشش عامِ ابو الحسین

یحییٰ کا صدقہ وارثِ اقبال مند پائے
سجادۂ شیوخ کرامِ ابو الحسین

انعام لیں بہار جناں تہنیت لکھیں
پھولے پھلے تو نخل مرامِ ابو الحسین

اللہ ہم بھی دیکھ لیں شہزادوں کی بہار
سو تجھے گل مراد مشامِ ابو الحسین

آقا سے میرے تھرے میاں کا ہوا ہے نام
اس اچھے ستھرے سے ہے نامِ ابو الحسین

یارب وہ چاند جو فلکِ عز و جاہ پر
ہر سیر میں ہو گام بگامِ ابو الحسین

آؤ تمہیں ہلال سپہر شرف دکھائیں
گردن جھکائیں بہر سلامِ ابو الحسین

قدرت خدا کی ہے کہ تلاطم کناں انھی
بحر فنا سے موج دوامِ ابو الحسین

یارب ہمیں بھی چاشنی اس اپنی یاد کی
جس سے ہے شکریں لب و کامِ ابو الحسین

ہاں طالعِ رضا تری اللہ رے یاوری
اے بندۂ جدود کرامِ ابو الحسین

Marfat.com

زائرو پاس ادب رکھو ہوس جانے دو

زائرو پاس ادب رکھو ہوس جانے دو
آنکھیں اندھی ہوئی ہیں انکو ترس جانے دو

سوکھی جاتی ہے اُمید غربا کی کھیتی
بوندیاں لکۂ رحمت کی برس جانے دو

پلٹی آتی ہے ابھی وجد میں جان شیریں
نغمۂ قم کا ذرا کانوں میں رس جانے دو

ہم بھی چلتے ہیں ذرا قافلے والو! ٹھہرو
گھڑیاں توشۂ اُمید کی کس جانے دو

دیدِ گل اور بھی کرتی ہے قیامت دل پر
ہمصفیرو ہمیں پھر سوئے قفس جانے دو

آتشِ دل بھی تو بھڑکاؤ ادب واں نالو
کون کہتا ہے کہ تم ضبطِ نفس جانے دو

یوں تنِ زار کے درپے ہوئے دل کے شعلو
شیوۂ خانہ براندازیِ خس جانے دو

Marfat.com

اے رضا آہ کو یوں سہل کٹیں جرم کے سال
دو گھڑی کی بھی عبادت تو برس جانے دو

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو
حور بڑھ کر شکنِ ناز پہ وارے گیسو
کی جو بالوں سے ترے روضہ کی جاروب کشی
شب کے شبنم نے تبرک کو ہیں دھارے گیسو
ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپشِ محشر میں
سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو
چھپے حوروں میں ہیں دیکھو تو ذرا بال براق
سنبلِ خلد کے قربان اُتارے گیسو
آخرِ حج غمِ امت میں پریشاں ہو کر
تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو
گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو

Marfat.com

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو

کعبہ جاں کو پنہایا ہے غلاف مشکیں
اڑ کر آئے ہیں جو ابرو پہ تمہارے گیسو

سلسلہ پا کے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں
سجدۂ شکر کے کرتے ہیں اشارے گیسو

مشکبو کوچہ یہ کس پھول کا جھاڑا ان سے
حوریو عنبر سارا ہوئے سارے گیسو

دیکھو قرآں میں شبِ قدر ہے تا مطلعِ فجر
یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہے گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

شانِ رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہو دم بھر
سینہ چاکوں پہ کچھ اس درجہ ہیں پیارے گیسو

شانہ ہے پنجۂ قدرت ترے بالوں کے لئے
کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو

Marfat.com

احد پاک کی چوٹی سے اُلجھ لے شب بھر
صبح ہونے دو شب عید نے ہارے گیسو
مژدہ ہو قبلہ سے گھنگھور گھٹائیں اُمڈیں!
ابروؤں پر وہ جھکے جھوم کے بارے گیسو
تار شیرازۂ مجموعۂ کونین ہیں یہ
حال کھل جائے جو اک دم ہوں کنارے گیسو
تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو!

زمانہ حج کا ہے جلوہ دیا ہے شاہدِ گل کو

زمانہ حج کا ہے جلوہ دیا ہے شاہدِ گل کو
الٰہی طائرِ پرواز دے پرہائے بلبل کو
بہاریں آئیں جوبن پر گھرا ہے ابر رحمت کا
لبِ مشتاق بھیگیں دے اجازت سا قیامل کو
ملے لب سے وہ مشکیں مہر والی دم میں دم آئے
لپک سن کر تم عیسیٰ کہوں مستی میں قلقل کو

Marfat.com

مچل جاؤں سوالِ مدعا پر تھام کر دامن
بہکنے کا بہانہ پاؤں قصدِ بے تأمل

دُعا کر بختِ خفتہ جاگ ہنگامِ اجابت ہے
ہٹایا صبح رُخ سے شانے نے شبہائے کاکل

زبان فطرتی سے امن خرق والتیام اسرا
پناہِ دورِ رحمت ہائے یک ساعت تسلسل

دوشنبہ مصطفیٰ کا جمعۂ آدم سے بہتر ہے
سکھانا کیا لحاظ حیثیت خوئے تأمل

وفورِ شانِ رحمت کے سبب جرأت ہے اے بیدلؔ
نہ رکھ بہرِ خدا شرمندہ عرض بے تأمل

پریشانی میں نام اُن کا دلِ صد چاک سے نکلا
اجابت شانہ کرنے آئی گیسوئے توسل

رضاؔ نہ ہزۂ گردوں ہیں کوتل جسکے موکب کے
کوئی کیا لکھ سکے اس کی سواری کے تجمل کو

Marfat.com

یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جاں ہم کو

یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جاں ہم کو
پھر دکھا دے وہ رُخ اے مہر فروزاں ہم کو

دیر سے آپ میں آنا نہیں ملتا ہے ہمیں
کیا ہی خود رفتہ کیا جلوۂ جاناں ہم کو

جس تبسم نے گلستاں پہ گرائی بجلی
پھر دکھا دے وہ ادائے گلِ خنداں ہم کو

خارِ صحرائے مدینہ نہ نکل جائے کہیں
وحشت دل نہ پھرا کوہ و بیاباں ہم کو

کاش آویزۂ قندیلِ مدینہ ہو وہ دل
جس کی سوزش نے کیا رشکِ چراغاں ہم کو

عرش جس خوبیِ رفتار کا پامال ہوا
دو قدم چل کے دکھا سرو خراماں ہم کو

شمع طیبہ سے میں پروانہ رہوں کب تک دور
ہاں جلا دے شررِ آتشِ پنہاں ہم کو

Marfat.com

خوف ہے سمع خراشیِ سگِ طیبہ کا
ورنہ کیا یاد نہیں نالہ و افغاں ہم کو

خاک ہو جائیں درِ پاک پہ حسرت مٹ جائے
یا الٰہی نہ پھرا بے سروساماں ہم کو

تنگ آئے ہیں دو عالم تری بیتابی سے
چین لینے دے تپ سینہ سوزاں ہم کو

پاؤں غربال ہوئے راہِ مدینہ نہ ملی
اے جنوں اب تو ملے رخصتِ زنداں ہم کو

میرے ہر زخمِ جگر سے یہ نکلتی ہے صدا
اے ملیح عربی کر دے نمک داں ہم کو

سیرِ گلشن سے اسیرانِ قفس کو کیا کام
نہ دے تکلیفِ چمن بلبلِ بستاں ہم کو

جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار
نظر آتے ہیں خزاں دیدہ گلستاں ہم کو

گر لبِ پاک سے اقرارِ شفاعت ہو جائے
یوں نہ بے چین رکھے جوششِ عصیاں ہم کو

Marfat.com

نیر حشر نے اِک آگ لگا رکھی ہے
تیز ہے دھوپ ملے سایۂ داماں ہم کو
رحم فرمایئے یا شاہ کہ اب تاب نہیں
تاکجے خون رُلائے غم ہجراں ہم کو
چاک داماں میں نہ تھک جائیو اے دستِ جنوں
پرزے کرنا ہے ابھی جیب و گریباں ہم کو
پردہ اُس چہرۂ انور سے اُٹھا کر اک بار
اپنا آئینہ بنا اے مہِ تاباں ہم کو
اے رضاؔ وصفِ رُخِ پاک سنانے کے لئے
نذر دیتے ہیں چمن مرغِ غزل خواں ہم کو

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

(غزل کہ در بارہ عزمِ سفر اطہر مدینہ منورہ از مکہ معظمہ بعد حج محرم ۱۳۹۶ھ عرض کردہ شد)

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

Marfat.com

رُکن شامی سے مٹی وحشت شامِ غربت
اب مدینہ کو چلو صبح دل آرا دیکھو
آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو
زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو
دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
اُنکے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو
مثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اُس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو
اولیں خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیت نبی کا بھی تجلا دیکھو

Marfat.com

زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو
ایمن طور کا تھا رکن یمانی میں فروغ
شعلہء طور یہاں انجمن آرا دیکھو
مہر مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم ان کا دیکھو
عرض حاجت میں رہا کعبہ کفیل الحجاج
آؤ اب داد رسیٔ شہِ طیبہ دیکھو
دھو چکا ظلمت دل بوسۂ سنگ اسود
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو
کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاک درِ والا دیکھو
بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو
جمعۂ مکہ تھا عید اہلِ عبادت کے لئے
مجرمو! آؤ یہاں عید دوشنبہ دیکھو

Marfat.com

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب و شوق کا یاں باہم اُلجھنا دیکھو
خوب مسعیٰ میں بامیدِ صفا دوڑ لئے
رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو
رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دلِ خونناب نشاں کا بھی تڑپنا دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

پل سے اُتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو

پل سے اُتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو
کانٹا مرے جگر سے غمِ روزگار کا
یوں کھینچ لیجئے کہ جگر کو خبر نہ ہو
فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

Marfat.com

کہتی تھی یہ براق سے اُس کی سبک روی
یوں جایئے کہ گردِ سفر کو خبر نہ ہو

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردار دو جہاں
اے مرتضیٰ عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

ایسا گما دے اُن کی ولا میں خدا ہمیں
ڈھونڈھا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

آدابِ حرم کو روکنے والوں سے چھپ کے آج
یوں اُٹھ چلیں کہ پہلو و بر کو خبر نہ ہو

طیرِ حرم ہیں یہ کہیں رشتہ بپا نہ ہوں
یوں دیکھیے کہ تارِ نظر کو خبر نہ ہو

اے خارِ طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے
یوں دل میں آ کہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

اے شوق دل یہ سجدہ گر اُن کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجیے کہ سر کو خبر نہ ہو

اُن کے سوا رضا کوئی حامی نہیں جہاں
گزرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

Marfat.com

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شور دارو گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جودو عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سر مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سید بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

Marfat.com

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستار خطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط
آفتابِ ہاشمی نورُ الہدیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جو ثنائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں رضاؔ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

Marfat.com

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیز گاری واہ واہ

خامۂ قدرت کا حسن دست کاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

اشک شب بھر انتظار عفو اُمت میں بہیں
میں فدا چاند اور یوں اختر شماری واہ واہ

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

نور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ
اُٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ

نیم جلوے کی نہ تاب آئے قمر ساں تو سہی
مہر اوران ٹکوں کی آئینہ داری واہ واہ

نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جرم ہے
ناتواں کے سر پہ اِتنا بوجھ بھاری واہ واہ

Marfat.com

مجرموں کو ڈھونڈتی پھرتی ہے رحمت کی نگاہ
طالع برگشتہ تیری سازگاری واہ واہ

عرض بیگی ہے شفاعت عفو کی سرکار میں
چھنٹ رہی ہے مجرموں کی فرد ساری واہ واہ

کیا مدینہ سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج
کچھ نئی بو بھینی بھینی پیاری پیاری واہ واہ

خود رہے پردے میں اور آئینہ عکسِ خاص کا
بھیج کر انجانوں سے کی راہ داری واہ واہ

اس طرف روضہ کا نور اُس سمت منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے
ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

پارۂ دل بھی نہ نکلا دل سے تخفے میں رضا
اُن سگانِ کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

Marfat.com

رونق بزم جہاں ہیں عاشقان سوختہ

رونق بزم جہاں ہیں عاشقان سوختہ
کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبان سوختہ

جس کو قرص مہر سمجھا ہے جہاں اے منعمو!
اُن کے خوان جود سے ہے ایک نان سوختہ

ماہ من یہ نیر محشر کی گرمی تا بکے
آتش عصیاں میں خود جلتی ہے جان سوختہ

برق انگشت نبی چمکی تھی اس پر ایک بار
آج تک ہے سینہ مہ میں نشان سوختہ

مہر عالم تاب جھکتا ہے پئے تسلیم روز
پیش زرات مزار بیدلان سوختہ

کوچہ گیسوئے جاناں سے چلے ٹھنڈی نسیم
بال و پر افشاں ہوں یا رب بلبلان سوختہ

بہر حق اے بحر رحمت اِک نگاہ لطف بار
تا بکے بے آب تڑپیں ماہیان سوختہ

Marfat.com

روکشِ خورشیدِ محشر ہو تمہارے فیض سے
اِک شرارہ سینۂ شیدائیانِ سوختہ

آتشِ تو دانی نے دل کیسے کیسا کباب
خضر کی جاں ہو جلا دو ماہیانِ سوختہ

آتش گلہائے طیبہ پر جلانے کے لئے
جان کے طالب ہیں پیارے بلبلانِ سوختہ

لطف برق جلوۂ معراج لایا وجد میں
شعلۂ جوالہ ساں ہے آسمانِ سوختہ

اے رضا مضمون سوزِ دل کی رفعت نے کیا
اس زمین سوختہ کو آسمانِ سوختہ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ — سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ
اپنے بھولے کا پیارا ہمارا نبی ﷺ — دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ
بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا — نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ
جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس — ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ﷺ

Marfat.com

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں — شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ
جسکے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات — ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ
عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں — سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی ﷺ
خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل — اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم — وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی ﷺ
ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو — نمکین حسن والا ہمارا نبی ﷺ
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل — ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی — اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی — چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی ﷺ
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے — دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے — پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ
ملک کونین میں انبیاء تاجدار — تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ
لامکاں تک اُجالا ہے جس کا وہ ہے — ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی ﷺ
سارے اچھوں میں اچھا کہے جسے — ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی ﷺ
سارے اونچوں میں اونچا کہے جسے — ہے اُس اونچے سے اونچا ہمارا نبی ﷺ
انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو! — کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی ﷺ

Marfat.com

جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے وہ ہے — نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی ﷺ
سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے — اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی ﷺ
جس نے مردہ دلوں کو دی عمرِ ابد — ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجیے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے

دل کو اُن سے خدا جدا نہ کرے — بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے
اس میں روضہ کا سجدہ ہو کہ طواف — ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے
یہ وہی ہیں کہ بخش دیتے ہیں — کون ان جرموں پر سزا نہ کرے
سب طبیبوں نے دیدیا ہے جواب — آہ عیسیٰ اگر دوا نہ کرے
دل کہاں لے چلا حرم سے مجھے — ارے تیرا برا خدا نہ کرے
عذر امید عفو گر نہ سنیں — رو سیاہ اور کیا بہانہ کرے
دل میں روشن ہے شمع عشقِ حضور — کاش! جوشِ ہوس ہوا نہ کرے
حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے — منکر آج اُن سے التجا نہ کرے
ضعف مانا مگر یہ ظالم دل — اُنکے رستے میں تو تھکا نہ کرے

Marfat.com

جب تری خو ہے سب کا جی رکھنا　　وہی اچھا جو دل برا نہ کرے
دل سے اک ذوق مے کا طالب ہوں　　کون کہتا ہے اتقا نہ کرے
لے رضا سب چلے مدینے کو
میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

مومن وہ ہے جو اُنکی عزت پہ مرے دل سے

مومن وہ ہے جو اُنکی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے
واللہ! وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اِتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے
بچھڑی ہے گلی کیسی بگڑی ہے بنی کیسی
پوچھو کوئی یہ صدمہ ارمان بھرے دل سے
کیا اس کو گرائے دہر جس پر تو نظر رکھے
خاک اسکو اُٹھائے حشر جو تیرے گرے دل سے
بہکا ہے کہاں مجنوں لے ڈالی بنوں کی خاک
دم بھر نہ کیا خیمہ لیلیٰ نے پرے دل سے

Marfat.com

سونے کو تپائیں جب کچھ میل ہو یا کچھ میل
کیا کام جہنم کے دھرے کو کھرے دل سے

آتا ہے در والا یوں ذوق طواف آتا
دل جان سے صدقے ہو سر گرد پھرے دل سے

اے ابرِ کرم فریاد فریاد جلا ڈالا
اس سوزشِ غم کو ہے ضد میرے ہرے دل سے

دریا ہے چڑھا تیرا کتنی ہی اڑائیں خاک
اُتریں گے کہاں مجرم اے غفور ترے دل سے

کیا جانیں یم غم میں دل ڈوب گیا کیسا
کس تہ کو گئے ارماں اب تک نہ ترے دل سے

کرتا تو ہے یاد اُن کی غفلت کو ذرا رو کے
للہ رضا دل سے ہاں دل سے ارے دل سے

اللہ اللہ کے نبی سے

اللہ اللہ کے نبی سے فریاد ہے نفس کی بدی سے
دن بھر کھیلوں میں خاک اڑائی لاج آئی نہ ڈوبوں کی ہنسی سے

Marfat.com

شب بھر سونے ہی سے غرض تھی
تاروں نے ہزار دانت پیسے

ایمان پہ موت بہتر او نفس
تیری ناپاک زندگی سے

او شہد نمائے زہر در جام
گم جاؤں کدھر تری بدی سے

گہرے پیارے پرانے دل سوز
گزرا میں تیری دوستی سے

تجھ سے جو اُٹھائے میں نے صدمے
ایسے نہ ملے کبھی کسی سے

اُف رے خود کام بے مروّت
پڑتا ہے کام آدمی سے

تو نے ہی کیا خدا سے نادم
تو نے ہی کیا خجل نبی سے

کیسے آقا کا حکم ٹالا
ہم مر مٹے تیری خود سری سے

آتی نہ تھی جب بدی بھی تجھ کو
ہم جانتے ہیں تجھے جبھی سے

حد کے ظالم ستم کے کٹر
پتھر شرمائیں تیرے جی سے

ہم خاک میں مل چکے ہیں کب کے
نکلا نہ غبار تیرے جی سے

ہے ظالم میں نباہوں تجھ سے
اللہ بچائے اُس گھڑی سے

جو تم کو نہ جانتا ہو حضرت!
چالیں چلئے اُس اجنبی سے

اللہ کے سامنے وہ گن تھے
یاروں میں کیسے متقی سے

رہزن نے لوٹ لی کمائی
فریاد ہے خضر ہاشمی سے

اللہ کنوئیں میں خود گرا ہوں
اپنی نالش کروں تجھی سے

Marfat.com

ہیں پشت پناہ غوثِ اعظم
کیوں ڈرتے ہو تم رضا کسی سے

شجرۂ عالیہ حضرات عالیہ قادریہ برکاتیہ

رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

یا الٰہی رحم فرما مصطفٰے کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے
کربلائیں رد شہید کربلا کے واسطے

سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے

صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہر معروف و سری معروف دے بیخود سری
جند حق میں گن جنید با صفا کے واسطے

Marfat.com

بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے

بو الفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بو الحسن اور بو سعید سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اُٹھا
قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقًا سے دے رزق حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیاء کے واسطے

نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیات دیں محی جاں فزا کے واسطے

طور عرفان و علو و حمد و حسنیٰ و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

---

۱ یعنی مرتبہ معرفت اور بلندی کا اور خوبی اور بہتری اور نور عطا کر ان مشائخ خمسہ کے واسطے اس میں علو بمناسبت نام پاک حضرت سیدنا علی ہے اور طور عرفاں بمناسبت نام پاک حضرت سید موسیٰ اور حسنیٰ بمناسبت نام پاک حضرت سیدی حسن اور حمد بمناسبت نام سیدی احمد اور بہا بمناسبت نام پاک حضرت سیدی بہاء الملۃ والدین قدست اسرارہم۔ ۲ عشق حضرت سیدنا شاہ برکت اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مخلص ہے اور انتما بمعنی انتساب یعنی نسبت رکھنے والے ۳ عرس شریف ۱۶، ۱۷، ۱۸ ذی الحجہ الحرام بریلی محلہ سوداگران میں ہوا کرتا ہے۔

Marfat.com

بہر ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیا مولیٰ جمال الاولیاء کے واسطے

دے محمد کے لئے روزی کر احمد کیلئے
خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات سے
عشق حق دے عشق عشق انتما کے واسطے

حب اہل بیت دے آلِ محمد کے لئے
کر شہید عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کر پر نور کر
اچھے پیارے شمس دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ کر
حضرت آل رسول مقتدا کے واسطے

صدقہ ان احیان کا دے چھین عز علم و عمل
عفو و عرفاں عافیت احمد رضا کے واسطے

Marfat.com

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی ﷺ

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی ﷺ

کافروں پر تیغ والا سے گری برقِ غضب
ابر آسا چھا گئی ہیبت رسول اللہ کی ﷺ

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی ﷺ

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی ﷺ

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی ﷺ

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی ﷺ

Marfat.com

ذکر رو کے فضل کا نے نقص کا جو یاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں اُمت رسول اللہ کی ﷺ

نجدی اُس نے تجھکو مہلت دی کہ اس عالم میں ہے
کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی ﷺ

ہم بھکاری وہ کریم اُن کا خدا اُن سے غنی
اور نہ کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی ﷺ

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی ﷺ

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی ﷺ

ٹوٹ جائیں گے گنہ گاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائیگی طاقت رسول اللہ کی ﷺ

یا اب اک ساعت میں جل جائیں سیکڑوں کے جرم
جوش میں آجائے اب رحمت رسول اللہ کی ﷺ

ہے گل باغ قدس رخسار زیبائے حضور!
سرو گلزار قدم قامت رسول اللہ کی ﷺ

Marfat.com

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مداحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی ﷺ

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی
مشکل آسان الٰہی مری تنہائی کی
لاج رکھ لی طمع خام کے سودائی کی
اے میں قرباں مرے آقا بڑی آقائی کی
فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر
بس قسم کھایئے اُمی تری دانائی کی
شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم وَالنَّجْمِ میں ہے آپ کی بینائی کی
پانسو سال کی راہ ایسی ہے جیسے دو گام
آس ہم کو بھی لگی ہے تری شنوائی کی
چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

Marfat.com

تنگ ٹھہری ہے رضا جس کیلئے وسعتِ عرش
بس جگہ دل میں ہے اُس جلوۂ ہر جائی کی

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم سے پیاسوں کیلئے دریا بہاتے جائیں گے

تشنگانِ گرمیِ محشر کو وہ جانِ مسیح
آج دامن کی ہوا دے کر جلاتے جائیں گے

گل کھلے گا آج یہ اُن کی نسیمِ فیض سے
خون روتے آئیں گے ہم مسکراتے جائیں گے

ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے
تھی خبر جس کی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے

آج عیدِ عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ
ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائیں گے

Marfat.com

کچھ خبر بھی ہے فقیر و آج وہ دن ہے کہ وہ
نعمتِ خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

خاک افتادہ بس اُن کے آنے ہی کی دیر ہے
خود وہ گر کر سجدہ میں تم کو اُٹھاتے جائیں گے

دستگیری دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمنِ عصیاں پر اب بجلی گراتے جائیں گے

آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں
لوحِ دل سے نقشِ غم کو اب مٹاتے جائیں گے

سوختہ جانوں پہ وہ پرجوش رحمت آئے ہیں
آبِ کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائیں گے

آفتاب اُن کا ہی چمکے گا جب اوروں کے چراغ
صرصرِ جوشِ بلا سے جھلملاتے جائیں گے

پائے کوباں پل سے گزریں گے تری آواز پر
رَبِّ سَلِّمْ کی صدا پر وجد لاتے جائیں گے

Marfat.com

سرور دیں لیجئے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیدا کب تک دباتے جائیں گے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر اُن کا سناتے جائیں گے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

Marfat.com

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چل
ارے سر کا موقع ہے او جانے وا
چل اُٹھ جبہہ فرسا ہو ساقی کے در پر
در جود اے میرے ستانے والے
تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے اُلجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرانے وا
رہے گا یوں ہی اُن کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے
اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے وا
رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

Marfat.com

آنکھیں رو رو کے سجانے والے

آنکھیں رو رو کے سجانے والے
جانے والے نہیں آنے والے

کوئی دن میں یہ سرا اوجڑ ہے
ارے او چھاؤنی چھانے والے

ذبح ہوتے ہیں وطن سے بچھڑے
دیس کیوں گاتے ہیں گانے والے

ارے بد فال بری ہوتی ہے
دیس کا جنگلا سنانے والے

سن لیں اعدا ہیں بگڑنے کا نہیں
وہ سلامت ہیں بنانے والے

آنکھیں کچھ کہتی ہیں تجھ سے پیغام
او دو یار کے جانے والے

پھر نہ کروٹ لی مدینے کی طرف
ارے چل جھوٹے بہانے والے

نفس! میں خاک ہوا تو نہ مٹا
ہے مری جان کے کھانے والے

جیتے کیا دیکھ کے ہیں اے حور و!
طیبہ سے خلد میں آنے والے

نیم جلوے میں دو عالم گلزار
واہ وا رنگ جمانے والے

حسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے

وہی دھوم ان کی ہے ماشاء اللہ
مٹ گئے آپ مٹانے والے

لب سیراب کا صدقہ پانی
اے لگی دل کی بجھانے والے

ساتھ لے لو مجھے میں مجرم ہوں
راہ میں پڑتے ہیں تھانے والے

ہو گیا دھک سے کلیجہ میرا
ہائے رخصت کی سنانے والے

Marfat.com

خلق تو کیا کہ ہیں خالق کو عزیز
کچھ عجب بھاتے ہیں بھانے والے

کشتۂ دشتِ حرم جنت کی
کھڑکیاں اپنے سرہانے والے

کیوں رضا آج گلی سونی ہے
اٹھ مرے دھوم مچانے والے

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے

جگمگا اٹھی مری گور کی خاک
تیرے قربان چمکنے والے

مے بے داغ کے صدقے جاؤں
یوں دمکتے ہیں دمکنے والے

عرش تک پھیلی ہے تابِ عارض
کیا جھلکتے ہیں جھلکنے والے

گل طیبہ کی ثنا گاتے ہیں
نخل طوبیٰ پہ چہکنے والے

عاصیو! تھام لو دامن ان کا
وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

ابر رحمت کے سلامی رہنا
پھلتے ہیں پودے لچکنے والے

ارے یہ جلوہ گہِ جاناں ہے
کچھ ادب بھی ہے پھڑکنے والے

سنیو! ان سے مدد مانگے جاؤ
پڑے بکتے رہیں بکنے والے

شمع یادِ رخِ جاناں نہ بجھے
خاک ہو جائیں بھڑکنے والے

Marfat.com

موت کہتی ہے کہ جلوہ ہے قریب
اک ذرا سو لیں بلکنے والے

کوئی ان تیز رووں سے کہہ دو
کس کے ہو کر رہیں تھکنے والے

دل سنبھلتا ہی بھلا ہے اے ضبط
بجھ بھی جاتے ہیں دہکنے والے

ہم بھی کھلنے سے غافل تھے کبھی
کیا ہنسا غنچے چٹکنے والے

محل سے چھٹ کے یہ کیا حال ہوا
آہ او پتے کھڑکنے والے

جب گرے منہ سوئے میخانہ تھا
ہوش میں ہیں یہ بہکنے والے

دیکھ او زخم دل آپے کو سنبھال
پھوٹ بہتے ہیں ٹپکنے والے

ہے کہاں اور کہاں میں زاہد
یوں بھی تو بھٹکے ہیں بھٹکنے والے

کف دریائے کرم میں ہیں رضا
پانچ فوارے چھلکنے والے

راہ پرخار ہے کیا ہونا ہے

راہ پرخار ہے کیا ہونا ہے
پاؤں الگار ہے کیا ہونا ہے

خشک ہے خون کہ دشمن ظالم
سخت خونخوار ہے کیا ہونا ہے

ہم کو بدکرو ہی کرنا جس سے
دوست بیزار ہے کیا ہونا ہے

تن کی اب کون خبر لے ہے ہے
دل کا آزار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

بیٹھے شربت دے مسیحا جب بھی ضد ہے انکار ہے کیا ہونا ہے
دل کہ بیمار ہمارا کرتا آپ بیمار ہے کیا ہونا ہے
پر کٹے تنگ قفس اور بلبل تو گرفتار ہے کیا ہونا ہے
چھپ کے لوگوں سے کیے جسکے گناہ وہ خبر دار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مجرم بے پروا دیکھ سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے
تیرے بیمار کو میرے عیسیٰ غش لگاتار ہے کیا ہونا ہے
نفس پر زور کا وہ زور اور دل زیر ہے زار ہے کیا ہونا ہے
کام زنداں کے کیے اور ہمیں شوق گلزار ہے کیا ہونا ہے
ہائے رے نیند مسافر تیری کوچ تیار ہے کیا ہونا ہے
دور جانا ہے رہا دن تھوڑا راہ دشوار ہے کیا ہونا ہے
گھر بھی جانا ہے مسافر کہ نہیں مت پہ کیا مار ہے کیا ہونا ہے
جان ہلکان ہوئی جاتی ہے بار سا بار ہے کیا ہونا ہے
پار جانا ہے نہیں ملتی ناؤ زور پر دھار ہے کیا ہونا ہے
راہ تو تیغ پر اور تلوؤں کو گلۂ خار ہے کیا ہونا ہے
روشنی کی ہمیں عادت اور گھر تیرہ و تار ہے کیا ہونا ہے
بیچ میں آگ کا دریا حائل قصد اُس پار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

اس کڑی دھوپ کو کیونکر جھیلیں
شعلہ زن نار ہے کیا ہونا ہے

ہائے بگڑی تو کہاں آ کر ناؤ
عین منجھدار ہے کیا ہونا ہے

کل تو دیدار کا دن اور یہاں
آنکھ بے کار ہے کیا ہونا ہے

منہ دکھانے کا نہیں اور سحر
عام دربار ہے کیا ہونا ہے

ان کو رحم آئے تو آئے ورنہ
وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے

لے وہ حاکم کے سپاہی آئے
صبح اظہار ہے کیا ہونا ہے

واں نہیں بات بنانے کی مجال
چارہ اقرار ہے کیا ہونا ہے

ساتھ والوں نے یہیں چھوڑ دیا
بے کسی یار ہے کیا ہونا ہے

آخری دید ہے آؤ مل لیں
رنج بے کار ہے کیا ہونا ہے

دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا
اب سفر بار ہے کیا ہونا ہے

جانے والوں پہ یہ رونا کیسا
بندہ ناچار ہے کیا ہونا ہے

نزع میں دھیان نہ بٹ جائے کہیں
یہ عبث پیار ہے کیا ہونا ہے

اس کا غم ہے کہ ہر اک کی صورت
گلے کا ہار ہے کیا ہونا ہے

باتیں کچھ اور بھی تم سے کرتے
پر کہاں وار ہے کیا ہونا ہے

کیوں رضا کڑھتے ہو ہنستے اٹھو
جب وہ غفار ہے کیا ہونا ہے

Marfat.com

کس کے جلوہ کی جھلک ہے یہ اُجالا کیا ہے

کس کے جلوہ کی جھلک ہے یہ اُجالا کیا ہے
ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے

مانگ من مانتی منہ مانگی مرادیں لے گا
نہ یہاں "نا" ہے نہ منگتا سے یہ کہنا "کیا ہے"

پند گڑوی لگے ناصح سے ترش ہوائے نفس
زہرِ عصیاں میں شکر تجھے میٹھا کیا ہے

ہم ہیں اُنکے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تیری سمت اور وسیلہ کیا ہے

اُن کی اُمت میں بنایا اُنہیں رحمت بھیجا
یوں نہ فرما کہ ترا رحم میں دعویٰ کیا ہے

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

زاہد اُن کا میں گنہ گار وہ میرے شافع
اتنی نسبت مجھے کیا کم ہے تو سمجھا کیا ہے

Marfat.com

بے بسی ہو جو مجھے پرسش اعمال کے وقت
دوستو! کیا کہوں اُس وقت تمنا کیا ہے
کاش فریاد مری سن کے یہ فرمائیں حضور
ہاں کوئی دیکھو یہ کیا شور ہے غوغا کیا ہے
کون آفت زدہ ہے کس پہ بلا ٹوٹی ہے
کس مصیبت میں گرفتار ہے صدمہ کیا ہے
کس سے کہتا ہے کہ للہ خبر لیجئے مری
کیوں ہے بیتاب یہ بے چینی کا رونا کیا ہے
اس کی بے چینی سے ہے خاطر اقدس پہ ملال
بے کسی کیسی ہے پوچھو کوئی گزرا کیا ہے
یوں ملائک کریں معروض کہ اک مجرم ہے
اُس سے پرسش ہے بتا تو نے کیا کیا کیا ہے
سامنا قہر کا ہے دفتر اعمال ہیں پیش
ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے
آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رسل
بندہ بے کس ہے شہا رحم میں وقفہ کیا ہے

Marfat.com

اب کوئی دم میں گرفتارِ بلا ہوتا ہوں
آپ آ جائیں تو کیا خوف ہے کھٹکا کیا ہے
سن کے یہ عرض مری بحرِ کرم جوش میں آئے
یوں ملائک کو ہو ارشاد ٹھہرنا کیا ہے
کس کو تم موردِ آفات کیا چاہتے ہو
ہم بھی تو آ کے ذرا دیکھیں تماشا کیا ہے
ان کی آواز پہ کر اٹھوں میں بے ساختہ شور
اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پروا کیا ہے
لو وہ آیا مرا حامی مرا غم خوار امم
آ گئی جاں تن بے جاں میں یہ آنا کیا ہے
پھر مجھے دامن اقدس میں چھپا لیں سرور
اور فرمائیں ہٹو اس پہ تقاضا کیا ہے
بندہ آزاد شدہ ہے یہ ہمارے در کا
کیسا لیتے ہو حساب اس پہ تمہارا کیا ہے
چھوڑ کر مجھ کو فرشتے کہیں محکوم ہیں ہم
حکم والا کی نہ تعمیل ہو زہرہ کیا ہے

Marfat.com

یہ سماں دیکھ کے محشر میں اُٹھے شور کہ واہ
چشم بد دور ہو کیا شان ہے رتبہ کیا ہے

صدقے اس رحم کے اس سایۂ دامن پہ نثار
اپنے بندے کو مصیبت سے بچایا کیا ہے

اے رضا جانِ عنادل ترے نغموں کے نثار
بلبل باغ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

حرماں نصیب ہوں تجھے اُمید گہ کہوں
جانِ مراد و کانِ تمنا کہوں تجھے

گلزارِ قدس کا گل رنگیں ادا کہوں
درمانِ دردِ بلبل شیدا کہوں تجھے

صبح وطن پہ شامِ غریباں کو دُوں شرف
بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

Marfat.com

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے

بے داغ لالہ یا قمر بے کلف کہوں
بے خار گلبنِ چمن آراء کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیع روزِ جزا کا کہوں تجھے

اس مردہ دل کو مژدہ حیاتِ ابد کا دوں
تابِ دو توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ اٹکے ثناخواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

Marfat.com

مژدہ باد اے عاصیو! شافع شہ ابرار ہے

مژدہ باد اے عاصیو شافع شہ ابرار ہے
تہنیت اے مجرمو! ذات خدا غفار ہے

عرش سا فرش زمیں ہے فرش پا عرش بریں
کیا نرالی طرز کی نام خدا رفتار ہے

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

جنکو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

لب زلال چشمۂ کن میں گندمے وقت غمیر
مردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے

گورے گورے پاؤں چمکا دو خدا کے واسطے
نور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے

تیرے ہی دامن پہ ہر عاصی کی پڑتی ہے نظر
ایک جانِ بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے

Marfat.com

جوشِ طوفاں بحرِ بے پایاں ہوا ناسازگار
نوح کے مولیٰ کرم کر دے تو بیڑا پار ہے

رحمۃ" لِّلعالمین تیری دہائی دب گیا
اب تو مولیٰ بے طرح سر پہ گنہ کا بار ہے

حیرتیں ہیں آئینہ دار وفورِ وصفِ گل
اُن کے بلبل کی خموشی بھی لبِ اظہار ہے

گونج گونج اُٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جانِ مراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

بزمِ ثنائے زلف میں میری عروسِ فکر کو
ساری بہارِ ہشت خلد چھوٹا سا عطر دان ہے

عرش پہ جا کے مرغِ عقل تھک کے گرا غش آ گیا
اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے

Marfat.com

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے

اک ترے رُخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی
اُنس کا اُنس اُسی سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

گود میں عالم شباب حالِ شباب کچھ نہ پوچھ
گلبن باغ نور کی اور ہی کچھ اُٹھان ہے

تجھ سا سیاہ کار کون اُن سا شفیع ہے کہاں
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے

پیشِ نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

شانِ خدا نہ ساتھ دے اُن کے خرام کا وہ باز
سدرہ سے تاز میں جسے نرم سی اِک اُڑان ہے

بارِ جلال اُٹھا لیا گرچہ کلیجہ شق ہوا
یوں تو یہ ماہ سبز رنگ نظروں میں دھان پان ہے

Marfat.com

خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تو، تو ہے عبد مصطفیٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

اُٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ، کہ نور باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

انہیں وہ میٹھی نگاہ والا، خدا کی رحمت ہے جلوہ فرما
غضب سے اُن کے خدا بچائے، جلال باری عتاب میں ہے

جلی جلی بو سے اُس کی پیدا، ہے سوزشِ عشقِ چشم والا
کباب آہو میں بھی نہ پایا، مزہ جو دل کے کباب میں ہے

انہیں کی بُو مایۂ سمن ہے، انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں، انہیں کی رنگت گلاب میں ہے

تری جلو میں ہے ماہ طیبہ، ہلال ہر مرگ و زندگی کا
حیات جاں کا رکاب میں ہے، ممات اعدا کا ذاب میں ہے

سیاہ لباسانِ دار دُنیا، و سبز پوشانِ عرشِ اعلیٰ
ہر اک ہے ان کے کرم کا پیاسا، یہ فیض ان کی جناب میں ہے

Marfat.com

وہ گل ہیں لب ہائے نازک انکے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل، یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

جلی ہے سوزِ جگر سے جاں تک، ہے طالبِ جلوۂ مبارک
دکھا دو وہ لب کہ آبِ حیواں کا لطف جن کے خطاب میں ہے

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر، نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتا دو آ کر مرے پیمبر، کہ سخت مشکل جواب میں ہے

خدائے قہار ہے غضب پر، کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آ کر شفیعِ محشر، تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے، کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو! کہ پھر کیوں، تمہارا دل اضطراب میں ہے

گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں اُمنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
خدا کے خورشید مہر فرما، کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ، لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا، رضا بھی کوئی حساب میں ہے

Marfat.com

اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے

اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے
دلِ بیکس کا اِس آفت میں آقا تو ہی والی ہے

نہو مایوس آتی ہے صدا گورِ غریباں سے
نبی اُمت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے

اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے
اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اُجالی ہے

ارے یہ بھیڑیوں کا بن ہے اور شام آگئی سر پر
کہاں سویا مسافر ہائے کتنا لا اُبالی ہے

اندھیرا گھر' اکیلی جان' دم گھٹتا' دل اُکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

زمیں تپتی' کٹیلی راہ' بھاری بوجھ' گھائل پاؤں
مصیبت جھیلنے والے ترا اللہ والی ہے

نہ چونکا دن ہے ڈھلنے پر تری منزل ہوئی کھوٹی
ارے او جانے والے نیند یہ کب کی نکالی ہے

Marfat.com

رضا منزل تو جیسی ہے وہ اک میں کیا سبھی کو ہے
تم اس کو روتے ہو یہ تو کہو یاں ہاتھ خالی ہے

گناہگاروں کو ہاتف سے نوید خوش مآلی ہے

گناہگاروں کو ہاتف سے نویدِ خوش مآلی ہے
مبارک ہو شفاعت کے لئے احمد سا والی ہے
قضا حق ہے مگر اس شوق کا اللہ والی ہے
جو اُن کی راہ میں جائے وہ جانِ اللہ والی ہے
ترا قد مبارک گلبنِ رحمت کی ڈالی ہے
اسے بو کر ترے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے
تمہاری شرم سے شانِ جلالِ حق ٹپکتی ہے
خم گردن ہلالِ آسمانِ ذوالجلالی ہے
زہے خود گم جو گم ہونے پہ یہ ڈھونڈے کہ کیا پایا
ارے جب تک کہ پانا ہے تبھی تک ہاتھ خالی ہے
میں اک محتاج بے وقعت گدا تیرے سگ در کا
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے

Marfat.com

تری بخشش پسندی عذر جوئی توبہ خواہی سے
عموم بے گناہی جرم شانِ لا اُبالی ہے

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر جس کے بلبل ہیں
ترا سرو سہی اس گلبن خوبی کی ڈالی ہے

رضاؔ قسمت ہی کھل جائے جو گیلاں سے خطاب آئے
کہ تو ادنیٰ سگ درگاہِ خدامِ معالی ہے

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اُٹھ پیارے
تو کہتا ہے نیند ہے میٹھی تیری مت ہی نرالی ہے

Marfat.com

آنکھیں ملنا جھنجلا پڑنا لاکھوں جمائی انگڑائی
نام پر اُٹھنے کے لڑتا ہے اُٹھنا بھی کچھ گالی ہے

جگنو چمکے پتہ کھڑکے مجھ تنہا کا دل دھڑکے
ڈر سمجھائے کوئی پون ہے یا آگیا بے تالی ہے

بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہو جائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

پاؤں اُٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منہ
مینہ نے پھسلن کر دی ہے اور دھر تک کھائی نالی ہے

ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
پھر جھنجلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس عطا پاس کہیں
ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھو مجھ بے کس پر سب نے کیسی آفت ڈالی ہے

دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے

Marfat.com

شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش
اس مردار پہ کیا للچایا دُنیا دیکھی بھالی ہے

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضا سے چور پہ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

نبی سرور ہر رسول وولی ہے

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے — نبی رازدار مَعَ اللّٰہِ لِی ہے
وہ نامی کہ نام خدا نام تیرا — رؤف و رحیم و علیم و علی ہے
ہے بیتاب جس کیلئے عرشِ اعظم — وہ اس رہبرِ لامکاں کی گلی ہے
نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری! — خدا ہو کے تجھ پر یہ عزت ملی ہے
تلاطم ہے کشتی پہ طوفان غم کا — یہ کیسی ہوائے مخالف چلی ہے
نہ کیوں کر کہوں یا حَبِیْبِیْ اَغِثْنِیْ — اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
صبا ہے مجھے صرصرِ دشتِ طیبہ — اسی سے کلی میرے دل کی کھلی ہے

Marfat.com

ترے چاروں ہمدم ہیں یکجان یکدل ابوبکر فاروق عثمان علی ہے
خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے
کروں عرض کیا تجھ سے اے عالم السر کہ تجھ پر مری حالت دل کھلی ہے
تمنا ہے فرمایئے روز محشر یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے
جو مقصد زیارت کا بر آئے پھر تو نہ کچھ قصد کیجئے یہ قصد دلی ہے
ترے در کا درباں ہے جبریل اعظم ترا مدح خواں ہر نبی و ولی ہے

شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی
سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

نہ عرشِ ایمن نہ "اِنِّیْ ذَاھِبٌ" میں مہمانی ہے

نہ عرش ایمن نہ اِنِّیْ ذَاھِبٌ میں مہمانی ہے
نہ لطف اُدْنُ یا اَحْمَدُ نصیب لَنْ تَرَانِیْ ہے

لہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اِنِّیْ ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ ۔ میں اپنے رب کے پاس جاؤں گا وہ مجھے راہ دکھائے گا۔ ع حدیث میں ہے رب عزوجل نے ہمارے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شب معراج فرمایا اُدْنُ یَا اَحْمَدُ اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ اُدْنُ یَا مَعْنَ الْبَرِیَّۃِ پاس آ اے احمد پاس آ اے محمد! پاس آ اے تمام جہاں سے بہتر۔ ۱۲ ع موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کو وہ طور پر خواہش دیدار الٰہی کی۔ حکم ہوا لَنْ تَرَانِیْ تم ہرگز مجھے نہ دیکھو گے یعنی دنیا میں دیدار الٰہی کی تاب کسی کو نہیں۔ یہ مرتبہ اعلیٰ صرف سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے۔

Marfat.com

نصیب دوستاں گران کے در پر موت آنی ہے
خدا یوں ہی کرے پھر تو ہمیشہ زندگانی ہے

اُسی در پر تڑپتے ہیں مچلتے ہیں بلکتے ہیں
اُٹھا جاتا نہیں کیا خوب اپنی ناتوانی ہے

ہر اک دیوار و در پر مہر نے کی ہے جبیں سائی
نگارِ مسجدِ اقدس میں کب سونے کا پانی ہے

ترے منگتا کی خاموشی شفاعت خواہ ہے اس کی
زبانِ بے زبانی ترجمانِ خستہ جانی ہے

کھلے کیا رازِ محبوب و محبّ مستانِ غفلت پر
شرابِ قَدْ رَاٰی الْحَقَّ زیبِ جامِ مَنْ رَّاٰنِیْ ہے[1]

جہاں کی خاکروبی نے چمن آرا کیا تجھ کو
صبا ہم نے بھی اُن گلیوں کی کچھ خاک چھانی ہے

شہا کیا ذات تیری حق نما ہے فردِ امکاں میں
کہ تجھ سے کوئی اوّل ہے نہ تیرا کوئی ثانی ہے

---

[1] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ جسے میرا دیدار ہوا اسے دیدارِ حق ہوا۔

Marfat.com

کہاں اس کو شکِ جانِ جناں میں زر کی نقاشی
ارم کے طائرِ رنگِ پریدہ کی نشانی ہے

ذَہَابٌ فِی ذَہَابٍ لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام محمد کو کہ تسلیم زبانی ہے

یہ اکثر ساتھ ان کے شانہ و مسواک کا رہنا
بتاتا ہے کہ دل ریشوں پہ زائد مہربانی ہے

اسی سرکار سے دنیا و دیں ملتے ہیں سائل کو
یہی دربار عالی کنز آمال و امانی ہے

درودیں صورت ہالہ محیطِ ماہِ طیبہ ہیں
برستا اُمت عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے

تعالی اللہ استغنا ترے در کے گداؤں کا
کہ ان کو عار فرد شوکتِ صاحب قرآنی ہے

وہ سرگرم شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی
کرم کا عطر صندل کی زمیں رحمت کی گھانی ہے

ع حدیث میں فرمایا آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے ذِئَابٌ فِی ثِیَابٍ کپڑے پہنے بھیڑیے یعنی انسانی صورت اور بھیڑیے کی سیرت ۱۲

Marfat.com

یہ سر ہو اور وہ خاکِ در وہ خاک در ہو اور یہ سر
رضا وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی ہے

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف انکی رسائی ہے

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف انکی رسائی ہے
گر اُن کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

مچلا ہے کہ رحمت نے امید بندھائی ہے
کیا بات تری مجرم کیا بات بنائی ہے

سب نے صفِ محشر میں للکار دیا ہم کو
اے بیکسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے

یوں تو سب انہیں کا ہے پر دل کی اگر پوچھو
یہ ٹوٹے ہوئے دل ہی خاص انکی کمائی ہے

زائر گئے بھی کب کے دن ڈھلنے پہ ہے پیارے
اُٹھ میرے اکیلے چل کیا دیر لگائی ہے

بازارِ عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا
سرکارِ کرم تجھ میں بھی کی سمائی ہے

Marfat.com

گرتے ہوؤں کو مژدہ سجدے میں گرے مولیٰ
رو رو کے شفاعت کی تمہید اُٹھائی ہے

اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ
دم گھٹنے لگا ظالم کیا دھونی رمائی ہے

مجرم کو نہ شرماؤ احباب کفن ڈھک دو
منہ دیکھ کے کیا ہوگا پردے میں بھلائی ہے

اب آپ ہی سنبھالیں تو کام اپنے سنبھل جائیں
ہم نے تو کمائی سب کھیلوں میں گنوائی ہے

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

حرص و ہوسِ بد سے دل تو بھی ستم کر لے
تو ہی نہیں بے گانہ دنیا ہی پرائی ہے

ہم دل جلے ہیں کس کے ہٹ فتنوں کے پرکالے
کیوں پھونک دوں اک اک سے کیا آگ لگائی ہے

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

Marfat.com

مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضاؔ واللہ
صرف اُن کی رسائی ہے صرف اُن کی رسائی ہے

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجیے

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجیے — نار سے بچنے کی صورت کیجیے
اُن کے نقشِ پا پہ غیرت کیجیے — آنکھ سے چھپ کر زیارت کیجیے
ان کے حسن با ملاحت پر نثار — شیرۂ جاں کی حلاوت کیجیے
ان کے در پر جیسے ہو مٹ جائیے — ناتوانو ! کچھ تو ہمت کیجیے
پھیر دیجئے پنجۂ دیو لعیں — مصطفیٰ کے بل پہ طاقت کیجیے
ڈوب کر یادِ لبِ شاداب میں — آبِ کوثر کی سباحت کیجیے
یادِ قامت کرتے اُٹھیے قبر سے — جانِ محشر پر قیامت کیجیے
اُن کے در پر بیٹھیے بن کر فقیر — بے نواؤ فکرِ ثروت کیجیے
جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا — ایسے پیارے سے محبت کیجیے
حی باقی جس کی کرتا ہے ثنا — مرتے دم تک اسکی مدحت کیجیے
عرش پر جس کی کمانیں چڑھ گئیں — صدقے اُس بازو پہ قوت کیجیے

Marfat.com

نیم واطیبہ کے پھولوں پر ہو آنکھ
بلبلو ! پاس نزاکت کیجیے

سر سے گرتا ہے ابھی بار گناہ
خم ذرا فرق ارادت کیجیے

آنکھ تو اٹھتی نہیں دیں کیا جواب
ہم پہ بے پرسش ہی رحمت کیجیے

عذر بدتر از گناہ کا ذکر کیا
بے سبب ہم پر عنایت کیجیے

نعرہ کیجیے یا رسول اللہ کا
مفلسو ! سامان دولت کیجیے

ہم تمہارے ہو کے کس کے پاس جائیں
صدقہ شہزادوں کا رحمت کیجیے

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ جو کہے
کیا بیاں اُس کی حقیقت کیجیے

عالم علم دو عالم ہیں حضور
آپ سے کیا عرض حاجت کیجیے

آپ سلطانِ جہاں ہم بے نوا
یاد ہم کو وقتِ نعمت کیجیے

تجھ سے کیا کیا ہے مرے طیبہ کے چاند
ظلمتِ غم کی شکایت کیجیے

دربدر کب تک پھریں خستہ خراب
طیبہ میں مدفن عنایت کیجیے

ہر برس وہ قافلوں کی دھوم دھام
آہ سنیے اور غفلت کیجیے

پھر پلٹ کر منہ نہ اُس جانب کیا
سچ ہے اور دعوائے اُلفت کیجیے

اَقربا حبِ وطن بے ہمتی
آہ کس کس کی شکایت کیجیے

Marfat.com

اب تو آقا منہ دکھانے کا نہیں ۔ کس طرح رفع ندامت کیجیے
اپنے ہاتھوں خود لٹا بیٹھے ہیں گھر کس پہ دعوائے بضاعت کیجیے
کس سے کہیے کیا کیا کیا ہو گیا خود ہی اپنے پر ملامت کیجیے
عرض کا بھی اب تو منہ پڑتا نہیں کیا علاجِ دردِ فرقت کیجیے
اپنی اک میٹھی نظر کے شہد سے چارۂ زہر مصیبت کیجیے
دے خدا ہمت کہ یہ جانِ حزیں آپ پر واریں وہ صورت کیجیے
آپ ہم سے بڑھ کے ہم پر مہرباں ہم کریں جرم آپ رحمت کیجیے

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اُس کی اپنی عادت کیجیے

دشمن احمد پہ شدت کیجیے

دشمن احمد پہ شدت کیجیے ملحدوں کی کیا مروت کیجیے
ذکر اُن کا چھیڑیے ہر بات میں چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجیے
مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں ذکر آیاتِ ولادت کیجیے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل "یا رسول اللہ" کی کثرت کیجیے

Marfat.com

کیجیے چرچا انہیں کا صبح و شام — جانِ کافر پر قیامت کیجیے
آپ درگاہِ خدا میں ہیں وجیہہ — ہاں شفاعت بالوجاہت کیجیے
حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب — اب شفاعت بالمحبت کیجیے
اذن کب کا مل چکا اب تو حضور — ہم غریبوں کی شفاعت کیجیے
ملحدوں کا شک نکل جائے حضور — جانبِ مہ پھر اشارت کیجیے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب — اُس برے مذہب پہ لعنت کیجیے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی — عشق کے بدلے عداوت کیجیے
والضحیٰ ہجرات الم نشرح سے پھر — مومنو اتمامِ حجت کیجیے
بیٹھتے اُٹھتے حضورِ پاک سے — التجا و استعانت کیجیے
یا رسول اللہ! دہائی آپ کی — گو شمالِ اہلِ بدعت کیجیے
غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے — زندہ پھر یہ پاک ملت کیجیے
یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ — اولیاء کو حکمِ نصرت کیجیے

میرے آقا حضرتِ اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجیے

Marfat.com

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

حاضری بارگاہ بہیں جاہ

وصل اوّل رنگ علمی

حضور جاں نور ۱۳۲۴ھ

شکر خدا کہ آج گھڑی اُس سفر کی ہے
جس پر نثار جان فلاح و ظفر کی ہے
گرمی ہے تپ ہے درد ہے کلفت سفر کی ہے
نا شکر یہ تو دیکھ عزیمت کدھر کی ہے

کس خاک پاک کی تو بنی خاک پا شفاء
تجھ کو قسم جناب مسیحا کے سر کی ہے
آب حیات روح ہے زرقا کی بوند بوند
اکسیر اعظم مس دل خاک در کی ہے

ہم کو تو اپنے سائے میں آرام ہی سے لائے
حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

---

۱ مدینہ طیبہ کی طرف سفر کا نام۔۱۲

Marfat.com

لٹتے ہیں مارے جاتے ہیں یوں ہی سنا کیے
ہر بار دی وہ امن کہ غیرت حضر کی ہے

وہ دیکھو جگمگاتی ہے شب اور قمر ابھی
پہروں نہیں کہ بست و چہارم صفر کی ہے

ماہ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دوپہر کی ہے

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ
اُن پر درود جن سے نوید اِن بشر کی ہے

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہضت کدھر کی ہے •

لہ حدیث میں فرمایا ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ جو میرے مزار پاک کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوئی۔ حج نہضت کہیں جانے کے ارادے سے کھڑا ہونا۔

Marfat.com

کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک ظل
روشن انہیں کے عکس سے پتلی حجر کی ہے

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے

صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
اور حفظ جاں تو جان فروض غرر کی ہے

---

۵ یعنی سنگ اسود کہ سیاہ رنگ کا پتھر کعبہ معظمہ میں نصب ہے اور آنکھ کی پتلی سے مشابہ ہے۔۱۲
۱ کعبہ معظمہ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنایا اور منیٰ مکہ معظمہ سے تین میل پر وہ بستی ہے جہاں قربانی ہوتی ہے اور تین جگہ شیطان کو سنگریزے مارے جاتے ہیں یہ دونوں باتیں بھی اس مقام میں سنت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔
۲ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی نے نماز نہ پڑھی تھی۔ آنکھ سے دیکھتے رہے کہ وقت جاتا ہے مگر صرف اس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب مبارک میں خلل آئے جنبش نہ کی۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔
۳ خطر بمعنی شرف نماز عصر صلوٰۃ وسطیٰ ہے کہ سب نمازوں سے افضل واعلیٰ ہے۔
۴ اس کا اشارہ نیند کی طرف ہے۔ یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (باقی اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

ہاں تو نے ان کو جان انہیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصلِ الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

غارِ ثور میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند پر اپنی جان قربان کر دی۔ کہ غارِ ثور کے سوراخ اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر بند کر دیے ایک سوراخ باقی رہا اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا۔ حضور نے ان کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا اس غار میں ایک سانپ مشتاقِ زیارت اقدس رہتا تھا۔ اپنا سر صدیق کے پاؤں پر ملا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ جان جائے محبوب کی نیند میں خلل نہ آئے۔ پاؤں نہ ہٹایا آخر اس نے پاؤں میں کاٹ لیا ہر سال وہ زہر عود کرتا۔ آخر اسی سے شہادت پائی۔

۷ خطر یا فضم جمع خطر بمعنی روشن تر یعنی جان کا رکھنا سب فرضوں سے زیادہ اہم ہے۔ صدیق نے خواب اقدس کے مقابل اس کا بھی خیال نہ کیا۔

۸ چشم اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا۔ حضور نے حکم دیا فوراً ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا عصر کا وقت ہو گیا۔ مولیٰ علی نے نماز ادا کی۔ آفتاب ڈوب گیا اور جب صدیق اکبر کے آنسو چہرۂ اقدس پر گرے چشم مبارک کھلی صدیق اکبر نے حال عرض کیا لعاب دہن اقدس لگا دیا۔ فوراً آرام ہو گیا بارہ برس بعد اسی سے شہادت پائی۔

۹ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بندگی یعنی خدمت و غلامی بھی خدا ہی کا فرض ہے۔ مگر یہ فرض سب فرائض سے اعظم و اہم ہے جیسا کہ صدیق اکبر اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عمل کر کے بتا دیا۔ اور اللہ و رسول نے اسے مقبول رکھا۔

Marfat.com

شر خیر شور سور شرر دور نار نو
بشریٰ کہ بارگاہ یہ خیر البشر کی ہے

مجرم بلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

بد ہیں مگر انہیں کے ہیں باغی نہیں ہیں ہم
نجدی نہ آئے اس کو یہ منزل خطر کی ہے

تف نجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پہ حرف
کافر اِدھر کی ہے نہ اُدھر کی اُدھر کی ہے

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

لے یعنی یہاں حاضر ہو کر شر خیر سے بدل جاتا ہے اور ظلم و الم کا شور سور یعنی طرب و شادی ہو جاتا ہے اور ظلم و گناہ کے شرر نور ہو جاتے ہیں خلاصہ یہ کہ نار یہاں کی حاضری سے نور ہو جاتی ہے یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۔۱۲ منہ

ع قرآن عظیم میں ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الآیہ یعنی اگر وہ جب گناہ کریں اے محبوب تیری بارگاہ میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تو ان کی شفاعت چاہے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ تو قرآن عظیم خود گنہگاروں کو اپنے حبیب کے دربار میں بلا رہا ہے اور کریموں کی یہ شان نہیں کہ اپنے در پر بلا کر رد کریں۔ ۱۲ منہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

شکلِ بشر میں نورِ الٰہی اگر نہ ہو
کیا قدر اُس خمیرۂ ماؤ مدر کی ہے

نور اللہ کیا ہے محبت حبیب کی
جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک و خر کی ہے

ذکر خدا جو اُن سے جدا چاہو نجدیو!
واللہ ذکر حق نہیں کنجی ستر کی ہے

بے اُن کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

ہے حکام مستلیث کو دار دیتے ہیں حکیم مریض کو دوا دیتے ہیں وہابی بھی ان باتوں کو مانتے ہیں۔ مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضور کچھ دیتے نہیں۔ اگر غیر خدا سے کچھ مانگنا شرک ہے تو حاکم و حکیم سے دوا یا داد کا مانگنا کیوں نہ شرک ہوا اور اگر واسطہ عطائے خدا جان کر ان سے مانگنا شرک نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا کیوں شرک ہوا۔ یہ ناپاک فرق کونسی آیت و حدیث میں ہے۔ ۱۲ منہ

ہے حضور کے جوگی اور یہود و نصاریٰ کے راہب بھی اپنے زعم میں یاد خدا کرتے ہیں۔ مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر۔ لہٰذا اجنبی ہوئے۔

ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ دنیا میں اور آخرت میں ظاہر میں اور باطن میں جسم میں ظاہر اور روح میں جو نعمت جو برکت جو خوبی روز ازل سے ابدالآباد تک جسے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی اس سب میں واسطہ و قاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضور کے ہاتھ سے ملی اور ملتی ہیں اور ملتی رہیں گی۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

مقصود یہ ہیں آدم و نوح و خلیل سے
تخم کرم میں ساری کرامت ثمر کی ہے

اُن کی نبوت ان کی اُبوت ہے سب کو عام
اُم البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے

ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل
اس گل کی یاد میں یہ صدا بو البشر کی ہے

پہلے ہو اُن کی یاد کہ پائے جلا نماز
یہ کہتی ہے اذان جو پچھلے پہر کی ہے

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ الْمُعْطِیْ ۝ دینے والا خدا ہے اور بانٹنے والا میں۔ اس کا مفصل بیان مصنف کے رسالہ سَلْطَنَۃُ الْمُصْطَفٰی فِیْ مَلَکُوْتِ کُلِّ الْوَرٰی میں ہے۔

۱ علماء فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے پدر معنوی ہیں کہ سب کچھ انہیں کے نور سے پیدا ہوا۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک ابوالارواح ہے۔ تو آدم علیہ السلام اگرچہ صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہیں مگر حقیقت میں وہ بھی حضور کے بیٹے ہیں۔ تو ام البشر یعنی حضرت حوا حضور ہی کے پسر آدم علیہ السلام کی عروس ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

۲ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب حضور کو یاد کرتے تو یوں فرماتے یَا اَنِیْسِیْ صُوْرَۃً وَاَبِیْ مَعْنًی اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔ حج دونوں حرم شریف میں تجھ کے وقت سے مؤذن مناروں پر جا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام آواز بلند عرض کرتے رہتے ہیں تو نماز صبح سے پہلے حضور کی یاد ہوتی ہے۔ جس سے نماز جلا پاتی ہے جیسے فرض سے پہلے سنتیں۔

۳ احمد بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک ہے جس کی طرف تورات میں اشارہ ہے۔

Marfat.com

دنیا' مزار' حشر جہاں ہیں غفور ہیں
ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

اُن پر دُرود جن کو حجر تک کریں سلام
ان پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے

اُن پر درود جن کو کس بیکساں کہیں
اُن پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

جن و بشر سلام کو حاضر ہیں السلام
یہ بارگاہ مالکِ جن و بشر کی ہے

شمس و قمر سلام کو حاضر ہیں السلام
خوبی انہیں کی جوت سے شمس و قمر کی ہے

سب بحر و بر سلام کو حاضر ہیں السلام
تملیک انہیں کے نام تو ہر بحر و بر کی ہے

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

ے چاند کی ۲۸ منزلوں سے پندرھویں منزل کا نام غفر ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

عرض و اثر سلام کو حاضر ہیں السلام
لجا یہ بارگاہ دُعا و اثر کی ہے

شوریدہ سر سلام کو حاضر ہیں السلام
راحت انہیں کے قدموں میں شوریدہ سر کی ہے

خستہ جگر سلام کو حاضر ہیں السلام
مرہم یہیں کی خاک تو خستہ جگر کی ہے

سب خشک و تر سلام کو حاضر ہیں السلام
یہ جلوہ گاہ مالکِ ہر خشک و تر کی ہے

سب کروفر سلام کو حاضر ہیں السلام
ٹوپی یہیں تو خاک پہ ہر کروفر کی ہے

اہل نظر سلام کو حاضر ہیں السلام
یہ گرد ہی تو سرمہ سب اہل نظر کی ہے

آنسو بہا کے بہہ گئے کالے گنہ کے ڈھیر
ہاتھی ڈوباؤ جھیل یہاں چشم تر کی ہے

تیری قضا خلیفہ احکام ذی الجلال
تیری رضا حلیف قضاؤ قدر کی ہے

لہ قضا حکم خلیفہ نائب حلیف وہ دوست جس میں ہمیشہ دوستی رکھنے کا ملک ہو گیا ہو۔

Marfat.com

یہ پیاری پیاری کیاری تیرے خانہ باغ کی
سرداس کی آب وتاب سے آتش سقر کی ہے
جنت میں آ کے نار میں جاتا نہیں کوئی
شکر خدا نوید نجات و ظفر کی ہے

مومن ہوں مومنوں پہ رؤف رحیم ہو
سائل ہوں سائلوں کو خوشی لا نہر کی ہے
دامن کا واسطہ مجھے اُس دھوپ سے بچا
مجھ کو تو شاق جاڑوں میں اس دوپہر کی ہے

ماں دونوں بھائی بیٹے بھتیجے عزیز دوست
سب تجھکو سونپے ملک ہی سب تیرے گھر کی ہے

---

۱ قبر انور و مزار اطہر و منبر شریف کے بیچ میں جو زمین ہے اس کی نسبت ارشاد فرمایا کہ روضة من ریاض الجنة جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔ ۲ اللہ و رسول کے کرم پر بھروسہ کر کے ایک مدلل تمنا ہے۔ یعنی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ یہ مقام جنت کی کیاری ہے اور اللہ و رسول نے محض اپنے کرم سے محتاجوں کو یہاں جگہ دی یہاں نمازیں پڑھنی نصیب کیں۔ تو بحمد اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہوئے اور جنت میں جا کر پھر کوئی نار میں نہیں جاتا تو امید ہے کہ اب ہم نار کا منہ نہ دیکھیں گے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ) ۳ پہلے مصرعہ میں آیت والمؤمنین رؤف رحیم کی طرف تلمیح تھی یہاں واما السائل فلا تنھر کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی سائل کو نہ جھڑک۔ لا تنھر کے یہ معنی کہ جھڑک نہیں۔ ہر کلمہ غلافی حلقی العین حسن شعر شہد و بعروز ہر تسکین تحریک عین دونوں مطرد ہیں۔

Marfat.com

جن جن مرادوں کے لئے احباب نے کہا
پیش خبیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے

فضل خدا سے غیب شہادت ہوا انہیں
اس پر شہادت آیت و وحی و اثر کی ہے

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع
مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے

اُن پر کتاب اتری بیاناً لِکُلِّ شَیْءٍ
تفصیل جس میں مَا عَبَرُوْ مَاغَبَر کی ہے

آگے رہی عطا وہ بقدر طلب تو کیا
عادت یہاں امید سے بھی بیشتر کی ہے

بے مانگے دینے والے کی نعمت میں غرق ہیں
مانگے سے جو ملے کسے فہم اس قدر کی ہے

---

۵ وحی سے مراد بدلیل مقابلہ وحی غیر متلو احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اثر اقوال صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ۶ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ماھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں تمام دنیا کو اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھتا ہوں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو۔ ۱۲

۱ اشارہ بہ آیہ کریمہ نَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ہم نے تم پر اتارا قرآن ہر چیز کا روشن بیان۔ ۲ ما عبد جو گزر گیا و ما غبر جو باقی رہا۔ اشارہ بحدیث فیہ نبأ من قبلکم و خبر من بعد کم قرآن میں تم سے اگلوں اور تم سے پچھلوں سب کے احوال کی سب خبر ہے۔

Marfat.com

احباب اس سے بڑھ کے تو شاید نہ پائیں عرض
ناکردہ عرض عرض یہ طرز دگر کی ہے

دنداں کا نعت خواں ہوں نہ پایاب ہوگی آب
ندی گلے گلے مرے آب گہر کی ہے

دشت حرم میں رہنے دے صیاد اگر تجھے
مٹی عزیز بلبل بے بال و پر کی ہے

یا رب رضا نہ احمد پارینہ ہو کے جائے
یہ بارگاہ تیرے حبیب اَبر کی ہے

توفیق دے کہ آگے نہ پیدا ہو خوئے بد
تبدیل کر جو خصلت بدپیشتر کی ہے

آ کچھ سنا دے عشق کے بولوں میں اے رضا
مشتاق طبع لذت سوز جگر کی ہے

سلہ پارینہ یعنی جیسا سال گزشتہ اشارۃ بمصرعہ "من ہماں احمد پارینہ کہ بودم ہستم" ۱۲ منہ
سلہ مخلصین ورائے مشدد اور سب سے زیادہ احسان کرنے والا۔

Marfat.com

حاضری درگاہ ابدی پناہ وصل دوم رنگ عشق

۱۳۲۴ھ

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

کھنچتی ہوئی نظر میں ادا کس سحر کی ہے
چبھتی ہوئی جگر میں صدا کس گجر کی ہے

بالیں ہری ہری ہیں تو بالیں بھری بھری
کشتِ اَمل پری ہے یہ بارش کدھر کی ہے

ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے
سونپا خدا کو تجھ کو یہ عظمت سفر کی ہے

ہم گرد کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

۱؎ اَمل بکسرین امید و آرزو، پری یعنی خواب صورت و خوش نما

۲؎ بارہا ثابت ہوا کہ کعبہ معظمہ نے مقبولان بارگاہ عزت گدایان سرکار رسالت کے گرد طواف کیا ہے۔ حدیث میں ہے مسلمانوں کی حرمت اللہ کے نزدیک کعبہ معظمہ کی حرمت سے زیادہ ہے۔

Marfat.com

کالک جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے
مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے

ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

برسا کے جانے والوں پہ گوہر کروں نثار
ابر کرم سے عرض یہ میزاب زر کی ہے

آغوش شوق کھولے ہے جن کیلئے حطیم
وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ ذہن کدھر کی ہے

ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جان نو
یہ راہ جانفزا مرے مولیٰ کے در کی ہے

ا کعبہ معظمہ کی دیوار شمالی پر حطیم کی طرف جو خالص سونے کا پرنالہ لگا ہے اسے میزاب زر کہتے ہیں۔

ب زمانہ جاہلیت میں قریش نے بنائے کعبہ معظمہ کی تجدید کی تھی۔ کمی خرچ کے باعث چند گز زمین شمال کی طرف چھوڑ کر دیواریں اٹھا دیں۔ وہ زمین اصل میں کعبہ معظمہ ہی کی ہے اس کے گرد نیم دائرہ شکل پر کمر تک بلند ایک دیوار کھینچ دی گئی ہے اور دونوں طرف سے جانے کی راہ رکھی ہے اس ٹکڑے کو حطیم کہتے ہیں یہ بالکل آغوش کی شکل پر ہے۔

Marfat.com

گھڑیاں گنی ہیں برسوں کی یہ سب گھڑی پھری
مر مر کے پھر یہ سل مرے سینے سے سرکی ہے

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو!
کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک گھر کی ہے

عشاقِ روضہ سجدہ میں سوئے حرم جھکے
اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے

سے سب بضم سین وسکون ہائے موحدہ زبان ہندی میں بمعنی نیک وسعید سبھوی ساعت سعید
سے اس شعر کے دو معنی ہیں ایک ظاہری یعنی عاشقانِ روضہ کا اپنا جی تو چاہتا تھا کہ روضہ اطہر کی طرف سجدہ کا حکم ہو مگر شرع مطہر نے اس سے منع فرمایا اور کعبہ معظمہ قبلہ قرار پایا۔ تو جمیل حکم کعبہ مکرمہ ہی کی طرف سجدہ میں جھکے مگر دل کی خواہش سے خدا کو خبر ہے۔ تو اس وقت گویا ان کی وہ حالت ہے جو اسے پہلے بیت المقدس کی طرف حکم سجود ہونے میں مسلمانوں کی حالت تھی کہ یہ جمیل حکم بیت المقدس کی طرف سجدہ کرتے اور دل میں خواہش یہی تھی کہ کعبہ معظمہ قبلہ کر دیا جائے قال اللہ تعالیٰ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا اس تقدیر پر نیت بمعنی رغبت وخواہش ہے۔ دوسرے معنی دقیق کہ عاشقان روضہ کا سجدہ اگرچہ صورتاً سوئے حرم ہے مگر نیت کا حال خدا جانتا ہے کہ وہ کسی وقت اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوئے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک ظل (یعنی) کعبہ بھی انہیں کے نور سے بنا۔ انہیں کے جلوے کعبہ کو کعبہ بنا دیا۔ تو حقیقت کعبہ وہ جلوۂ محمدیہ ہے جو اس میں تجلی فرما ہے وہی روح قبلہ اور اسی کی طرف حقیقتاً

Marfat.com

یہ گھر یہ در ہے اسکا جو گھر در سے پاک ہے
مژدہ ہو بے گھر و کہ صلا اچھے گھر کی ہے

محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے دُرود
بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش دُرر کی ہے

سجدہ ہے اتنا یاد رہے کہ حقیقت محمد یہ ہماری شریعت میں سجود الٰہیا ہے اور اگلی شریعتوں میں سجدۂ تعظیمی کی مسجود الٰہیا تھی۔ ملائکہ و یعقوب و ابنائے یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اسی کو سجدہ کیا آدم و یوسف علیہما الصلوٰۃ والسلام قبلہ تھے۔

۱ یعنی روضہ پر نور تجلی الٰہی کا گھر اور عطائے الٰہی کا دروازہ ہے کہ اللہ عزوجل کے خلیل اول و اتم و اکمل و خلیفہ مطلق و قاسم ہر نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں تشریف فرما ہیں۔ ۲ عتیق یعنی آزاد و کریم و حسین نام سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۳ مزار پر انوار پر ستر ہزار فرشتے ہر وقت حاضر رہ کر صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں۔ ستر ہزار صبح آتے ہیں عصر تک رہتے ہیں عصر کے وقت یہ بدل دیئے جاتے ہیں ستر ہزار دوسرے آتے ہیں وہ صبح تک رہتے ہیں۔ یوں ہی قیامت تک یہ بدلی ہوگی اور جو ایک بار آئے وہ دوبارہ نہ آئیں گے کہ منظور سب ملائکہ کو یہاں کی حاضری سے مشرف فرمانا ہے اگر یہ تبدیل نہ ہوتے تو کروڑوں محروم رہ جاتے بدلی یہاں بمعنی تبدیل ہے اور اس سے بطور ابہام معنی ابر و سحاب کی طرف اشارہ کیا اور اس بدلی میں دُرر یعنی موتیوں کی بارش بتائی۔ جس سے مراد لگاتار درود شریف ہے۔

Marfat.com

سعدین کا قران ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمٹ کیے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگیٔ زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے

اے وائے بیکسیٔ تمنا کہ اب امید
دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروروں کی آس جائے
اور بارگاہ مرحمت عام تر کی ہے

ع سعدین دو سیارۂ سعید زہرہ و مشتری اور قران بکسر قاف ان کا ایک درجہ دقیقہ فلک میں جمع ہونا یہاں سعدین سے مراد صدیق و فاروق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ماہ قمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تارے وہی ستر ہزار ملائکہ کہ حزار پر انوار پر چھائے ہوئے رہتے ہیں۔ ع جو شام کو حاضر ہونے والے تھے ان کو دن بھر شام کی امید لگی تھی کہ شام ہو اور ہم حاضر ہوں اور جو صبح کو حاضر ہونے والے تھے انہیں شب بھر صبح کی آس بندھی ہوئی تھی کہ صبح ہو اور ہم حاضر ہوں جو ایک بار حاضر ہو چکے ہیں انہیں نہ دن کو وہی شام کی امید ہے نہ شب کو وہی صبح کی کہ دوبارہ آنا نہ ہوگا۔

Marfat.com

معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو سلا عمر بھر کی ہے

زندہ رہیں تو حاضریِ بارگاہ نصیب
مر جائیں تو حیاتِ ابد عیش گھر کی ہے

مفلس اور ایسے در سے پھرے بے غنی ہوئے
چاندی ہر اک طرح تو یہاں گدیہ گر کی ہے

جاناں پہ تکیہ خاک نہالی ہے دل نہال
ہاں بینواؤ خوب یہ صورت گذر کی ہے

ہیں چتر و تخت سایۂ دیوار و خاک در
شاہوں کو کب نصیب یہ دھج کروفر کی ہے

اس پاک کو میں خاک بسر سر بخاک ہیں
سمجھے ہیں کچھ یہی جو حقیقت بسر کی ہے

کیوں تاجدار و خواب میں دیکھی کبھی یہ شے
جو آج جھولیوں میں گدایان در کی ہے

جاروکشوں میں چہرے لکھے ہیں ملوک کے
وہ بھی کہاں نصیب فقط نام بھر کی ہے

Marfat.com

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند[۲]
سیدھی سڑک پہ شہر شفاعت نگر کی ہے

عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو
مکہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے

شانِ جمالِ طیبۂ جاناں ہے نفع محض
وسعت جلالِ مکہ میں سود و ضرر کی ہے

کعبہ ہے بے شک انجمن آرا دُلھن مگر
ساری بہار دلہنوں میں دولھا کے گھر کی ہے

کعبہ دلہن ہے تربت اطہر نئی دُلھن
یہ رشکِ آفتاب وہ غیرت قمر کی ہے

دونوں بنیں سجیلی البیلی بنی مگر
جو پی کے پاس ہے وہ سہاگن کنور کی ہے

---

۱ بسر بمعنی گزر خوب بسر ہوتی ہے یعنی خوب گزرتی ہے۔ ۱۲ ۲ جاذر وکش مخفف جاروب کش دونوں سرکاروں میں سلطان روم اعزاللہ نصرہ وغیرہ سلاطین اسلام کے چبرے جاروب کشوں میں لکھے ہیں سرکاروں سے اس کی تنخواہ پاتے ہیں ان کا نائب رہتا اور یہ خدمت بجالاتا ہے۔
۲ حدیث میں فرمایا من استطاع منکم ان یموت بالمدینۃ فلیمت بھا فانی اشفع لمن یموت بھا۔ تم میں سے جس سے ہو سکے کہ مدینے میں مرے تو مدینہ ہی میں مرنا کہ جو اس میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

Marfat.com

سرسبز وصل یہ ہے سیہ پوشِ ہجر وہ
چمکی دوپٹوں سے ہے جو حالت جگر کی ہے

ماؤ شما تو کیا کہ خلیل جلیل کو
کل دیکھنا کہ اُن سے تمنا نظر کی ہے

اپنا شرف دعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

جو چاہے ان سے مانگ کہ دونوں جہاں کی خیر
زرنا خریدہ ایک کنیز اُن کے گھر کی ہے

روی غلام دن حبشی باندیاں شبیں
گنتی کنیز زادوں میں شام و سحر کی ہے

اتنا عجب بلندیٔ جنت پہ کس لئے
دیکھا نہیں کہ بھیک یہ کس اونچے گھر کی ہے

ے کنور بزبان ہندی بمعنی امیر سردار خوب صورت حسین۔
ے روضۂ اطہر پر ناف جبر ہے اور کعب معظمہ پر سیاہ ۱۲
ے صحیح حدیث میں فرمایا کہ روز قیامت تمام خلائق میری طرف نیاز مند ہوگی یہاں تک کہ خلیل اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بھی۔ جنت ساتوں آسمانوں سے اوپر ہے جس کی چھت عرش اعلیٰ

Marfat.com

عرش بریں پہ کیوں نہ ہو فردوس کا دماغ
اتری ہوئی شبیہ ترے بام و در کی ہے

وہ خلد جس میں اترے گی ابرار کی برات
ادنیٰ نچھاور اس مرے دولھا کے سر کی ہے

عنبر زمین عبیر ہوا مشک تر غبار
ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہ گزر کی ہے

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

مانگیں گے مانگے جائینگے منہ مانگی پائینگے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

ہے۔ بعض گدایان بارگاہ اگر تعجب کریں کہ ہم جیسے پست و بے مقدار اور اتنی بلند عطا تو جواب بتایا ہے کہ یہ تمہارے استحقاق و لیاقت کی بنا پر نہیں بلکہ دینے والے کی رحمت و عطا ہے۔ دیکھتے نہیں کہ بھیک کیسے اونچے گھر کی ہے تو اس کی اتنی بلندی کیا عجب ہے۔ ۱۲

ع ابرار کا مرتبہ مقربین سے بہت کم ہے یہاں تک کہ حسنات الابرار سیئات المقربین پھر مقربین میں بھی درجات بے شمار ہیں اور انہیں بھی اعلیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ جو درجے ملیں گے وہ بھی سب حضوری کا تصدق ہے اسی لئے اسے ادنیٰ نچھاور کہا ورنہ جنت میں کچھ ادنیٰ نہیں۔

سے یعنی جس راہ سے حضور گذر فرمائیں وہاں کی زمین عنبر ہو جاتی ہے ہوا عبیر بن جاتی ہے غبار مشک تر ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

اُف بے حیائیاں کہ یہ منہ اور ترے حضور
ہاں تو کریم ہے تری خو درگزر کی ہے

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں
کیا پرسش اور جا بھی سگِ بے ہنر کی ہے

بابِ عطا تو یہ ہے جو بہکا اِدھر اُدھر
کیسی خرابی اس ٹھکرے در بدر کی ہے

آباد ایک در ہے ترا اور ترے سوا
جو بارگاہ دیکھیے غیرت کھنڈر کی ہے

ج سائل کو نہ ملنے کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک یہ کہ جس سے مانگا وہ سرے سے انکار کر دے یہ تو "لا" ہوا یعنی نہیں دوسرے یہ کہ شرط پر ٹالے کہ اگر ہمارے پاس ہوا تو دیں گے یا اگر تم نے فلاں کام کیا تو دیں گے۔ ان کی سرکار میں یہ دونوں باتیں نہیں تو ضرور ہمیں امید ہے کہ جو ہم مانگیں گے پائیں گے۔

ح اولیائے کرام کی بارگاہیں بھی حضور ہی کی بارگاہیں ہیں۔ حضور ہی کی بخشش برداری سے وہ اولیاء ہوئے اور واسطہ و وسیلہ بنے۔ حتیٰ کہ انبیاء بھی حضور کے ہی طفیلی اور عطائے فیض میں حضور ہی کے نائب ہیں۔ (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

Marfat.com

لب واہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے

گھیرا اندھیریوں نے دہائی ہے چاند کی
تنہا ہوں کالی رات ہے منزل خطر کی ہے

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گتھی اک تری سیدھی نظر کی ہے

ایسی بندھی نصیب کھلے مشکلیں کھلیں
دونوں جہاں میں دھوم تمہاری کمر کی ہے

جنت نہ دیں نہ دیں تری رویت ہو خیر سے
اس گل کے آگے کس کو ہوس برگ و بر کی ہے

شربت نہ دیں نہ دیں تو کرے بات لطف سے
یہ شہد ہو تو پھر کسے پروا شکر کی ہے

---

۱ بظاہر ایک عمر انسانی کی صنعت ہے جنت سے گویا ہے رہنے کی ظاہری مگر اس شعر پر کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رویت خیر سے ہو اور یقیناً معلوم ہے کہ جسے حضور کی رویت خیر سے ہوگی جنت اس کے قدموں سے لگی ہوتی ہے پھر محال ہے کہ اسے جنت نہ دیں۔ علاوہ بریں عشاق ہرگز اپنے محبوب کے سوا گل و بلبل شہد و شیر کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

Marfat.com

میں خانہ زاد کہنہ ہوں صورت لکھی ہوئی
بندوں کنیزوں میں مرے مادر پدر کی ہے

منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

سنگی وہ دیکھ بادِ شفاعت کہ دے ہوا
یہ آبرو رضا ترے دامان تر کی ہے

ع کسی کے دامن کو خشک کرنے کے لئے ہوا دیتے ہیں اور تر دامنی استعارہ ہے گناہ سے یعنی تیرے دامن تر کو ہوا دینے کے لئے وہ دیکھ شفاعت کی نسیم چلی۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاللّٰہِ

Marfat.com

معراج نظم نذر گدا بحضور سلطان الانبیاء

علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء

در تہنیت شادی اسراء

وہ سرورِ کشورِ رسالت، جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

بہار ہے شادیاں مبارک، چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی اپنی لے میں، یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں، رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
اُدھر سے انوار ہنستے آتے، اِدھر سے نغمات اُٹھ رہے تھے

یہ چھوٹ پڑتی تھی اُن کے رُخ کی، کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی، جگہ جگہ نصب آئنے تھے

نئی دُلھن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

نظر میں دولھا کے پیارے جلوے، حیا سے محراب سر جھکائے
سیاہ پردے کے منہ پر آنچل، تجلیِ ذاتِ حق کے تھے

Marfat.com

خوشی کے بادل اُمڈ کے آئے' دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمہ نعت کا سماں تھا ' حرم کو خود وجد آ رہے تھے

یہ جھومتا میزاب زر کا جھومر' کہ آ رہا کان پر ڈھلک کر
پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر' حطیم کی گود میں بھرے تھے

دُلھن کی خوشبو سے مست کپڑے' نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلافِ مشکیں جو اُڑ رہا تھا' غزال نافے بسا رہے تھے

پہاڑیوں کا وہ حسن تزئیں' وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکیں
صبا سے سبزہ میں لہریں آئیں' دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

نہا کے نہروں نے وہ چمکتا ' لباس آبِ رواں کا پہنا
کہ موجیں چھڑیاں تھیں دھار لچکا' حباب تاباں کے تھل ٹکے تھے

پرانا پرداغ تلگجا تھا ' اُٹھا دیا فرش چاندنی کا
ہجوم تارِ نگہ سے کوسوں ' قدم قدم فرش بادلے تھے

غبار بن کر نثار جائیں' کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں' فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

خدا ہی دے صبر جان پرغم' دکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم
جب اُنکو جھرمٹ میں لے کے قدسی' جناں کا دولھا بنا رہے تھے

Marfat.com

اُتار کر اُن کے رُخ کا صدقہ' یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر' جبیں کی خیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے' وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی' کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے

بچا جو تلووں کا اُن کے دھوون' بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دولھا کی پائی اترن' وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

خبر یہ تحویل مہر کی تھی' کہ رُت سہانی گھڑی پھرے گی
وہاں کی پوشاک زیبِ تن کی' یہاں کا جوڑا بڑھا چکے تھے

تجلی حق کا سہرا سر پر' صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رویہ قدسی پرے جما کر' کھڑے سلامی کے واسطے تھے

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن' لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو' یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

ابھی نہ آئے تھے پشت زیں تک' کہ سر ہوئی مغفرت کی شلک
صدا شفاعت نے دی مبارک' گناہ مستانہ جھومتے تھے

عجب نہ تھا رخش کا چمکنا' غزال دم خوردہ سا بھڑکنا
شعاعیں بکے اُڑا رہی تھیں' تڑپتے آنکھوں پہ صاعقے تھے

Marfat.com

ہجوم اُمید ہے گھٹاؤ ' مرادیں دے کر انہیں ہٹاؤ
ادب کی باگیں لیے بڑھاؤ ' ملائکہ میں یہ غلغلے تھے

اُٹھی جو گردِ رہ منور ' وہ نور برسا کہ راستے بھر
گھرے تھے بادل بھرے تھے جل تھل اُمنڈ کے جنگل اُبل رہے تھے

ستم کیا کیسی مت کٹی تھی قمر وہ خاک اُن کے رہ گزر کی
اٹھا نہ لایا کہ ملتے ملتے یہ داغ سب دیکھنا مٹے تھے

بُراق کے نقش سم کے صدقے ' وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
مہکتے گلبن ' لہکتے گلشن ' ہرے بھرے لہلہا رہے تھے

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنیٔ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

یہ اُن کی آمد کا دبدبہ تھا ' نکھار ہر شے کا ہو رہا تھا
نجوم و افلاک جام و مینا اُجالتے تھے کھنگالتے تھے!

نقاب الٹے وہ مہر انور ' جلال رُخسار گرمیوں پر
فلک کو ہیبت سے تپ چڑھی تھی ' تپکتے انجم کے آبلے تھے

یہ جوششِ نور کا اثر تھا ' کہ آبِ گوہر کمر کمر تھا
صفائے راہ سے پھسل پھسل کر ستارے قدموں پہ لوٹتے تھے

Marfat.com

بڑھا یہ لہرا کے بحرِ وحدت' کہ ڈھل گیا نام ریگِ کثرت
فلک کے ٹیلوں کی کیا حقیقت' یہ عرش و کرسی دو بلبلے تھے

وہ ظلِ رحمت وہ رُخ کے جلوے' کہ تارے چھپتے نہ کھلنے پاتے
سنہری زربفت اودی اطلس' یہ تھان سب دھوپ چھاؤں کے تھے

چلا وہ سرو چماں خراماں' نہ رک سکا سدرہ سے بھی داماں
پلک جھپکتی رہی وہ کب کے' سب این و آں سے گزر چکے تھے

جھلک سی اک قدسیوں پر آئی' ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی
سواری دولھا کی دُور پہنچی' برات میں ہوش ہی گئے تھے

تھکے تھے رُوح الامیں کے بازو' چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی اُمید ٹوٹی نگاہِ حسرت کے ولولے تھے

روش کی گرمی کو جس نے سوچا' دماغ سے اک بھبوکا پھوٹا
خرد کے جنگل میں پھول چمکا' ذہر ذہر پیڑ جل رہے تھے

جلو میں جو مرغِ عقل اڑے تھے' عجب برے حالوں گرتے پڑتے
وہ سدرہ ہی پر رہے تھے تھک کر' چڑھا تھا دم تیور آ گئے تھے

قوی تھے مرغانِ وہم کے پر' اڑے تو اڑنے کو اور دم بھر
اٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خونِ اندیشہ تھوکتے تھے

Marfat.com

سنا یہ اتنے میں عرش حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاج شرف ترے تھے

یہ سن کے بے خود پکار اٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا
پھر اُنکے تلووں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دن پھرے تھے

جھکا تھا مجرے کو عرش اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزم بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں
حضور خورشید کیا چمکتے چراغ منہ اپنا دیکھتے تھے

یہی سماں تھا کہ پیک رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

بڑھ اے محمد قریں ہو احمد قریب آ سرور مجد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لَنْ تَرَانِیْ کہیں تقاضے وصال کے تھے

خرد سے کہہ دو کہ سر جھکالے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

Marfat.com

سراغ این و متیٰ کہاں تھا ' نشان کیف و الیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی ' نہ سنگ منزل نہ مرحلے تھے

اُدھر سے پیہم تقاضے آنا ' اِدھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا ' جمال و رحمت اُبھارتے تھے

بڑھے تو لیکن جھجکتے ڈرتے ' حیا سے جھکتے ادب سے رُکتے
جو قرب انہیں کی روش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے

پر ان کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقتہً فعل تھا اُدھر کا
تنزلوں میں ترقی افزا دنیٰ تدلّی کے سلسلے تھے

ہوا نہ آخر کہ ایک بجرا ' تموج بحر ہو میں اُبھرا
دنیٰ کی گودی میں ان کو لے کر فنا کے لنگر اُٹھا دیئے تھے

کسے ملے گھاٹ کا کنارا ' کدھر سے گزرا کہاں اُتارا
بھرا جو مثل نظر طرار ' وہ اپنی آنکھوں سے خود چھپے تھے

اُٹھے جو قصر دنیٰ کے پردے ' کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی ' نہ کہہ کہ وہ ہی نہ تھے ارے تھے

وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا ' کہ غنچہ و گل کا فرق اُٹھایا
گرہ میں کلیوں کی باغ پھولے گلوں کے تکمے لگے ہوئے تھے

Marfat.com

محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے

حجاب اُٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

زبانیں سوکھی دکھا کے موجیں تڑپ رہی تھیں کہ پانی پائیں
بھنور کو یہ ضعف تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑ گئے تھے

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

کمان امکاں کے جھوٹے نقطو تم اوّل آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

ادھر سے تھیں نذر شہ نمازیں ادھر سے انعام خسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پرنور میں پڑے تھے

زبان کو انتظار گفتن تو گوش کو حسرت شنیدن
یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا جو بات سننی تھی سن چکے تھے

وہ برج بطحا کا ماہ پارا بہشت کی سیر کو سدھارا
چمک پہ تھا خلد کا ستارا کہ اس قمر کے قدم گئے تھے

Marfat.com

سرور مقدم کی روشنی تھی ' کہ تابشوں سے مہِ عرب کی
جناں کے گلشن تھے جھاڑ فرشی جو پھول تھے سب کنول بنے تھے

طرب کی نازش کہ ہاں لچکیے' ادب وہ بندش کہ ہل نہ سکیے
یہ جوشِ ضدین تھا کہ پودے' کشاکشِ ارزہ کے تلے تھے

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے' کروڑوں منزل میں جلوہ کر کے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی' کہ نور کے تڑکے آلیے تھے

نبیٔ رحمت شفیعِ اُمت ' رضا پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی اُن خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

ثنائے سرکار ہے وظیفہ ' قبول سرکار ہے تمنا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا ' ردی تھی کیا کیسے قافیے تھے

Marfat.com

رباعیات

آتے رہے انبیاء کَمَا قِیْلَ لَھُمْ
وَالْخَاتَمَ حَقُّکُمْ کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

*◆**◆*

شب لحیہ و شارب ہے رُخِ روشن دن
گیسو شب قدر و براتِ مومن
مژگاں کی صفیں چار ہیں دو ابرو ہیں
وَالْفَجْرِ کے پہلو میں لَیَالٍ عَشْر

*◆**◆*

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

Marfat.com

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

◆◆*

بوسہ گہِ اصحاب وہ مہر سامی
وہ شانۂ چپ میں اس کی عنبر فامی
یہ طرفہ کہ ہے کعبۂ جان و دل میں
سنگِ اسود نصیب رکنِ شامی

◆◆*

کعبہ سے اگر تربتِ شہ فاصل ہے
کیوں بائیں طرف اُس کیلئے منزل ہے
اِس فکر میں جو دل کی طرف دھیان کیا
سمجھا کہ وہ جسم ہے یہ مرقد دل ہے

◆◆*

تم جو چاہو تو قسمت کی مصیبت ٹل جائے
کیوں کر کہوں ساعت سے قیامت ٹل جائے

Marfat.com

للہ اُٹھا دو رُخِ روشن سے نقاب
مولیٰ مری آئی ہوئی شامت ٹل جائے

❖❖*

یاں شبہ شبیہہ کا گزرنا کیسا
بے مثل کی تمثال سنورنا کیسا
ان کا متعلق ہے ترقی پہ مدام
تصویر کا پھر کہیے اُترنا کیسا

❖❖*

یہ شہ کی تواضع کا تقاضا ہی نہیں
تصویر کھنچے اُن کو گوارا ہی نہیں
معنیٰ ہیں یہ مانی کہ کرم کیا مانے
کھینچنا تو یہاں کسی سے ٹھہرا ہی نہیں

❖❖*

Marfat.com

Marfat.com

حدائق بخشش

حصہ دوم

اکبر بک سیلرز
۴۰-اُردو بازار لاہور

Marfat.com

ترتیب

الا یا ایھا الساقی	۱۹۲	یا خدا بہر جناب مصطفیٰ امداد	۲۴۴
صبح طیبہ میں ہوئی	۱۹۳	مرتضیٰ شیر خدا	۲۴۸
امتان وسیاہ کاریہا	۲۰۱	یا شہید کربلا	۲۵۰
ترا ذرہ مہ کامل ہے	۲۰۱	باقی اسیاد یا سجاد	۲۵۲
جو تیرا طفل ہے کامل ہے	۲۰۳	یلیلے خود آمدم	۲۵۴
بدل یا فرد جو کامل ہے	۲۰۵	آہ یا غوثاہ	۲۵۴
طلب کا منہ تو کس قابل ہے	۲۰۷	یا ابن ہذا الرتبی	۲۵۶
کعبہ کے بدر الدجیٰ	۲۰۹	شاہ برکات	۲۵۷
زعکست ماہ تاباں	۲۱۶	بندہ ام	۲۵۹
وظیفۂ قادریہ	۲۱۷	یا الٰہی ذیل ایں شیراں	۲۶۰
ولائے آل رسول	۲۲۶	مصطفیٰ خیر الوریٰ ہو	۲۶۱
لاکھوں سلام	۲۳۱	ملک خاص کبریا ہو	۲۶۳
اے شافع تر دامناں	۲۳۲	السلام اے احمدت صہرو	۲۶۴

Marfat.com

اے بدورِ خود امامِ اہلِ ایقاں	۲۶۶
زمین وزماں تمہارے لیے	۲۶۸
نظر اک چمن سے دوچار	۲۷۲
ایمان ہے قال مصطفائی	۲۷۵
ذرّے جھڑکر	۲۷۷
سرِ سوئے روضہ جھکا	۲۷۸
وہی رب ہے جس نے تجھ کو	۲۷۹
بکارِ خویش حیرانم اغثنی	۲۸۱
لحد میں عشقِ رخِ شہ کا داغ	۲۸۱
انبیاء کو بھی اجل آنی ہے	۲۸۵
نظم معطر	۲۸۶
اکسیرِ اعظم	۳۰۳
مثنوی ردامثالیہ	۳۱۹
رباعیات نعتیہ	۳۳۲

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَا یَآاَیُّھَا السَّاقِی اَدِرْ کَاْسًا وَّنَاوِلْھَا
کہ بر یادِ شہِ کوثر بنا سازیم محفلہا
بلا بارید حب شیخ نجدی بر دہابیہ
کہ عشق آساں نمود اوّل ولے افتاد مشکلہا
وہابی گرچہ اخفا می کند بغضِ نبی لیکن
نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا
تو ہب گاہ ملکِ ہند اقامت رانمی شاید
جرس فریادی دارد کہ بربندید محملہا
صلائے مجلسم در گوش آمد ہیں بیا بشنو
جرس مستانہ می گوید کہ بربندید محملہا
مگر داں رواز یں محفل راہ ارباب سنت رو
کہ سالک بے خبر نبود زراہ و رسم منزلہا
درایں جلوت بیا از راہِ خلوت تا خدا یابی
مَتٰی مَاتَلْقَ مَنْ تَھْوٰی دَعِ الدُّنْیَا وَاَھْمِلْھَا

Marfat.com

دلم قربانت اے دودِ چراغ محفلِ مولد
زتابِ جعد مشکینت چہ خوں افتاد در لہا
غریقِ بحرِ عشقِ احمدیم از فرحت مولد
کجا دانند حال ما سبکسارانِ ساحلہا
رضا مست جامِ عشقِ ساغر باز می خواہد
اَلَا یَا اَیُّھَا السَّاقِیْ اَدِرْ کَاْسًا وَّنَاوِلْھَا

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا (قصیدہ نور)

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
بارھویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا ایک اک ستارا نور کا
ان کے قصر قدر سے خلد ایک کمرہ نور کا
سدرہ پائیں باغ میں ننھا سا پودا نور کا

Marfat.com

عرش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نور کا
یہ مثمن برج وہ مشکوئے اعلیٰ نور کا
آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا
ماہِ سنت مہر طلعت لے لے بدلا نور کا
تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالا نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
تیری ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا
پشت پر ڈھلکا سر انور سے شملہ نور کا
دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
بینیٰ پر نور پر رخشاں ہے بکہ نور کا
ہے لواء الحمد پر اُڑتا پھریرا نور کا

Marfat.com

مصحفِ عارض پہ ہے خطِ شفیعہ نور کا
لو یہ کارو مبارک ہو قبالہ نور کا
آب زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نور کا
مصحفِ اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا
چپ کرتا ہے فدا ہونے کو لمعہ نور کا
گرد سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نور کا
ہیبت عارض سے تھراتا ہے شعلہ نور کا
کفش پا پر گر کے بن جاتا ہے گہنا نور کا
شمع دل مشکوۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا
میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کرتا نور کا
تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا
نور نے پایا ترے سجدے سے سیما نور کا
تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

Marfat.com

کیا بنا نام خدا اسریٰ کا دُولھا نور کا
سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا

بزمِ وحدت میں مزا ہو گا دو بالا نور کا
ملنے شمع طور سے جاتا ہے اِکا نور کا

وصفِ رُخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا
قدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نور کا

یہ کتابِ کن میں آیا طرفہ آیہ نور کا
غیر قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنے نور کا

دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا
مَـــنْ رَاٰنِیْ کیسا؟ یہ آئینہ دکھایا نور کا

صبح کر دی کفر کی سچا تھا مژدہ نور کا
شام ہی سے تھا شبِ تیرہ کو دھڑکا نور کا

پڑتی ہے نوری بھرن الدا ہے دریا نور کا
سر جھکا اے کشتِ کفر آتا ہے اہلا نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجا نور کا

Marfat.com

تخت اڑیاں کر کے خود قبضہ بٹھایا نور کا
تاجور نے کر لیا کچا علاقہ نور کا
جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا
بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا
ماہ نو طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا
دیکھ ان کے ہوتے نازیبا ہے دعویٰ نور کا
مہر لکھ دے یاں کے ذرّوں کو مچلکا نور کا
یاں بھی داغ سجدۂ طیبہ ہے تمغا نور کا
اے قمر کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نور کا
شمع ساں ایک ایک پروانہ ہے اس ہالا نور کا
نور حق سے لو لگائے دل میں رشتہ نور کا
انجمن والے ہیں انجم بزم حلقہ نور کا
چاند پر تاروں کے جھرمٹ سے ہے ہالہ نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

Marfat.com

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا
کس کے پردے نے کیا آئینہ اندھا نور کا
مانگتا پھرتا ہے آنکھیں ہر نگینہ نور کا
اب کہاں وہ تابشیں کیسا وہ تڑکا نور کا
مہر نے چھپ کر کیا خاصہ ڈھندلکا نور کا
تم مقابل تھے تو پہروں چاند بڑھتا نور کا
تم سے چھٹ کر منہ نکل آیا ذرا سا نور کا
قبر انور کہیے یا قصر معلیٰ نور کا
چرخ اطلس یا کوئی سادہ سا قبہ نور کا
آنکھ مل سکتی نہیں در پر ہے پہرا نور کا
تاب ہے بے حکم پر مارے پرندہ نور کا
نزع میں لوٹے گا خاک در پہ شیدا نور کا
مر کے اوڑھے گی عروس جاں دوپٹہ نور کا
تاب مہر حشر سے چونکے نہ کشتہ نور کا
بوندیاں رحمت کی دینے آئیں چھینٹا نور کا

Marfat.com

وضع واضع میں تری صورت ہے معنیٰ نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا
انبیاء اجزا ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا
یہ جو مہرو ماہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا
سرگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے سے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا
تاب حسن گرم سے کھل جائینگے دل کے کنول
نو بہاریں لائے گا گرمی کا جھلکا نور کا
ذرّے مہر قدس تک تیرے توسط سے گئے
حد اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا
سبزۂ گردوں جھکا تھا بہر پابوس براق
پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا
تاب سم سے چوندھیا کر چاند انہیں قدموں پھرا
ہنس کے بجلی نے کہا دیکھا چھلاوا نور کا

Marfat.com

دید نقش سم کو نکلی سات پردوں سے نگاہ
پتلیاں بولیں چلو آیا تماشا نور کا

عکس سم نے چاند سورج کو لگائے چار چاند
پڑ گیا سیم و زر گردوں پہ سکہ نور کا

چاند جھک جاتا جدھر اُنگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کھلونا نور کا

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسن سبطین ان کے جاموں میں ہے نیا نور کا

صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خط تو اُم میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

لَہ گیسوٗ واہن ی ابرو آنکھیں غ ص
کھُلیتمص ان کا ہے چہرہ نور کا

اے رضا یہ احمدِ نوری کا فیضِ نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

Marfat.com

امتان وسیاہ کاریہا

امتان و سیاہ کاریہا — شافع حشر و غم گساریہا
دور از کوئے صاحب کوثر — چشم دارد چہ اشکباریہا
در فراق تو یا رَسُوْلَ اللہ! — سینہ دارد چہ بے قراریہا
ظلمت آباد گور روشن شد — داغ دل راست نور باریہا
چہ کند نفس پردہ در مولیٰ — چوں توئی گرم پردہ داریہا
سگ کوئے نبی و یک نگہے — من و تا حشر جاں نثاریہا
سَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ تَرْضٰی — حق نمودت چہ پاسداریہا
دارم اے گل بیا و زلف درخت — سحر و شام آہ و زاریہا

تازہ لطف تو بر رضا ہر دم
مرہم کہنہ دل فگاریہا

وصل اوّل: فضائل سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترا ذرہ مہ کامل ہے یا غوث — ترا قطرہ یم سائل ہے یا غوث
کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث — وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

Marfat.com

قد بے سایہ ظلِ کبریا ہے
تو اس بے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوث

تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب
قلمرو میں حرم تا حل ہے یا غوث

دل عشق و رخ حسن آئینہ ہیں
اور ان دونوں میں تو اظل ہے یا غوث

تری شمع دل آرا کی تب و تاب
گل و بلبل کی آب و گل ہے یا غوث

ترا مجنوں ترا صحرا ترا نجد
تری لیلیٰ ترا محمل ہے یا غوث

یہ تری چپکی رنگت حسینی
حسن کے چاند صبح دل ہے یا غوث

گلستاں زار تیری پنکھڑی ہے
کلی سو غلد کا حاصل ہے یا غوث

اگال اس کا ادھار ابرار کا ہو
جسے تیرا اُلش حاصل ہے یا غوث

اشارہ میں کیا جس نے قمر چاک
تو اس مہ کا مہِ کامل ہے یا غوث

جسے عرشِ دوم کہتے ہیں افلاک
وہ تیری کرسی منزل ہے یا غوث

تو اپنے وقت کا صدیق اکبر
غنی و حیدر و عادل ہے یا غوث

دلی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

جسے مانگے نہ پائیں جاہ والے
وہ بن مانگے تجھے حاصل ہے یا غوث

فیوضِ عالم اُمی سے تجھ پر
عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث

جو قرنوں سیر میں عارف نہ پائیں
وہ تیری پہلی ہی منزل ہے یا غوث

ملک مشغول ہیں اس کی ثنا میں
جو تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوث

Marfat.com

نہ کیوں ہو تیری منزل عرش ثانی — کہ عرشِ حق تری منزل ہے یا غوث
وہیں سے اُبلے ہیں ساتوں سمندر — جو تیری نہر کا ساحل ہے یا غوث
ملائک کے، بشر کے، جن کے حلقے — تیری ضو ماہ ہر منزل ہے یا غوث
بخارا و عراق و چشت و اجمیر — تری لو شمع ہر محفل ہے یا غوث
جو تیرا نام لے ذاکر ہے پیارے — تصور جو کرے شاغل ہے یا غوث
جو سر دے کر ترا سودا خریدے — خدا دے عقل وہ عاقل ہے یا غوث

کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا
رضا تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

وصل دوم: فضائل غرر بطرز دگر!

جو تیرا طفل ہے کامل ہے یا غوث — طفیلی کا لقب واصل ہے یا غوث
تصوف تیرے مکتب کا سبق ہے — تصرف پر ترا عامل ہے یا غوث
تری سیر الی اللہ ہی ہے فی اللہ — کہ گھر سے چلتے ہی موصل ہے یا غوث
تو نور اوّل و آخر ہے مولیٰ — تو خیر عاجل و آجل ہے یا غوث
ملک کے کچھ بشر کچھ جنکے ہیں پیر — تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث
کتاب ہر دل آثار تعرف — ترے دفتر ہی سے ناقل ہے یا غوث

Marfat.com

فتوح الغیب اگر روشن نہ فرمائے — فتوحات وفصوص آفل ہے یا غوث
ترا منسوب ہے مرفوع اس جا — اضافت رفع کی عامل ہے یا غوث
ترے کامی مشقت سے بری ہیں — کہ ہر نصب سے فاعل ہے یا غوث
اَحد سے احمد اور احمد سے تجھ کو — کن الکن حاصل ہے یا غوث
تری عزت تری رفعت ترا فضل — بفضلہٖ افضل و فاضل ہے یا غوث
ترے جلوے کے آگے منطقہ سے — مہ و خور پر خط باطل ہے یا غوث
سیاہی مائل اس کی چاندنی آئی — قمر کا یوں فلک مائل ہے یا غوث
طلائے مہر ہے ٹکسال باہر — کہ خارج مرکز حامل ہے یا غوث
تو برزخ ہے برنگ نون منت — دو جانب متصل واصل ہے یا غوث
نبی سے آخذ اور اُمت پہ فائض — اِدھر قابل اُدھر فاعل ہے یا غوث
نتیجہ حد اوسط گر کے دے اور — یہاں جب تک کہ تو شامل ہے یا غوث
اَلاَطُوْبٰی لَکُمْ ہے وہ کہ جن کا — شبانہ روز ورد دل ہے یا غوث
عجم کیسا عرب حل کیا حرم میں — جمی ہر جا تری محفل ہے یا غوث
ہے شرح اسم اَلْفَادِرُ ترا نام — یہ شرح اس متن کی حامل ہے یا غوث
جبینِ جبہ فرسائی کا صندل — تری دیوار کی کہگل ہے یا غوث
بجالا یا وہ امر سَادِ عُمُوْا کو — تری جانب جو مستعجل ہے یا غوث

Marfat.com

تری قدرت تو فطریات سے ہے — کہ قادر نام میں داخل ہے یا غوث
تصرف والے سب مظہر ہیں تیرے — تو ہی اس پردے میں فاعل ہے یا غوث

رضا کے کام اور رُک جائیں حاشا
ترا سائل ہے تو باذل ہے یا غوث

وصل سوم: تفضیل حضور و رغم ہر عدو مقہور

بدل یا فرد جو کامل ہے یا غوث — ترے ہی در سے مستکمل ہے یا غوث
جو تیری یاد سے ذاہل ہے یا غوث — وہ ذکر اللہ سے غافل ہے یا غوث
اَنَا السَّیَّاف سے جاہل ہے یا غوث — جو تیرے فضل پر صائل ہے یا غوث
سخن ہیں اصفیاء تو مغز معنی — بدن ہیں اولیا تو دل ہے یا غوث
اگر وہ جسم عرفاں ہیں تو تو آنکھ — اگر وہ آنکھ ہیں تو تل ہے یا غوث
الوہیت نبوت کے سوا تو — تمام افضال کا قابل ہے یا غوث
نبی کے قدموں پر ہے جز نبوت — کہ ختم اس راہ میں حائل ہے یا غوث
الوہیت ہی احمد نے نہ پائی — نبوت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث
صحابیت ہوئی پھر تابعیت — بس آگے قادری منزل ہے یا غوث
ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہے — وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوث

Marfat.com

دہا میدان و شہرستان عرفان
ترا زمنا تری محفل ہے یا غوث

یہ چشتی سہروردی نقشبندی
ہر اک تیری طرف مائل ہے یا غوث

تری چڑیاں ہیں تیرا دانہ پانی
ترا میلہ تری محفل ہے یا غوث

انہیں تو قادری بیعت ہے تجدید
وہ ہاں خاطی جو مستبدل ہے یا غوث

قمر پر جیسے خور کا یوں ترا قرض
سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث

غلط کر دم تو واہب ہے نہ مقرض
تری بخشش ترا نائل ہے یا غوث

کوئی کیا جانے تیرے سر کا رتبہ
کہ تلوا تاج اہل دل ہے یا غوث

مشائخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل
بحکم اولیاء باطل ہے یا غوث

جہاں دشوار ہو دہم سادات
یہ جرأت کس قدر ہائل ہے یا غوث

ترے خدام کے آگے ہے اک بات
جو اور اقطاب کو مشکل ہے یا غوث

اُسے ادبار جو مدبر ہے تجھ سے
وہ ذی اقبال جو مقبل ہے یا غوث

خدا کے در سے ہے مطرود و مخذول
جو تیرا تارک و خاذل ہے یا غوث

ستم کوری دہابی رافضی کی
کہ ہند و تک ترا قائل ہے یا غوث

وہ کیا جانے گا فضل مرتضیٰ کو
جو تیرے فضل کا جاہل ہے یا غوث

رضا کے سامنے کی تاب کس میں
فلک دار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

Marfat.com

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث

وصل چہارم: استعانت از سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث
مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث

دوہائی یا محی الدین دوہائی
بلا اسلام پر نازل ہے یا غوث

وہ سنگیں بدعتیں وہ تیزیِ کفر
کہ سر پر تیغ دل پر سل ہے یا غوث

عَزُوْمًا لَّا یَلَاقِیْ عِنْدَ الْقِتَالِ
مدد کو آ رمِ بسمل ہے یا غوث

ترے سونے سے سو بخت دیں جاگ
جگا چھپنے پہ دن مائل ہے یا غوث

خدارا ناخدا آ دے سہارا
ہوا بگڑی بھنور حائل ہے یا غوث

جلا دے دیں جلا دے کفر و الحاد
کہ تو محیی ہے تو قاتل ہے یا غوث

ترا وقت اور پڑے یوں دین پر وقت
نہ تو عاجز نہ تو غافل ہے یا غوث

رہی ہاں شامتِ اعمال یہ بھی
جو تو چاہے ابھی زائل ہے یا غوث

غیورا اپنی غیرت کا تصدق
وہی کر جو تیرے قابل ہے یا غوث

خدارا مرہم خاکِ قدم دے
جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یا غوث

نہ دیکھوں شکل مشکل تیرے آگے
کوئی مشکل سی یہ مشکل ہے یا غوث

وہ گھیرا رشتہ ترک خفی نے
پھنسا زنار میں یہ دل ہے یا غوث

Marfat.com

کیے ترساؤ گہر اقطاب و ابدال — یہ محض اسلام کا سائل ہے یا غوث
تو قوت دے میں تنہا کام بسیار — بدن کمزور دل کامل ہے یا غوث
عدو بد دین مذہب والے حاسد — تو ہی تنہا کا زور دل ہے یا غوث
حسد سے اُنکے سینے پاک کردے — کہ ہد ترزق سے بھی سیل ہے یا غوث
غذائے دق یہی خوں استخواں گوشت — یہ آتش دین کی آکل ہے یا غوث
دیا مجھ کو انہیں محروم چھوڑا — مرا کیا جرم حق فاصل ہے یا غوث
خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی — نبی قاسم ہے تو موصل ہے یا غوث
عطائیں مقتدر غفار کی ہیں — عبث بندوں کے دل میں غل ہے یا غوث
ترے بابا کا پھر تیرا کرم ہے — یہ منہ ورنہ کسی قابل ہے یا غوث
بھرن والے ترا جھالا تو جھالا — ترا چھینٹا مرا غاسل ہے یا غوث
ثنا مقصود ہے عرض غرض کیا — غرض کا آپ تو کافل ہے یا غوث

رضا کا خاتمہ بالخیر ہو گا
تری رحمت اگر شامل ہے یا غوث

Marfat.com

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں درود

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں دُرُود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

شافع روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود
دافع جملہ بلا تم پہ کروروں دُرُود

جان و دلِ اصفیاء تم پہ کروروں دُرُود
آب و گلِ انبیاء تم پہ کروروں دُرُود

لائیں تو یہ دوسرا دوسرا جس کو ملا
کوشک عرش و دنیٰ تم پہ کروروں دُرُود

اور کوئی غیب کیا، تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں دُرُود

طور پہ جو شمع تھا، چاند تھا ساعیر کا
نیر فاراں ہوا تم پہ کروروں دُرُود

دل کرو ٹھنڈا مرا، وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں دُرُود

Marfat.com

ذات ہوئی انتخاب' وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروروں دُرُود

غایت و علت سبب' بہر جہاں تم ہو سب
تم سے بنا تم بنا تم پہ کروروں دُرُود

تم سے جہاں کی حیات' تم سے جہاں کا ثبات
اصل سے ہے ظل بندھا تم پہ کروروں دُرُود

مغز ہو تم اور پوست' اور ہیں باہر کے دوست
تم ہو درونِ سرا تم پہ کروروں دُرُود

کیا ہیں جو بیحد ہیں لوث' تم تو ہو غیث اور غوث
چھینٹے میں ہو گا بھلا تم پہ کروروں دُرُود

تم ہو حفیظ و مغیث' کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں دُرُود

وہ شب معراج راج' وہ صف محشر کا تاج
کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروروں دُرُود

نُحِفَ فَلَاحَ الْفَلَاحِ رُحْتَ فَوَاحَ الْمَرَاحِ
عُذْ لِمَعُوْدَ الْهَنَا تم پہ کروروں دُرُود

Marfat.com

جان و جہانِ مسیح داد کہ دل ہے جریح
نبضیں چھٹیں دم چلا تم پہ کروروں دُرود

اُف وہ رخِ سنگلاخ، آہ یہ پا شاخ شاخ
اے مرے مشکل کشا تم پہ کروروں دُرود

تم سے کھلا بابِ جود، تم سے ہے سب کا وجود
تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروروں دُرود

خستہ ہوں اور تم معاذ، بستہ ہوں اور تم ملاذ
آگے جو شہ کی رضا تم پہ کروروں دُرود

گرچہ ہیں بے حد قصور، تم ہو عفو و غفور
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروروں دُرود

مہرِ خدا نورِ نور، دل ہے یہ دن ہے دُور
شب میں کرو چاندنا تم پہ کروروں دُرود

تم ہو شہید و بصیر، اور میں گنہ پر دلیر
کھول دو چشمِ حیا تم پہ کروروں دُرود

چھینٹ تمہاری سحر، چھوٹ تمہاری قمر
دل میں رچا دو ضیا تم پہ کروروں دُرود

Marfat.com

تم سے خدا کا ظہور، اس سے تمہارا ظہور
لم ہے یہ دواں ہوا تم پہ کروروں دُرود

بے ہنر و بے تمیز، کس کو ہوئے ہیں عزیز
ایک تمہارے سوا تم پہ کروروں دُرود

آس ہے کوئی نہ پاس، ایک تمہاری ہے آس
بس ہے یہی آسرا تم پہ کروروں دُرود

طارم اعلیٰ کا عرش، جس کف پا کا ہے فرش
آنکھوں پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں دُرود

کہنے کو ہیں عام و خاص، ایک تمہیں ہو خلاص
بند سے کر دو رہا تم پہ کروروں دُرود

تم ہو شفائے مرض، خلق خدا خود غرض
خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروروں دُرود

آہ وہ راہ صراط، بندوں کی کتنی بساط
المدد اے رہنما تم پہ کروروں دُرود

بے ادب و بد لحاظ، کر نہ سکا کچھ حفاظ
علو پہ بھولا رہا تم پہ کروروں دُرود

Marfat.com

لوتہ دامن کہ شمع جھونکوں میں ہے روز جمع
آندھیوں سے حشر اُٹھا تم پہ کروروں دُرود

سینہ کہ ہے داغ داغ، کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آ کر صبا تم پہ کروروں دُرود

گیسو و قد لام الف، کر دو بلا منصرف
لا کے نہ تیغ لا تم پہ کروروں دُرود

تم نے برنگ فلق، جیب جہاں کر کے شق
نور کا تڑکا کیا تم پہ کروروں دُرود

نوبت در ہیں فلک، خادم در ہیں ملک
تم ہو جہاں بادشاہ تم پہ کروروں دُرود

خلق تمہاری جمیل، خلق تمہارا جلیل
خلق تمہاری گدا تم پہ کروروں دُرود

طیبہ کے ماہ تمام، جملہ رسل کے امام
نوشہ ملک خدا تم پہ کروروں دُرود

تم سے جہاں کا نظام، تم پہ کروروں سلام
تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں دُرود

Marfat.com

تم ہو جو اودو کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروروں دُرُود

خلق کے حاکم ہو تم، رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں دُرُود

نافع و دافع ہو تم شافع و وافی ہو تم
تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروروں دُرُود

شافی و نافی ہو تم، کافی دوافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروروں دُرُود

جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام
ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں دُرُود

مظہر حق ہو تمہیں، مظہر حق ہو تمہیں
تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروروں دُرُود

زور دو تارساں تکیہ کہ بے کساں
بادشہ ماورا تم پہ کروروں دُرُود

برسے کرم کی بھرن، پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروروں دُرُود

Marfat.com

ایک طرف اعدائے دین ایک طرف حاسدین
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروروں دُرود

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پر فدا تم پہ کروروں دُرود

گندے لکھے کمین بھنگے ہوں کوڑی کے تین
کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں دُرود

ہاٹ نہ در کے کہیں گھاٹ نہ گھر کے کہیں
ایسے تمہیں پالنا تم پہ کروروں دُرود

ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ
ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروروں دُرود

گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو
ایسوں پہ ایسی عطا تم پہ کروروں دُرود

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروروں دُرود

کرکے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں دُرود

Marfat.com

کر دو عدو کو تباہ، حاسدوں کو رو براہ
اہل ولا کا بھلا تم پہ کروروں دُرود

ہم نے خطا میں نہ کی، تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروروں دُرود

کام غضب کے کیے، اس پہ ہے سرکار سے
بندوں کو چشم رضا تم پہ کروروں دُرود

آنکھ عطا کیجیے اس میں ضیاء دیجیے
جلوہ قریب آ گیا تم پہ کروروں دُرود

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروروں دُرود

زعکست ماہ تاباں آفریدند

زعکست ماہ تاباں آفریدند — زبوئے تو گلستاں آفریدند
نہ از بہر تو صرف ایمانیانند — کہ خود بہرِ تو ایماں آفریدند
صبا راست از بوئیت بہر سو — چناں افتاں و خیزاں آفریدند
برائے جلوۂ یک گلبن ناز — ہزاراں باغ و بستاں آفریدند

Marfat.com

زمہر تو مثالے برگر فتند — وزاں مہر سلیماں آفریدند
چو انگشت تو شد جولاں دہ برق — قمر را بہر قرباں آفریدند
لعل نوش خند جاں فزایت — زلال آب حیواں آفریدند
نہ غیر کبریا جان آفرینے — نہ خود مثل تو جاناں آفریدند
پئے نظارۂ محبوب لاہوت — جہنت آنہ سماں آفریدند
بنا کر دند تا قصر رسالت — ترا شمع شبستاں آفریدند
زمہر و چرخ بہر خوان جودت — عجب قرص و نمکداں آفریدند

زحسنت تا بہار تازہ گل کرد
رضایت را غزل خواں آفریدند

وظیفہ قادریہ

مَقْلِی الْحُبُّ تَکَلَّمَتِ الْوِصَال	فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَال
داد حشتم جام وصل کبریا	پس بگفتم بادہ ام راسویم رآ
فصلا اے فضلہ خواران حضور	شاہ بر جودست و صہبا ذرونور
بخش کردن گرنہ عزم خسروی ست	آخرایں نوشیدہ خواندن بہر چیست
سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُسٍ	فَهِمْتُ لِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَال

Marfat.com

شد ذواں درجا مہا سویم رواں — والہ سکرم شدم در سرداں
شکر تو از ذکر و فکر اکبر بود — سکر کو چوں ختم خود بری رود
سوئے مے بزلوئے مرداں رواں — بادہ خود سویت بپائے سرداں

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا	بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالٌ

گفتم اے قطباں بعون شانِ من — جملہ در آئید تاں مردان من
جمع خواندی تا قوی دلہا شوند — ہم زعون حال خود دادی کمند
ورنہ تابام حضور تو صعود — حاشِ للہ تاب و یارائے کہ بود

وَهَمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ	فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِی مَلَالٌ

ہمت آرید و خورید اے لشکرم — ساقیم دادہ لبالب از کرم
شکر حق جام تو لبریز مے ست — ہر لبالب را چکیدن در پے ست
تابما ہم آید انشاء العظیم — آں نصیب الارض من کاس الکریم

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ	وَلَا نِلْتُمْ غُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

من شدم سرشار و سورم مچشید — رخت تا قرب و علوم کے کشید
فضلہ خوراش شہان و من گدائے — روئے آنم کو کہ خواہم قطرہ لائے
یللے جود شہم گفتہ ملائے — ے طلب لاشوی ایجانہ لائے

مَقَامُکُمْ اَلْعُلٰی جَمْعًا وَلٰکِنْ	مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالٍ

Marfat.com

جائے تاں بالا دلے جائم بود — فوق تاں از روز اوّل تا ابد
جات بالا تر زوہم جایہا — جایہا خود ہست بہر پایہا
پایہا چبود کہ سرہا زیر پات — پات ہم کے چوں فرود آئی زجات

اَنَا فِیْ حَضْرَةِ الْقُرْبِ وَحْدِیْ	یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَال
یکہ در قربم خدا گرواندم	حال و کافی آں جلیل واحدم
ایکہ می گرداندت آں یک نہ غیر	حال ما گرداں زشرہا سوئے خیر
تاج قربش شادماں برسرنہ	شَـــیْءٌ لِلّٰہ قرب خود مارا بدہ
اَنَا الْبَازِیُ اَشْهَبُ کُلُّ شَیْخٍ	وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِ
بازا شہب و ماشیخاں چوم حمام	کیست در مرداں کہ چوں من یافت کام
حبذا شہباز طیرستان قدس	اے شکار پنجہ ات مرغان قدس
شادمان بر قمری کو تر بزن	گہ نگہ برخستہ چغدے ہم فگن

Marfat.com

كَسَانِيْ خِلْعَةً بطرازِ عَزْم	وَتَوَّجَنِيْ بِتِيْجَانِ الْكَمَال
خلعتم با خوش نگار عزم داد	برسرم صد تاج دارائی نہاد
یارب ایں خلعت ہمایوں تانشور	حلہ پوشا یک نظر بر مشت عور
تاج را از فرق خود معراج دہ	برسرم از خاک راہت تاج نہ
وَاَطْلَعَنِيْ عَلٰى سِرٍّ قَدِيْم	وَقَلَّدَنِيْ وَاَعْطَانِيْ سُؤَال
آگہم فرمود بر راز قدیم	عہدہ داد و جملہ کامم آں کریم
عہدہ از تو عہد از تو ناز تو	بامظل نعمت دہم ناز تو
یللے درخ وخ زماں خری ست	سوئے ماشد شحنہ حالانزیں کیست
وَوَلَّانِيْ عَلَى الْاَقْطَابِ جَمْعًا	فَحُكْمِيْ نَافِذٌ فِيْ كُلِّ حَال
والیم کردہ بر اقطاب جہاں	پس بہر حال ست حکم من رواں
اے ثریا تاثرے امرت امیر	کجروے بے حکم را در حکم گیر
پیش ازاں کافتد سوئے آتش نیاز	نرم نرم از دست لطفت راست ساز
فَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فِيْ بِحَارٍ	لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي الزَّوَال
راز خود گر افگنم اندر بحار	جملہ گم گردد و فرو رفتہ بغار
نفس وشیطاں ترع جاں گورونشور	نامہ خواندن برسر صحنجر عبور

Marfat.com

تا خدایا ہفت دریا در رہم	دست گیرائے یم زرازت کم زنم
وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فِيْ جِبَالٍ	لَدَكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ
رازم ار جلوہ دہم گرد دجبال	پارہ پارہ گشتہ پنہاں در رمال
اے زرازت کوہ کاہ و کاہ کوہ	کاہ بیجاں راست سد راہ کوہ
اطاعتم کاہ است جرمم کوہ زار	کوہ را کاہ و پرور کاہ زار
وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فَوْقَ نَارٍ	لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِ
پر تو راز اگنم گر براثیر	سردو خامش گرد داز رازم سعیر
نیر امن نار جوم افروختم	ہم دل زارم دروئش سوختم
زارمن از زور با خود نوش کن	نارمن از نور خود خاموش کن
وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فَوْقَ مَيْتٍ	لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالٰى
راز خود برمردہ گر اگنم	زندہ برخیزد باذن ذوالکرم
اے نگاہت زندہ ساز مردہا	چیست پیش دردل افسردہا
ایں لبانت جلوہ بار شہد کن	قم بفر ما مردہ ام را زندہ کن
وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ	تَمُرُّ وَتَنْقَضِيْ اِلَّا اَتَالِيْ
نیست شہرے نیست دہرے امرور	تانیا ید بردرم پیش از ظہور

Marfat.com

اے در تو مرجع ہر دہر ہر شہر | بندگانت راچہ ترس از دست دہر
ہر معہ عرم کن از نہرت بخیر | خیر مقامن نہ ہیم ہیچ ضیر

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَأْتِیْ وَتَجْرِیْ	وَتُعْلِمُنِیْ فَأَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

جملہ گویا باسن از حال وصفت | از جد الم دست کو تہ بایدت
اوحش اللہ زہد ایں شہ راجلال | عرض ہیکی در او ماہ وسال
در جدالش کے کجا یابی امان | خود کنیزا وز میں بندہ زمان

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَنْشْطَحْ وَغَنِّ	وَافْعَلْ مَاتَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِ

بندہ ام خوش می سزایباک دست | ہر چہ خواہی کن کہ نسبت برتراست
ایں سخن رابندہ باید بندہ کو | بندہ کن اے بادشاہ بندہ جو
شادو پاکو ہاں رود جانم زتن | بر مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَنْشْطَحْ وَغَنِّ

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ	عَطَایِیْ رِفْعَةً بِلْتُ الْمَنَالِ

رب من حق بندہ از ترسے منال | رحتم آمد رسیدم تا منال
اے ترا اللہ رب محبوب اب | طرفہ مربوبی و محبوبی عجب
رب دلب پاکت نمود از ریب وعیب | از دلم پرکش شہا ہر عیب وریب

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشِ فَاِنِّیْ	عَزُوْمٌ "قَاتِلٌ" عِنْدَ الْقِتَالِ

Marfat.com

بندہ ام تر سے مدار از بد سگال — سخت عزم و قاتلم وقت قتال
شکر حق با بندگاں شہ راسرست — خانہ زاد ایم زباب و مادرست
بندہ ات را دشمنان دانند خس — یا عزوما قاتلا فریادرس

طُولِیَ لِی فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَدْ	وَشَاهُ وُسِ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ

نو بتم در خضری و ظہر از دند — شد نقیب موکبم بخت بلند
یارب ایں شاہ را مبارک دیر باز — تخت و بخت و تاج و باج و ساز و ناز
بادشاہا شکر سلطانی خویش — یک نگاہے بر گدائے سینہ ریش

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ	وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

ملک حق ملکم تہ فرمان من — وقت من شد صاف پیش از جان من
بارک اللہ وسعت سلطان تو — شرق تا غرب آن تو قربان تو
تیرہ وقتے خیرہ بختے سینہ ریش — بر در آمد دہ زکوٰۃ وقت خویش

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا	کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

زنگا ہم جملہ ملک ذوالجلال — دانہ خردل ساں بحکم اتصال
وہ کہ تو می بینی و ما در گناہ — آہ آہ از کورے ما آہ آہ
چشم دہ تا زیں بلاہا وارہیم — روئے تو بینم و بر پا جان دہیم

Marfat.com

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَاِنَّنِي	عَلٰى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ
ہر ولی رایک قدم دارند و ما	بر قدم ہائے نبی بدر العلیٰ
کام جانہا تو بگام مصطفیٰ	حیف بر خطوات دیو آئیم ما
گام بر گام سگے مارا ببیں	دست وہ برکش سوئے راہ ببیں
قَرَءْتُ الْعِلْمَ حَتّٰى صِرْتُ قُطْبًا	وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِ
درس کردم علم تا قطبے شدم	کرد مولائے موالی اسعدم
اے سعید بو سعید سعد دیں	سعد چرخت بندہ اے سعد زمیں
نے ہمیں سعدی کہ شاہا سعد کن	سعد کن تا سعد مارا سعد کن
رِجَالِيْ فِيْ هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ	وَلَيْلِيْ مُظْلِمُ اللَّيَالِيْ كَاللَّآلِ
در تموز روز صحشیم روزہ دار	در شب تیرہ چو گوہر نور بار
کار مردانت صیام است و قیام	کام مادر خورد بام و خواب شام
مرد کن یا خاک راہت کن شتاب	ایں بہائم راچناں کو کن تراب
اَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمِخْدَعُ مَقَامِيْ	وَاَقْدَامِيْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ
از حسن نسل من در مخدع مقام	پائے من بر گردن جملہ کرام
سرور اما ہم براہ افتادہ ایم	پامالت راسرے بنہادہ ایم

Marfat.com

گل براہا یک قدم گل کم بداں | حسبۃً للہ مرو دامن کشاں

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحِیُّ الدِّیْنِ اِسْمِیْ	وَاَقْدَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ
مولدم جیلاں و نام محی دیں	راسخم بر قلبۂ کوہ ہیں
اے ز آیاتِ خدارا یات تو	معجزات مصطفیٰ آیات تو
جلوہ دہ از رائحت ایں آیتت	چوں منی محشور زیر رایتت
وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ	وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ
نام مشہور است عبدالقادرم	عین ہر فضل آں جد اکبرم
آنِ جدت چوں بنا شد آن تو	وارثی اے جان من قربان تو
بر رضائے ناقصت افشاں نوال	یک چشیدن آبے از بحر الکمال
خستہ دل تا چند تنگ زیستن	بر رخش از بحر فضل آبے بزن
تشنہ کامے پا بدامنے کردہ عطش	بحر سائل راہگو خود رو برش
رو برش اور ابرش بیدار ساز	ہوش بخش ونوش بخش و جاں نواز
جاں نواز اجاں فدائے نام تو	کام جاں وہ اے جہاں در کام تو

ایں دعا از بندہ آمیں از ملک
پوزش از بغداد اجابت از فلک

Marfat.com

ترنم عندلیب قلم بر ثنا خسار مدح اکرم حضور پیر مرشد برحق رضوان علیہ الحق

خوشا دلے کہ دہندش ولائے آل رسول
خوشا سرے کہ کنندش فدائے آل رسول

گناہ بندہ بخش اے خدائے آل رسول
برائے آل رسول از برائے آل رسول

ہزار درج سعادت بر آرد از صدفے
بہائے ہر گہر بے بہائے آل رسول

سہ سپید نہ شد گر رشید مصرش داد
سہ سپید کہ سازد عطائے آل رسول

اِذَا رُؤُوا ذُکِرَ اللہ معائنہ بنی
من وخدائے من آنست لوائے آل رسول

خبر دہد زنگ لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللہُ
فنائے آل رسول و بقائے آل رسول

Marfat.com

ہزار مہر پرد در ہوائے او چوہبا
بروز؟ نے کہ درخشد ضیائے آلِ رسول

نصیب پست نشیناں بلندیست اینجا
تواضع ست ز مرتقائے آلِ رسول

برآب چرخ بریں و ہمیں ستانہ او
گرانجاک و بیا بر سمائے آلِ رسول

قبائے شب بگلیم سیاہ خود نخرد
سیہ گلیم بنا شد گدائے آلِ رسول

دوائے تلخ مخور شہد نوش و مژدہ نیوش
بیا مریض بدار الشفائے آلِ رسول

ہمیں نہ از سر افسر کہ ہم ز سر برخاست
نشست ہر کہ بفرقش ہمائے آلِ رسول

بسحر و طعنہ مختی زند بعارض گل!
بسنگ صحرہ وزد گر صبائے آلِ رسول

دہد زباغ مئے خنچائے زر بہ گرہ
دم سوال حیاؤ غنائے آلِ رسول

Marfat.com

ز چرخ دکان زر شرقی و مغربی آرند
بدردِ مس بمس کیمیائے آلِ رسول

جرس بصلصلہ اش آنچہ گفت راہی را
ہماں بسلسلہ آرد درائے آلِ رسول

رسول داں شوی از نام اونی بنی
دو حرف معرفہ در ابتدائے آلِ رسول

نجد نقش نخرد باج و تاج زنگ و فرنگ
سپید بخت سیاہ سرائے آلِ رسول

اگر شب است و خطر سخت و رہ نمیدانی
بیند چشم و بیا بر قفائے آلِ رسول

"زرہ نہند کلاہ غرور مدعیاں
بجلوۂ مدد اے کفش پائے آلِ رسول

ہزار جامہ سالوس را کتانی دہ
بتاب اے؟ مہ جیب قبائے آلِ رسول

مرد بمکیدہ کانجا سیاہ کا راند
بما بخا نقہ نورزائے آلِ رسول

Marfat.com

مرو بمجلس فسق و فجور شیداں
بیا بانجمن اتقائے آلِ رسول

مرو بدا مگہ ایں دروغ بافاں ہیچ
بیا بجلوہ گہ دل دلکشائے آلِ رسول

ازاں بانجمن پاک سبز پوشاں رفت
کہ سبز بود دراں بزم جائے آلِ رسول

شکست شیشہ بجر و پری بشیشہ ہنوز
زدل نمیرد آں جلوہ ہائے آلِ رسول

شہید عشق نمیرد کہ جان بجاناں داد!
تو مردی ایکہ جدائی زپائے آلِ رسول

بگو کہ وائے من دوائے مردہ ماندن من
منال ہرزہ کہ ہیہات وائے آلِ رسول

کہ می بروز مریضان تلخ کام نیاز
بعہد شہد فروش بقائے آلِ رسول

صبا سلام اسیران بستہ بال زسان
بطائران ہوا و فضائے آلِ رسول

Marfat.com

خطا کمن و لکا پردہ ایست دوری نیست
بگوش میخورد اکنوں صدائے آلِ رسول

مگو کہ دیدہ گری و غبار دیدہ بخند
بکار تست کنوں تو تیائے آلِ رسول

ہیچ در غم عیار گاں ذنب شعار
اگر ادب نکند از برائے آلِ رسول

برآنکہ نکتہ کند نکتہ بہر نفس ویست
غنی ست حضرت چرخ اعتلائے آلِ رسول

سپاس کن کہ بیاس و سپاس بدمنشاں
نیاز و نازند ارد ثنائے آلِ رسول

نہ سگ بشورد نہ شیر بخامشی کاہد
زقدر بدرد ضیائے ذکائے آلِ رسول

تواضع شہ مسکیں نواز را نازم
کہ ہچو بندہ کند بوس پائے آلِ رسول

منم امیر جہانگیر کجکلاہ یعنی
کمینہ بندۂ مسکیں گدائے آلِ رسول

Marfat.com

اگر مثال خلافت دہد فقیرے را
عجب مدار زفیض وسخائے آلِ رسول
مگیر خردہ کہ آں کس نہ اہل ایں کار ست
کہ داند اہل نمودن عطائے آلِ رسول
بہیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا
تبارک اللہ ماؤ ثنائے آلِ رسول
مرا زنسبت ملک است امید آنکہ بہ حشر
ندا کنند بیا اے رضائے آلِ رسول

سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہر چرخِ نبوت پہ روشن دُرود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
شب اسریٰ کے دُولھا پہ دائم دُرود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب وزینت پہ عرشی دُرود
فرش کی طیب وزہت پہ لاکھوں سلام
نورِ عین لطافت پہ الطف دُرود
زیب وزینِ نظافت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

سرو ناز قدم مغز راز حکم — یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام
نقطۂ سرِّ وحدت پہ یکتا دُرود — مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام
صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر — نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا — اُس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں — اُس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
اصل ہر بود و بہبود ختم وجود — قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام
فتح بابِ نبوت پہ بے حد دُرود — ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری دُرود — فتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام
بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل — جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام
سرِ غیبِ ہدایت پہ نجمی دُرود — عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام
ماہِ لاہوت خلوت پہ لاکھوں دُرود — شاہِ ناسوت جلوت پہ لاکھوں سلام
کنزِ ہر بے کس و بے نوا پر دُرود — حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام
پرتوِ اسم ذاتِ احد پر دُرود — مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام
مطلعِ ہر سعادت پہ اسعد دُرود — نسوۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام
خلق کے دادرس سب کے فریادرس — کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں دُرود — مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

شمع بزمِ دَنیٰ فَھُوَ میں گم تُحتَ اَلّا — شرح متنِ ہویت پہ لاکھوں سلام
انتہائے دوئی ابتدائے یکی — جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام
کثرتِ بعد قلت پہ اکثر دُرود — عزتِ بعدِ ذلت پہ لاکھوں سلام
ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ دُرود — حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرود — ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد دُرود — غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام
سبب ہر سبب ملتجائے طلب — علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام
مصدرِ مظہریت پہ اظہر دُرود — مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام
جسکے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں — اُس گلِ پاک نسبت پہ لاکھوں سلام
قد بے سایہ کے سایۂ مرحمت — ظلِ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام
طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں — اُس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام
وصف جس کا ہے آئینہ حق نما — اُس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں — اُس سرتاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا — نکہتِ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام
لَیْلَۃُ الْقَدْرِ میں مَطْلَعِ الْفَجْرِ حق — مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
لختِ لختِ دلِ ہر جگر چاک سے — شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان — کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال — اُس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی — اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ — ظلِّ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
اشکباریِ مژگاں پہ برسے دُرود — سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام
معنیِ قَدْ رَاٰی مقصدما طغٰی — نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا — اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرود — اُونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے — اُن عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
اُنکے خد کی سہولت پہ بے حد دُرود — اُنکے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے — اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں دُرود — نمک آگیں ملاحت پہ لاکھوں سلام
شبنم باغِ حق یعنی رُخ کا عرق — اُس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام
خط کی گرد و دہن وہ دل آرا پھبن! — سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
ریشِ خوش معتدل مرہمِ ریشِ دل — ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جسکے پانی سے شاداب جان و جناں
اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے
اُس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اُسکی پیاری فصاحت پہ بیحد دُرود
اُسکی دل کش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اُسکی باتوں کی لذت پہ لاکھوں دُرود
اُسکے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس کا جو بن بہارِ قبول
اُس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

جسکے چھینٹے سے چھٹ جھڑیں نور کے
اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جسکی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جسمیں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اُس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

دوش بردوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

حجرِ اسود و کعبۂ جان و دل
یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

روئے آئینۂ علم پشتِ حضور
پشتیٔ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بازو دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

کعبۂ دین وایماں کے دونوں ستوں ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام
جسکے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم اُس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں اُنگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع دُرود شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جو کہ عزمِ شفاعت پہ کمخچ کر بندھی اُس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام
انبیاء تہ کریں زانو اُن کے حضور زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
ساق اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند اُس دلِ افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے دُرود یادگاریٔ اُمت پہ لاکھوں سلام
زرعِ شاداب و ہر ضرع پُرشیر سے برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام
بھائیوں کے لیے ترک پستاں کریں دودھ والوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام
مہد والا کی قسمت پہ صد ہا دُرود برجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن — اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
اٹھتے بوٹوں کی نشوونما پر دُرود — کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام
فضل پیدائشی پر ہمیشہ دُرود — کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام
اعتلائے جبلت پہ اعلیٰ دُرود — اعتدالِ طویت پہ لاکھوں سلام
بے بناوٹ ادا پر ہزاروں دُرود — بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتی دُرود — پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں دُرود — اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام
سیدھی سیدھی روش پر کروڑوں دُرود — سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام
روز گرم و شبِ تیرہ و تار میں — کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام
جسکے گہرے میں ہیں انبیاء و ملک — اُس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام
اندھے شیشے جھلا جھل دمکنے لگے — جلوہ ریزیٔ دعوت پہ لاکھوں سلام
لطف بیداریٔ شب پہ بے حد دُرود — عالم خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام
خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری دُرود — گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
نرمیٔ خوئے سنت پہ دائم دُرود — گرمیٔ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام
جسکے آگے کبھی گردنیں جھک گئیں — اُس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی — آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

گردِ مہ و دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

شورِ تکبیر سے تھر تھرائی زمیں
جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

نعرہ ہائے دلیراں سے بن گونجتے
غرشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

وہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

اُن کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غرآن سطوت پہ لاکھوں سلام

الغرض اُنکے ہر مو پہ لاکھوں دُرود
اُن کی ہر خو خصلت پہ لاکھوں سلام

اُن کے ہر نام و نسبت پہ نامی دُرود
اُنکے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولیٰ کے اُن پر کروروں دُرود
اُنکے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

پارہائے صحف غنچہ ہائے قدس
اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے
اُس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
اُنکی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اُس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

وہ حسن مجتبیٰ سید الاتقیا
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اوجِ مہرِ ہدیٰ موجِ بحرِ ندیٰ
روحِ روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

شہد خوار لعاب زبانِ نبی — چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام
اُس شہیدِ بلا شاہ بگلوں قبا — بیکس دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام
دُرّ دُرجِ نجف مہر برجِ شرف — رنگ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام
جلوگیانِ بیت الشرف پر دُرود — پروگیانِ عفت پہ لاکھوں سلام
سیما پہلی ماں کہف امن و اماں — حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام
عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی — اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام
مَنزِلٌ مَنْ قَصَبْ لَا نَصَبْ لَا صَخَبْ — ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام
بنتِ صدیق آرام جانِ نبی — اُس حریم برأت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ — اُن کی پرنور صورت پہ لاکھوں سلام
جن میں رُوح القدس بے اجازت نہ جائیں — اُس سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام
شمع تابان کاشانۂ اجتہاد — مفتیٔ چار ملت پہ لاکھوں سلام
جاں نثارانِ بدر و اُحد پر دُرود — حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا — اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
خاص اس سابقِ سیر قربِ خدا — اوحدِ کاملیت پہ لاکھوں سلام
سایۂ مصطفیٰ مایۂ اصطفےٰ — عزو نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اُس افضل الخلق بعد الرسل — ثانیِ اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

اصدق الصادقیں سید المتقیں — چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام
وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر — اُس خدادوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فارقِ حق و باطل امامُ الہدیٰ — تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام
ترجمانِ نبی ' ہمزبانِ نبی — جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام
زاہدِ مسجدِ احمدی پر دُرود — دولتِ جیشِ عسرت پہ لاکھوں سلام
زرِ منثورِ قرآں کی سلک بہی — زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحب قمیصِ ہدیٰ — حلہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام
مرتضیٰ شیرِ حق اجمع الاجمعیں — ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
اصلِ نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا — بابِ فصلِ ولایت پہ لاکھوں سلام
اولیں دافعِ اہلِ رفض و خروج — چاری رکنِ ملت پہ لاکھوں سلام
شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن — پرتو دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
ماحیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج — حامیِ دین و سنت پہ لاکھوں سلام
مومنیں پیش فج و پسِ فج سب — اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام
جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر — اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام
جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی — اُن سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام
باقیِ ساقیانِ شرابِ طہور — زینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے — اُن سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام
اُن کی بالا شرافت پہ اعلیٰ دُرود — اُن کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام
شافعیؒ مالکؒ احمدؒ امام حنیف — چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام
کاملانِ طریقت پہ کامل دُرود — عاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام
غوث اعظم امام الاتقیٰ والنقیٰ! — جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام
قطب و ابدال و ارشاد و رُشد الرشاد — محیِ دین و ملت پہ لاکھوں سلام
مردِ خیلِ طریقت پہ بے حد دُرود — فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام
جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیاء — اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام
شاہِ برکات و برکات پیہاں — نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام
سید آلِ محمد امام الرشید — گل رُوضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام
حضرت حمزہ شیرِ خدا و رسول — زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام
نام و کام و تن و جان و حال و مقال — سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام
نور جاں عطر مجموعۂ آلِ رسول — میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام
زیبِ سجادہ سجاد نوری نہاد — احمدِ نور طینت پہ لاکھوں سلام
بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب — تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام
تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا — بندۂ تنگِ خلقت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

میرے اُستاد ماں باپ بھائی بہن　　اہلِ وَلد و عشیرت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں　　شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور　　بھیجیں سب نکی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے شافعِ تر دامناں وے چارۂ دردِ نہاں

اے شافعِ تر دامناں وے چارۂ دردِ نہاں
جانِ دول وروحِ رواں یعنی شہِ عرش آستاں
اے مسندت عرش بریں وے خادمت روح الامیں
مہرِ فلک ماہِ زمیں شاہِ جہاں زیبِ جناں
اے مرہمِ زخمِ جگر یا قوتِ لب والا گہر
غیرت دہِ شمس و قمر رشکِ گل و جانِ جہاں
اے جانِ من جانانِ من ہم دردِ من درمانِ من
دینِ من و ایمانِ من امنِ من و امانِ اُمتاں

Marfat.com

اے مقتدا شمع ہدیٰ نور خدا ظلمت زدا
مہرت فدا ماہت گدا نورت جدا از این و آں
عین کرم زین حرم ماہ قدم انجم خدم
والا حشم عالی ہمم زیر قدم صد لا مکاں
آئینہ ہا حیران تو شمس و قمر جویان تو
سیار ہا قربان تو شمعت فدا پروانہ ساں
گل مست شد از بوئے تو بلبل فدائے روئے تو
سنبل نثار موئے تو طوطی بیادت نغمہ خواں
باد صبا جویان تو باغ خدا از آن تو
بالا بلا گردان تو شاخ چمن سرو چماں
یعقوب گریانت شدہ ایوب حیرانت شدہ
صالح حدی خوانت شدہ اے یکہ تاز لا مکاں
خضرست گویاں العطش موسیٰ یا یمن گشتہ غش
یعقوب شد بینا کیش دریاد ت اے جان جہاں
در ہجر تو سوزاں دلم پارہ جگر از رنج و غم
صد داغ سینہ از الم در چشم دل دریا رواں

Marfat.com

بہر خدا مرہم بنہ از کار من بکشا گرہ
فریاد رس دادے بدہ دستے بما افتادگاں
مولیٰ زپا اُفتادہ ام دارم شہا چشم کرم
مہر عرب ماہ عجم رحمے بحال بندگاں
شکر بدہ گو یک سخن تلخ است بر من جان من
بار نقاب از رخ فگن بہر رضائے خستہ جاں
شَجَرَةٌ طَيِّبَةٌ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ

نالہ دل زار بسرکار ابد قرار صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ الاطہار

یا خدا بہر جناب مصطفیٰ امداد کن
یا رسول اللہ از بہر خدا امداد کن
یا شفیع المذنبیں یا رحمۃ للعالمیں
یا امان الخائفین یا ملتجیٰ امداد کن
حرز من لا حرز لہ یا کنز من لا کنز لہ
عز من لا عز لہ یا مرتجیٰ امداد کن

Marfat.com

اے ثروت بے ثروتاں اے قوت بے قوتاں
اے پناہ بیکساں اے غمزدا امداد کن

یا مفیض الجود یا سرا لوجود اے تخم بود
اے بہار ابتداء و انتہا امداد کن

اے مغیث اے غوث اے غیث اے غیاث المستغاثین
اے غنی اے مغنی اے صاحب حیا امداد کن

نعمت بے منتہا اے منت بے منتہے
رحمتا بے رحمتا عین عطا امداد کن

نیر نور الہدیٰ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ
اے رخت آئینہ ذات خدا امداد کن

اے گدایت جن و انس و حور و غلمان و ملک
وے فدایت عرش و فرش ارض و سما امداد کن

اے قریشی ہاشمی طیبی تہامی ابطحی
عزبیت اللہ وعذرا و قبا امداد کن

یا طبیب المدح یا طیب الفتوح اے بے قبوح
مظہر سبوح پاک از غیب ہا امداد کن

Marfat.com

اے عطا پاش اے خطا پوش اے عفو کیش اے کریم
اے سراپا رأفت رب العلیٰ امداد کن

اے سرورِ جان غمیں اے پئے اُمت حزیں
اے غم تو ضامن شادی ما امداد کن

اے بہیں عطرے زاعلےٰ جو نہ عطار قدس
اے مہین ورّے زورج اصطفا امداد کن

ایک عالم جملہ دا دندت مگر عیب و قصور
سرور بے نقص شاہ بے خطا امداد کن

بندۂ مولےٰ و مولائے تمامی بندگان
اے زعالم بیش و بیش از تو خدا امداد کن

اے علیمؑ اے عالمؑ اے علام اعلم اے علم
علم تو معنے ز عرض مدعا امداد کن

اے بدست تو عناں کن فکن کن لا تکن
وے بحکمت عرش و ما تحت الثریٰ امداد کن

سید اقلب الہدیٰ جلب الندیٰ سلب الردیٰ
غمزدہ غمر الروا الحدے امداد کن

Marfat.com

سرورا کہف الوریٰ تن را دوا جاں راشفا
اے نسیم دا منت عیسیٰ القا امداد کن

اے برائے ہر دل مغشوش و چشم پر غبار
خاک کویت کیمیا و توتیا امداد کن

جان جانٔ جان جہاں جان جہاں راجان جاں
بلکہ جاں باخاک نعلیت شہا امداد کن

من علیہا فان آقا آنچہ بر روئے زمین است
در تو فانی' در تو گم بر تو فدا امداد کن

کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہ اے آنکہ خلق
درتو مستہلک تو در ذات خدا امداد کن

سہل کارے باشدت تسہیل ہر مشکل از آنکہ
ہرچہ خواہی میکند فورا ترا امداد کن

دار ہاں از من مرا بے من سوئے خود خواں مرا
مدعا بخشا دلے بے مدعا امداد کن

Marfat.com

فغانِ جانِ غمگین بر آستان والا تمکین اسد اللہ المرتضیٰ

کرم اللہ وجہہ

مرتضےٰ شیر خدا مرحب کشا خیبر کشا
سرور العسکر کشا مشکل کشا امداد کن

حیدرا اژدر درا ضرغام ہائل منظرا
شہر عرفاں راد رارد شن درا امداد کن

نیفما غیظ و غما زیغ و فتن را راغما
پہلوان حق امیر لافتےٰ امداد کن

اے خدارا تیغ وائے اندام احمد راسپر
یا علی یا بو الحسن یا بو العلےٰ امداد کن

یا ید اللہ یا قوی یا زور بازوئے نبی
من زپا افتادم اے دست خدا امداد کن

اے نگار راز دار قصر اللہ لیثے
اے بہار لالہ زار انما امداد کن

Marfat.com

اے تنت راجامہ پرزر جلوہ باری عبا
اے سرت را تاج گوہر بل اتی امداد کن

اے رخت را غازۂ تطہیر و اذہاب نجس
اے لبہت رامایہ فصل القضا امداد کن

اے بکیات و حریر ایمن زشمس و زمہریر
اے ترا فردوس مشتاق لقا امداد کن

اے بخصرت روز حسرت رو بنصرت جان بسوز
شکر ایں نصرت بیک نظرت مرا امداد کن

یا طلیق الوجہ فی یوم عبوس قمطریر
یا بہیج القلب فی یوم الاسیٰ امداد کن

اے بوقاہم ربہم امنت زشر مستطیر
مجرم میجویم از کیفر وقا امداد کن

اے تنت حماہ مولے خاک وجانت عرش پاک
بوتراب اے خاکیاں را پیشوا امداد کن

اے شب ہجرت بجائے مصطفیٰ بر رخت خواب
اے دم شدت فدائے مصطفیٰ امداد کن

Marfat.com

اے عدوئے کفر و نصب و رفض و تفضیل و خروج
اے علوئے سنت و دین ہدیٰ امداد کن
شمع بزم و تیغ رزم و کوہ عزم و کان حزم
اے کذا و اے فزوں تراز کذا امداد کن

نفیر دل تفتگان کرب و بلا بر در حسین سید الشہداء علیٰ جدہ علیہ الصلوٰۃ والثناء

یا شہید کربلا یا دافع کرب و بلا
گل رخا شہزادۂ گل گوں قبا امداد کن
اے حسین اے مصطفےٰ را راحت جاں نور عین
راحت جاں نور عینم دہ بما امداد کن
اے ز حسن خلق و حسن خلق احمد نسوۂ
سینہ تا پا شکل محبوب خدا امداد کن
جان حسنؑ ایمان حسن و ایکان حسن ایشان حسن
اے جمالت لمع شمع من رای امداد کن

Marfat.com

جان زہر او شہید زہر را زور و ظہیر
زہرت از ہار تسلیم و رضا امداد کن

اے بواقع بیکسان دہر رازیبا کسے
دے بظاہر بیکس دشت جفا امداد کن

اے گلویت گہ لبان مصطفیٰ رابوسہ گاہ
کہ لب تیغ لعیں راحسرتا امداد کن

اے تن تو کہ سوار شہسوار عرش ناز
گہ چناں پامال خیل اشقیا امداد کن

اے دل و جاں ہا فدائے تشنہ کامی ہائے تو
اے لبت شرح رضینا بالقضا امداد کن

اے کہ سوزت خان مان آب را آتش زدے
گرنبو دے گریہ ارض و سما امداد کن

اے چہ بحر و تشنگی کوثر لب و ایں تشنگی
خاک بر فرق فرات از لب مرا امداد کن

ابر گوہر گرمیا رد نہر گوہر گرمریز
خود لبت تسلیم وفیضت حبذا امداد کن

Marfat.com

ترزبانی مدح نگار بذکر بقیہ ائمہ اطہار و دیگر اولیائے کبار تا حضرت غوثیت مدار علیہم رضوان الغفار

باقی اسیادیا سجادیا شاہ جواد
خضر ارشاد آدم آل عبا امداد کن

اے بقید ظلم و صد قیدی زبند غم کشا
اے تہ بیدا دو کان دادہا امداد کن

باقرایا عالم سادات یا بحر العلوم
از علوم خود بدفع جہل ما امداد کن

جعفر صادق بحق ناطق واثق توئی
بہر حق مارا طریق حق نما امداد کن

شان حلما کان علما جان سلما السلام
موسی کاظم جہاں ناظم مرا امداد کن

اے ترازین از عبادت وز تو زین عابداں
بہر ایں بے زینت از زین وصفا امداد کن

Marfat.com

ضامن ثامن رضا بر من نگاہے از رضا
خشم را شایانم و گویم رضا امداد کن

یا شہ معروف مارا رہ سوئے معروف دہ
یا سری امن از سقط در دوسرا امداد کن

یا جنید اے بادشاہ جند عرفاں المدد
شبلیا اے شبل شیر کبریا امداد کن

شیخ عبدالواحدا راہم سوئے وحدت نما
بے فرح رابا لفرح طرطوسیا امداد کن

بوالحسن ہکار یا عالم حسن کن بے ریا
اے علی اے شاہ عالی مرتضی امداد کن

سرور مخزوم سیف اللہ اے خالد بقرب
بو سعیدا اسعدا سعد الورثی امداد کن

اے ترا ہبرے چو عبدالقادر جیلی مزید
برسگان در گہش لطفے نما امداد کن

دہ چہ شیر شرزہ راہ تست از بخش سعید
دشت ضیغم لیث شیرو شیرزا امداد کن

Marfat.com

بہ امید اجابت برخود بالیدن وزمان ضراغت برخاک مالیدن وبدرگاہ بیکس پناہ غوثیت نالیدن

یللے خوش آمدم در کوئے بغداد آمدم
رقصم و جوشد زہر مویم ندا امداد کن
طرفہ ترسازے زنم برلب زدہ مہر ادب
خیزد از ہر تار حبیب من صدا امداد کن
بوسہ گستاخانہ چیدن خواہم از پائے سگش
ورنہ بخشد پیش شہ گویم شہا امداد کن

مطلع دوم مشرق مہر مدحت از افق سپہر قادریت

آہ یا غوثاہ یا غیاہ یا امداد کن
یا حیوۃ الجود یا روح المنا امداد کن
یا ولی الاولیاء ابن نبی الانبیاء
اے کہ پایت بر رقاب اولیاء امداد کن

Marfat.com

دست بخش حضرت حماد زیب و دست خود
از تو دستے خواہد ایں بے دست و پا امداد کن

مجمع ہر دو طریق و مرجع ہر دو فریق
فاضلان دو اصلاں را مقتدا امداد کن

داشیاں بربندہ از ہر سو ہجوم آوردہ ام
یا عزوماً قاتلا عندا الوغا امداد کن

بہر لا خوف علیہم نجتا مما نخاف
بہر لاہم یحزنون طمہازدا امداد کن

اے با مصار کرم دو قرن پیشیں دو حرم
تو بملک اولیاء چوں ایلیا امداد کن

عزنا یا حرزنا یا کنزنا یا فوزنا
لیثنا یا غیثنا یا غوثنا امداد کن

شاہ دیں عمر سنن ماہ زمیں مہر زمن
گاہ کیں بہر فتن برق فنا امداد کن

طیب الاخلاق وحق مشتاق دو اصل بلیراق
نیر الاشراق و لماع السنا امداد کن

Marfat.com

مہرباں تر برمن از من از من آ کہ تر زمن
چند گویم سید اجود الندیٰ امداد کن

تسلیہ خاطر بذکر عاطر بقیہ اکابر ناجناب سحاب برکات ماطر قدس القادر اسرارہم الأطاہر

یا ابن ہذالمرتجےٰ یا عبد رزاق الوریٰ
تا کہ باشد رزق ما عشق شما امداد کن

یا ابا صالح صلاح دین و اصلاح قلوب
فاسدم گلزار و در جوش ہوا امداد کن

جان نصری یا محی الدین فانصر و انصر
اے علی اے شہر یار مرتضیٰ امداد کن

سید موسیٰ کلیم طور عرفاں السد
اے حسن اے تاجدار مجتبیٰ امداد کن

منتقی جوہر زجیلاں سید احمد الاماں
بے بہا گوہر بہاء الدین بہا امداد کن

بندہ رانمرود نفس انداخت درنار ہ
یا براہیم ابر آتش گل کنا امداد کن

Marfat.com

اے محمد اے بھکاری اے گدائے مصطفیٰ
ما گدایان درت اے با سخا امداد کن

النجا اے زندۂ جاوید اے قاضی جیا
اے جمال اولیاء یوسف لقا امداد کن

یا محمد یا علم آخر زدست غفلتم
اے کہ ہر موئے تو در ذکر خدا امداد کن

اے بنامت شیرۂ جاں شد نبات کالپی
احمدا نوشیں لبا شیریں ادا امداد کن

شاہ فضل اللہ یا ذوالفضل یا فضل الٰہ
چشم در فضل تو بست ایں بینوا الہداد کن

سلسلہ سخن تا شاخ معلائی برکاتی رسیدن و بردر آقایانِ خود برسم گدائی علی اللہی کشیدن

شاہ برکات اے ابوالبرکات اے سلطان جود
بارک اللہ اے مبارک بادشاہ امداد کن

Marfat.com

عشقی اے مقتول عشق اے خوبیہایت عین ذات
اے زجاں بگزشتہ جاناں واصلا امداد کن

بیخوداؤ با خدا آل محمد مصطفیٰ
سیدا حق واجدایا مقتدا امداد کن

اے حریم طیبۂ توحید را کوہ اُحد
یا جبل یا حمزہ یا شیر خدا امداد کن

اے سراپا چشم گشتہ در شہود عین ہو
زاں سبب کردند نامت عینہا امداد کن

یا ابو الفضل آل احمد حضرت اچھے میاں
شاہ شمس الدین ضیاء الاصفیاء امداد کن

وحی برجدتولا یسئل اولوالفضل آمدہ است
بندۂ بے برگ و تو با فضل و غنا امداد کن

گونہ ہجرت کردم از اثم وغی ازرم بقرب
آخر ایں در رانیم مسکیں گدا امداد کن

اے کہ شمسی و کرامت ہائے تو مثل نجوم
اے عجب ہم مہر وہم انجم نما امداد کن

Marfat.com

من سرت کردم دے دیگر زشرق خرق تاب
آفتا با در شب و اجم بیا امداد کن

تاجدار حضرت مارہرہ یا آل رسول
اے خدا خواہ وجدا از ماعدا امداد کن

اے شہ والا عمیم آلا عظیم المرتبت
اے پئے الا ذبح تیغ لا امداد کن

تا کل وجود از نے زاں یم مرا سیراب ساز
تو گل جو دراز شمعے جانم فزا امداد کن

اے عجب غیبے ترا مشہود از غیب شہود
دیدہ از خود بستی بہ دیدی خدا امداد کن

خلاصہ فکر و عرض خاص

بندہ ام والا مرا مرک آنچہ دانی کن بمن
من نمیگو یم مرا بگوار یا امداد کن

خانہ زاد ان کریماں گر بشدت میزیند
ایں من و اینک سرم در نے مرا امداد کن

Marfat.com

دست من بگرفتی و برتست پاسش بعد ازیں
یا تو دانی یا ہماں دست تو یا امداد کن
گر بدوزخ میبرد م آخر ہمی گویند خلق
کاں رسولی میبرد غیرت برا امداد کن
عار باشد برشباں وہ اگر ضائع شود
یک رسن ورد شت یا حامی الحمیٰ امداد کن

مسک الختام وفذلکۃ المرام ورجوع الکلام الیٰ الملک المنعام جل و علا

یا الٰہی ذیل ایں شیراں گرفتم بندہ را
از سگان شاں شمار ودائما امداد کن
بے وسائل آمدن سوئے تو منظور تو نیست
زاں بہر محبوب تو گوید رضا امداد کن
مظہر عون امدوا بنما مفسر حرفے بیش نیست
یعنی اے رب نبی واولیاء امداد کن
نیست عون از غیر تو بل غیر تو خود ہیچ نیست
یا الٰہ الحق الملک المنتھی امداد کن

Marfat.com

مصطفیٰ خیر الوریٰ ہو

مصطفیٰ خیر الوریٰ ہو — سرور ہر دوسرا ہو
اپنے اچھوں کا تصدق — ہم بدوں کو بھی نبا ہو
کس کے پھر ہو کر رہیں ہم — گر تمہیں ہم کو نہ چاہو
بد نہیں تم ان کی خاطر — رات بھر رو د کرا ہو
بد کریں ہر دم برائی — تم کہو ان کا بھلا ہو
ہم وہی ناشستہ رُو ہیں — تم وہی بحرِ عطا ہو
ہم وہی شایانِ رد ہیں — تم وہی شانِ سخا ہو
ہم وہی بے شرم و بد ہیں — تم وہی کانِ حیا ہو
ہم وہی ننگِ جفا ہیں — تم وہی جانِ وفا ہو
ہم وہی قابل سزا کے — تم وہی رحم خدا ہو
چرخ بدلے دہر بدلے — تم بدلنے سے ورا ہو
اب ہمیں ہوں سہو حاشا — ایسی بھولوں سے جدا ہو
عمر بھر تو یاد رکھا — وقت پر کیا بھولنا ہو

Marfat.com

وقتِ پیدائش نہ بھولے — کیف یتسلی کیوں قضا ہو
یہ بھی مولےٰ عرض کر دوں — بھول اگر جاؤ تو کیا ہو
وہ ہو جو تم پر گراں ہے — وہ ہو جو ہرگز نہ چاہو
وہ ہو جس کا نام لیتے — دشمنوں کا دل برا ہو
وہ ہو جس کے رد کی خاطر — رات دن وقفِ دعا ہو
مرثیں برباد بندے — خانہ آباد آگ ہم کا ہو
شاد ہو ابلیس ملعوں — غم کسے اس قہر کا ہو
تم کو ہو واللہ تم کو — جان و دل تم پر فدا ہو
تم کو غم سے حق بچائے — غم عدو کو جاں گزا ہو
تم سے غم کو کیا تعلق — بے کسوں کے غم زُدا ہو
حق دُرودیں تم پہ بھیجے — تم مدام اُس کو سرا ہو
وہ عطا دے تم عطا لو — وہ وہی چاہے جو چاہو
بر تو او باشد تو برما — تا ابد یہ سلسلہ ہو

کیوں رضا مشکل سے ڈریئے
جب نبی مشکل کشا ہو

Marfat.com

ملک خاص کبریا ہو

ملکِ خاصِ کبریا ہو — مالک ہر ماسوا ہو
کوئی کیا جانے کہ کیا ہو — عقل عالم سے ورا ہو
کنزِ مکتوم ازل میں — دُرِّ مکنونِ خدا ہو
سب سے اوّل سب سے آخر — ابتدا ہو انتہا ہو
تھے وسیلے سب نبی تم — اصل مقصود ہدیٰ ہو
پاک کرنے کو وضو تھے — تم نمازِ جاں فزا ہو
سب بشارت کی اذاں تھے — تم اذاں کا مدعا ہو
سب تمہاری ہی خبر تھے — تم مؤخر مبتدا ہو
قربِ حق کی منزلیں تھے — تم سفر کا منتہیٰ ہو
قبل ذکر اظہار کیا جب — رتبہ سابق آپ کا ہو
طورِ موسیٰ چرخِ عیسیٰ — کیا مساوی زنا ہو
سب جہت کے دائرے میں — شش جہت سے تم ورا ہو
سب مکاں تم لا مکاں میں — تن ہیں تم جانِ صفا ہو
سب تمہارے در کے رستے — ایک تم راہِ خدا ہو

Marfat.com

سب تمہارے آگے شافع تم حضور کبریا ہو
سب کی ہے تم تک رسائی بارگہ تک تم رسا ہو
وہ کلس روضے کا چمکا سر جھکاؤ کج کلا ہو
وہ در دولت پہ آئے جھولیاں پھیلاؤ شاہو
کیوں رضا مشکل سے ڈریئے
جب نبی مشکل کشا ہو

در منقبت حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

السلام اے احمد صہر و برادر آمدہ
حمزہ سردار شہیداں عم پیمبر آمدہ
جعفرے کوی پرد صبح و مسا باقدسیاں
باتو ہم مسکن بہ بطن پاک مادر آمدہ
بنت احمد رونق کاشانۂ و بانوئے تو
گوشت و خون تو ملبش شیر و شکر آمدہ
ہر دور یمان نبی گلہائے تو زاں گل زمیں
بہرہ گل چینت زمیں باغ برتر آمدہ

Marfat.com

ی چمیدی گلبنا در باغ اسلام و ہنوز
غنچہ ات نشگفت و نے نخلے دگر برآمدہ

نرم نرم از بزم دامن چیدہ رفتہ باد تند
یا علی چوں برزبان شمع مضطر آمدہ

ماہ تاباں گومتاب ومہر رخشاں گومرخش
باختر تاخاور است نور گستر آمدہ

حل مشکل کن بروئے من در رحمت کشا
اے بنام تو مسلم فتح خیبر آمدہ

مرحبا اے قاتل مرحب امیر الاشجعین
در قلال ذوالفقارت شور محشر آمدہ

سینہ ام را مشرقستاں کن بنور معرفت
اے کہ نام سایہ ات خورشید خاور آمدہ

کے رسد مولیٰ بمہر تابناکت نجم شام
گو بنور صحبت او ہم صبح انور آمدہ

ناصبی رابغض تو سوئے جہنم رہ نمود
رافضی از حب کاذب در سقر در آمدہ

Marfat.com

من زحق میخواہم اے خورشید حق آں مہر تو
کز ضیائش عالم ایماں منور آمدہ

بہر استر چادر مہتاب وایں زرّیں پرند
ناپذیر اے گلیم بخت قنبر آمدہ

تشنہ کام خود رضائے خستہ را ہم جرعہ
شکر آں نعمت کہ نامت شاہ کوثر آمدہ

در منقبت حضرت اچھے میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ

اے بدور خود امام اہل ایقاں آمدہ
جان انس و جان جان و جان جاناں آمدہ

قامت تو سرو ناز جوئبار معرفت
روئے تو خورشید عالم تاب ایماں آمدہ

موئے زلف عنبرینت قوت روح ہدیٰ
رنگ رویت غازۂ دین مسلماں آمدہ

زنگ از دل بہاز و اید خاک بوسی درت
تابناک از جلوہ ات مرأت احساں آمدہ

Marfat.com

صد لطائف میکشاید یک نگاہ لطف تو
دست فیضانت کلید باب عرفاں آمدہ
نامت آل احمد و احمد شفیع المذنبین
زاں دل ازدست گنہ پیش تو نالاں آمدہ
پرصدا شد باغ قدس از نغمہائے المذنبین
زاں دل ازدست گنہ پیش تو نالاں آمدہ
پرصدا شد باغ قدس از نغمہائے وصف تو
تا بہار جنت از گلزار جیلاں آمدہ
چوں گل آل محمد رنگ حمزہ بر فروخت
بوئے آل احمد اندر باغ عرفاں آمدہ
گلبن نورستہ ات رہبرۂ چرخ کہن
فرش پا انداز بزم رفعت شاں آمدہ
تاکشیدم نالہ یا آل احمد الغیاث
بے سرو سامانیم را طرفہ ساماں آمدہ
در پناہ سایہ و امانت اے ابر کرم
گرمئے غم کشتہ با سوز احزاں آمدہ

Marfat.com

دلفگارے آبلہ پائے بشہر جود تو
ازبیا بان بلا افتاں و خیزاں آمدہ

تازہ فریادے بر آورد اے مسیحا بردرت
کہنہ رنجورے کہ از غم برلبش جاں آمدہ

زہرنوش جام غم درحسرت فیہ شفاء
زانگبین رحمت یکہ جرعہ جویاں آمدہ

بہر آں رنگیں ادا گلبرگ چند آل رسول
برکش ازدل خار آلاے کہ درجاں آمدہ

احمد نوری دریں ظلمات رنج و تشنگی
رہنمائم سوئے تو اے آب حیواں آمدہ

اے زلال چشمۂ کوثر لب سیراب تو
بردر پاکت رضا باجان سوزاں آمدہ

زمین وزماں تمہارے لیے مکین ومکاں تمہارے لیے

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے

Marfat.com

دہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جہاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے انھیں بھی وہاں تمہارے لیے
فرشتے خدم رسول حشم ' تمام اُمم غلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم' جہاں میں عیاں تمہارے لیے
کلیم و نجی مسیح و صفی ' خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ' ثنا کی زباں تمہارے لیے
اصالت کل امامت کل' سیادتِ کل' امارت کل
حکومتِ کل ولایتِ کل ' خدا کے یہاں تمہارے لیے
تمہاری چمک تمہاری دمک ' تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک ' میں سکہ نشاں تمہارے لیے
وہ کنز نہاں یہ نور فشاں ' وہ کن سے عیاں یہ بزم مکاں
یہ ہر تن و جاں یہ باغ جناں ' یہ سارا سماں تمہارے لیے
ظہور نہاں قیامِ جہاں ' رکوع مہاں سجودِ شہاں
نیازیں یہاں نمازیں وہاں' یہ کس کے لیے ہاں تمہارے لیے
یہ شمس و قمر یہ شام و سحر' یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تخت و سپر یہ تاج و کمر ' یہ حکم رواں تمہارے لیے

Marfat.com

یہ فیض دیئے وہ جود کیے ' کہ نام لیے زمانہ جیئے
جہاں نے لیے تمہارے دیئے' یہ اکرمیاں تمہارے لیے

سحاب کرم روانہ کیے ' کہ آبِ نعم زمانہ پیے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیئے' یہ ستر بداں تمہارے لیے

ثنا کا نشاں وہ نور فشاں ' کہ مہرو شاں ہاں ہمہ شاں
بسایہ کشاں مواکب شاں' یہ نام و نشاں تمہارے لیے

عطائے ارب جلائے کرب ' فیوض عجب بغیر طلب
یہ رحمتِ رب ہے کس کے سبب' بربِّ جہاں تمہارے لیے

ذنوب فنا عیوب ہبا ' قلوب صفا خطوب روا
یہ خوب عطا کروب زُدا' پئے دل و جاں تمہارے لیے

نہ جن و بشر کہ آٹھوں پہر' ملائکہ در پہ بستہ کمر
نہ جبہ و سر کہ قلب و جگر' ہیں سجدہ کناں تمہارے لیے

نہ روحِ امیں نہ عرشِ بریں' نہ لوحِ مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں' ازل کی نہاں تمہارے لیے

جناں میں چمن چمن میں سمن' سمن میں پھبن پھبن میں ذلفن
سزائے محن پہ ایسے منن' یہ امن و اماں تمہارے لیے

Marfat.com

کمالِ مہاں جلالِ شہاں' جمالِ حساں میں تم ہو عیاں
کہ سارے جہاں میں روزِ فکاں' ظلِ آئینہ ساں تمہارے لیے
یہ طور کجا سپہر تو کیا' کہ عرشِ علا بھی دُور رہا
جہت سے ورا وصالِ ملا' یہ رفعتِ شاں تمہارے لیے
خلیل و نجی مسیح و صفی' سبھی سے کہی کہیں بھی بنی؟
یہ بے خبری کہ خلق پھری' کہاں سے کہاں تمہارے لیے
بطورِ صدا سماں یہ بندھا' یہ سدرہ اُٹھا وہ عرش جھکا
صفوفِ سما نے سجدہ کیا' ہوئی جو اذاں تمہارے لیے
یہ مرحمتیں کہ کبھی متیں' نہ چھوڑیں لتیں نہ اپنی گتیں
قصور کریں اور ان سے بھریں' قصورِ جناں تمہارے لیے
فنا بدرت بقا ببرت ز ہر دو جہت بگردِ سرت
ہے مرکزیت تمہاری صفت' کہ دونوں کماں تمہارے لیے
اشارے سے چاند چیر دیا' چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا' یہ تاب و تواں تمہارے لیے
صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے' رضا کی زباں تمہارے لیے

Marfat.com

نظر اک چمن سے دوچار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے

نظر اک چمن سے دوچار ہے' نہ چمن چمن بھی نثار ہے
عجب اُس کے گل کی بہار ہے' کہ بہارِ بلبلِ زار ہے
نہ دل بشر ہی فگار ہے' کہ ملک بھی اس کا شکار ہے
یہ جہاں کہ ہژدہ ہزار ہے' جسے دیکھو اس کا ہزار ہے
نہیں سر کہ سجدہ کناں نہ ہو' نہ زباں کہ زمزمہ خواں نہ ہو
نہ وہ دل کہ اس پہ تپاں نہ ہو' نہ وہ سینہ جس کو قرار ہے
وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک' کہ بسا ہے عرش سے فرش تک
وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک' کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے
کوئی اور پھول کہاں کھلے' نہ جگہ ہے جوششِ حسن سے
نہ بہار اور پہ رُخ کرے' کہ جھپک پلک کی تو خار ہے
یہ سمن یہ سوسن و یاسمن' یہ بنفشہ سنبل و نسترن
گل و سرو و لالہ بھرا چمن وہ ہی ایک جلوہ ہزار ہے
یہ صبا سنک وہ کلی چٹک' یہ زباں چہک لب جو جھلک
یہ مہک جھلک یہ چمک دمک' سب اُسی کے دم کی بہار ہے

Marfat.com

وہی جلوہ شہر بشہر ہے' وہی اصل عالم و دہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر ہے' وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے

وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا' وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا
وہ ہے جان جان سے ہے بقا' وہی بن ہے بن سے ہی بار ہے

یہ ادب کہ بلبل بے نوا' کبھی کھل کے کر نہ سکے نوا
نہ صبا کو تیز روش روا' نہ چھلکتی نہروں کی دھار ہے

یہ ادب جھکا لو سر ولا' کہ میں نام لوں گل و باغ کا
گل تر محمد مصطفیٰ' چمن اُن کا پاک دیار ہے

وہی آنکھ اُن کا جو منہ تکے' وہی لب کہ محو ہوں نعت کے
وہی سر جو اُن کے لیے جھکے' وہی دل جو اُن پہ نثار ہے

یہ کسی کا حسن ہے جلوہ گر' کہ تپاں ہیں خوبوں کے دل جگر
نہیں چاک جیب گل سحر' کہ قمر بھی سینہ فگار ہے

وہی نذر شہ میں زر کمو' جو ہو ان کے عشق میں زرد رُو
گل خلد اُس سے ہو رنگ جو' یہ خزاں وہ تازہ بہار ہے

جسے تیری صفت نعال سے' ملے دو نوالے نوال سے
وہ بنا کہ اُس کے اکال سے' بھری سلطنت کا اُدھار ہے

Marfat.com

وہ انھیں چمک کے تجلیاں ' کہ مٹا دیں سب کی تعلیاں
دل و جاں کو بخشیں تسلیاں ' ترا نور بار دو چار ہے
رُسل و ملک پہ دُرود ہو ' وہی جانے اُن کے شمار کو
مگر ایک ایسا دکھا تو دو ' جو شفیع روزِ شمار ہے
نہ حجاب چرخ و مسیح پر ' نہ کلیم و طور نہاں مگر
جو گیا ہے عرش سے بھی اُدھر ' وہ عرب کا ناقہ سوار ہے
وہ تری تجلی دل نشیں ' کہ جھلک رہے ہیں فلک زمیں
ترے صدقے میرے مہ مبیں ' مری رات کیوں ابھی تار ہے
مری ظلمتیں ہیں ستم مگر ' ترا نام نہ مہر کہ مہر گر
اگر ایک چھینٹ پڑے اِدھر ' شبِ داج ابھی تو نہار ہے
تیرے دین پاک کی وہ ضیا کہ چمک اُٹھی رو مصطفا
جو نہ مانے آپ سقر گیا ' کہیں نور ہے کہیں نار ہے
کوئی جان بس کے مہک رہی ' کسی دل میں اس سے کھٹک رہی
نہیں اسکے جلوے میں یک رہی ' کہیں پھول ہے کہیں خار ہے
وہ جسے وہابیہ نے دیا ' ہے لقب شہید و ذبیح کا
وہ شہید لیلیٰ نجد تھا ' وہ ذبیح تیغ خیار ہے

Marfat.com

یہ ہے دین کی تقویت اُس کے گھر یہ ہے مستقیم صراط شر
جو شقی کے دل میں ہے گاڑ خار تو زباں پہ چوڑھا چمار ہے

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر' کرے فیض وجود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر' ترے دل میں کس سے بخار ہے

گنہ رضا کا حساب کیا' وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا
مگر اے عفو تیرے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے' کہ یہ وار وار سے پار ہے

ایمان ہے قالِ مصطفائی

ایمان ہے قالِ مصطفائی — قرآن ہے حالِ مصطفائی
اللہ کی سلطنت کا دولھا — نقشِ تمثالِ مصطفائی
کل سے بالا رسل سے اعلیٰ — اجلال و جلالِ مصطفائی
اصحاب نجوم رہنما ہیں — کشتی ہے آلِ مصطفائی
ادبار سے تو مجھے بچا لے — پیارے اقبالِ مصطفائی
مرسل مشتاقِ حق ہیں اور حق — مشتاقِ وصالِ مصطفائی

Marfat.com

خواہان وصالِ کبریا ہیں — جویان جمالِ مصطفائی
محبوب و محب کی ملک ہے ایک — کونین ہیں مالِ مصطفائی
اللہ نہ چھوٹے دستِ دل سے — دامانِ خیالِ مصطفائی
ہیں تیرے سپرد سب امیدیں — اے جود و نوالِ مصطفائی
روشن کر قبر بے کسوں کی — اے شمع جمالِ مصطفائی
اندھیر ہے بے ترے مرا گھر — اے شمع جمالِ مصطفائی
مجھ کو شبِ غم ڈرا رہی ہے — اے شمع جمالِ مصطفائی
آنکھوں میں چمک کے دل میں آ جا — اے شمع جمالِ مصطفائی
میری شبِ تار دن بنا دے — اے شمع جمالِ مصطفائی
چمکا دے نصیب بد نصیباں — اے شمع جمالِ مصطفائی
قزاق ہیں سر پہ راہ گم ہے — اے شمع جمالِ مصطفائی
چھایا آنکھوں تلے اندھیرا — اے شمع جمالِ مصطفائی
دل سرد ہے اپنی لو لگا دے — اے شمع جمالِ مصطفائی
گھنگھور گھٹائیں غم کی چھائیں — اے شمع جمالِ مصطفائی
بھٹکا ہوں تو راستہ بتا جا — اے شمع جمالِ مصطفائی
فریاد دبائی ہے سیاہی — اے شمع جمالِ مصطفائی

Marfat.com

میرے دلِ مردہ کو جلا دے — اے شمع جمالِ مصطفائی
آنکھیں تیری راہ تک رہی ہیں — اے شمع جمالِ مصطفائی
دُکھ میں ہیں اندھیری رات والے — اے شمع جمالِ مصطفائی
تاریک ہے رات غمزدوں کی — اے شمع جمالِ مصطفائی
ہو دونوں جہاں میں منہ اُجالا — اے شمع جمالِ مصطفائی
تاریکیٔ گور سے بچانا — اے شمع جمالِ مصطفائی
پُر نور ہے تجھ سے بزمِ عالم — اے شمع جمالِ مصطفائی
ہم تیرہ دلوں پہ بھی کرم کر — اے شمع جمالِ مصطفائی
للہ اِدھر بھی کوئی پھیرا — اے شمع جمالِ مصطفائی

تقدیر چمک اُٹھے رضا کی
اے شمعِ جمالِ مصطفائی

ذرّے جھڑکر تری پیزاروں کے

ذرّے جھڑکر تری پیزاروں کے — تاج سر بنتے ہیں سیاروں کے
ہم سے چوروں پہ جو فرمائیں کرم — خلعتِ زر بنیں پشتاروں کے
میرے آقا کا وہ در ہے جس پر — ماتھے گھس جاتے ہیں سرداروں کے

Marfat.com

یہ ترے عیسیٰ تیرے صدقے جاؤں — طور بے طور ہیں بیماروں کے
مجرمو! چشم تبسم رکھو — پھول بن جاتے ہیں انگاروں کے
تیرے ابرو کے تصدق پیارے — بند کرے ہیں گرفتاروں کے
جان و دل تیرے قدم پر وارے — کیا نصیبے ہیں ترے یاروں کے
صدق و عدل کرم و ہمت میں — چار سو شہرے ہیں ان چاروں کے
بہر تسلیم علی میداں میں — سر جھکے رہتے ہیں تلواروں کے

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے مری سرکاروں کے

سر سوے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا

سر سوے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا — دل تھا ساجد نجد یا پھر تجھ کو کیا
بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے — یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا
یا غرض سے چھٹ کے محض ذکر کو — نام پاک اُن کا جپا پھر تجھ کو کیا
بے خودی میں سجدہ و رد یا طواف — جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا
ان کو تسلیک ملیک الملک نے — مالک عالم کہا پھر تجھ کو کیا
اُن کے نام پاک پر دل جان مال — نجد یا سب تج دیا پھر تجھ کو کیا

Marfat.com

یٰعبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے — اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب — تو نہ اُن کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا
لَا یَعْبُدُوْنَ آگے ہوگا بھی نہیں — تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا
رشتِ گردو پیش طیبہ کا ادب — مکہ سا تھا یا سوا پھر تجھ کو کیا
نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی — یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا
دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں — ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض — ہم ہیں عبدِ مصطفیٰ پھر تجھ کو کیا

تیری دوزخ سے تو کچھ جھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

☆

تجھے حمد ہے خدایا

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستان بتایا — تجھے حمد ہے خدایا
تمہیں حاکمِ برایا تمہیں قاسمِ عطایا
تمہیں دافعِ بلایا تمہیں شافعِ خطایا — کوئی تم سا کون آیا

Marfat.com

وہ کنواری پاک مریم وہ نَفَخْتُ فِیْہِ کا دم
ہے عجب نشانِ اعظم مگر آمنہ کا جایا
وہی سب سے افضل آ
یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
کبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنا
فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ یہ ملا ہے تم کو منصب
جو گدا بنا چکے اب اُٹھو وقتِ بخشش آیا
کرو قسمتِ عطا
وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ کرو عرض سب کے مطلب
کہ تمہیں کو تکتے ہیں سب کرو ان پر اپنا سایا
بنو شافعِ خطا
کبھی خندہ زیرِ لب ہے کبھی گریہ ساری شب ہے
کبھی غم کبھی طرب ہے نہ سبب سمجھ میں آیا
نہ اُسی نے کچھ بتا
کبھی خاک پر پڑا ہے سرِ چرخ زیرِ پا ہے
کبھی پیشِ در کھڑا ہے سرِ بندگی جھکایا
تو قدم میں عرش پا
کبھی وہ تپک کہ آتش کبھی وہ ٹپک کہ بارش
کبھی وہ ہجوم نالش کوئی جانے ابر چھایا
بڑی جوششوں سے آ
کبھی وہ چہک کہ بلبل کبھی وہ مہک کہ خود گل
کبھی وہ لہک کہ بالکل چمنِ جناں کھلایا
گلِ قدس لہلہا

Marfat.com

کبھی زندگی کے ارماں کبھی مرگِ نو کا خواہاں
وہ حیا کہ مرگ قرباں وہ ہوا کہ زیست لایا کہے رُوح ہاں جلایا
کبھی گم کبھی عیاں ہے کبھی سرد گہ تپاں ہے
کبھی زیرِ لب فغاں ہے کبھی چپ کہ دم نہ تھایا رُخ کام جاں دکھایا
یہ تصوراتِ باطل ترے آگے کیا ہیں مشکل
تری قدرتیں ہیں کامل انہیں راست کر خدایا میں انہیں شفیع لایا
اے اے خدا کے بندو کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
مرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا نہ کوئی گیا نہ آیا
ہمیں اے رضا ترے دل کا پتہ چلا بمشکل
دو روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا یہ نہ پوچھ کیسا پایا

بکار خویش حیرانم اغثنی یارسول اللہ

بکار خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ
ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے توئی خود ساز وسامانم اغثنی یارسول اللہ
شہا بیکس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن مریض دردِ عصیانم اغثنی یا رسول اللہ
نرفتم راہ بیناباں قدم در چہ عصیاں بیا اے جبل رحمانم اغثنی یا رسول اللہ

Marfat.com

گنہ بر سر بلا بارد دلم درد ہوا دارد — کہ داند جز تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ
اگر رانی وگر خوانی غلامم انت سلطانی — دگر چیزے نمید انم اغثنی یا رسول اللہ
بلطف رحمتم پرور ز تطہیرم مشو کم تر — سگ درگاہ سلطانم اغثنی یا رسول اللہ
گنہ در جانم آتش زد قیامت شعلہ ای خیزد — مدوائے آب حیوانم اغثنی یا رسول اللہ
چو مرگم نخل جاں سوزد بہارم را خزاں سوزد — نہ ریزد برگ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ
چو محشر فتنہ انگیزد بلائے بے اماں خیزد — بجویم از تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ
پدر را نفرتے آید پسر را وحشت افزاید — تو گیری زیر دامانم اغثنی یا رسول اللہ
عزیزاں گشتہ دور از من ہمہ یاراں نفور از من — دریں وحشت ترا خوانم اغثنی یا رسول اللہ
گدائے آمدائے سلطاں بامید کرم نالاں — تہی داماں مگر دانم اغثنی یا رسول اللہ
اگر می رانیم از در بمن بنما درے دیگر — کجا نالم کرا خوانم اغثنی یا رسول اللہ
گرفتارم رہانی دہ مسیحا موسیحائی دہ — شکستم رنگ سامانم اغثنی یا رسول اللہ

رضایت سائلِ بے پرتوئی سلطان لا تنھر
شہا بہرے ازیں خوانم اغثنی یا رسول اللہ

لحد میں عشقِ رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے

لحد میں عشقِ رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے
یہ ہم رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

Marfat.com

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ ترا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

جناں بنے گی مجاں چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے

گئے زیارتِ در کی صد آہ واپس آئے
نظر کے اشک بچے دل کا داغ لے کے چلے

مدینہ جانِ جنان و جہاں ہے وہ سن لیں
جنہیں جنون جناں سوئے زاغ لے کے چلے

ترے سحاب سخن سے نہ تم کہ تم سے بھی ہم
بلیغ بہر بلاغت بلاغ لے کے چلے

حضور طیبہ سے بھی کوئی کام ہو دھر کر ہے
کہ جھوٹے حیلہ و مکر و فراغ لے کے چلے

تمہارے وصفِ جمال و کمال میں جو ہیں
محال ہے کہ مجال و مساغ لے کے چلے

گلہ نہیں ہے مرید رشید شیطاں سے
کہ اسکے وسعتِ علمی کا لاغ لے کے چلے

Marfat.com

ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے
ہر ایک مفبجہ مغ کا ایاغ لے کے چلے

مگر خدا پہ جو دھبہ دروغ کا تھوپا
یہ کس لعیں کی غلامی کا داغ لے کے چلے

وقوع کذب کے معنی درست اور قدوس
پیئے کی پھوٹے عجب سبز باغ لے کے چلے

جہاں میں کوئی بھی کافر سا کافر ایسا ہے
کہ اپنے رب پہ سفاہت کا داغ لے کے چلے

پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربے ہی سے کھائے
بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے

خبیث بہر خبیثہ خبیثہ بہر خبیث
کہ ساتھ جنس کو بازو کلاغ لے کے چلے

جو دین کوں کو دے بیٹھے ان کو یکساں ہے
کلاغ لے کے چلے یا اُلاغ لے کے چلے

رضا کسی سگ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

Marfat.com

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے (غزل قطع بند)

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے — مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد اُنکی حیات — مثلِ سابق وہی جسمانی ہے
رُوح تو سب کی ہے زندہ ان کا — جسم پر نور بھی رُوحانی ہے
اوروں کی روح ہو کتنی ہی لطیف — اُن کے اجسام کی کب ثانی ہے
پاؤں جس خاک پہ رکھ دیں وہ بھی — روح ہے پاک ہے نورانی ہے
اُس کی ازواج کو جائز ہے نکاح — اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے

یہ ہیں حی ابدی ان کو رضا
صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

Marfat.com

نظم معطر ۱۳۰۹ھ

حمد

حمداً یا مفضل عبد القادر — یا ذالا فضال
یا منعم یا مجمل عبد القادر — انت المتعال
مولائے بما منت بالجود علیہ — من دون سوال
اغن واجب سائل عبد القادر — جد بالآ مال

صلوٰۃ

بارد زخدا برجد عبد القادر — محمود خدا حامد عبد القادر
باران درودے کہ چکیدہ زرخش — بار د بسر سید عبد القادر

تمہید

یارب کہ دمد سنائے عبد القادر — ہر حرف کند ثنائے عبد القادر
ہمزہ بردیف الف آید یعنی — ختم کردہ قدش برائے عبد القادر

Marfat.com

ردیف الالف

یا من بسناہ جاء عبد القادر — یا من بشناہ یاء عبد القادر
اذا قلت جعلنہ کما کنت تشاء — فاجعلنی کیف شاء عبد القادر

رباعی

ربی آربی الرجاء عبد القادر — از عوذنا العطاء عبد القادر
الدار وسیعۃ و ذوالدار کریم — بوزنا حیث بار عبد القادر

ردیف الباء

در حشر گاہ جناب عبد القادر — چوں نشر کنی کتاب عبد القادر
از قادریاں بجو جداگانہ حساب — مدے شمر از حساب عبد القادر

رباعی

اللہ اللہ ربّ عبد القادر — دارد واللہ حب عبد القادر
از وصف خدائے تو تصیبت دارند — طوبےٰ لک اے محب عبد القادر

Marfat.com

ردیف التاء

اے عاجز تو قدرت عبد القادر — محتاج درت دولت عبد القادر
از حرمت ایں قدرت دولت بخشائے — بر عاجز پر حاجت عبد القادر

رباعی

تنزیل مکمل ست عبد القادر — تکمیل منزل ست عبد القادر
کس نیست جز او در دو کنار ایں سیر — خود ختم و خود اول ست عبد القادر

رباعی

[1] [2] [3]
مما لا تعلمو ست عبد القادر — مستور ستور ہوست عبد القادر
میجو میگو پس آنچہ دانی کہ دراست — از جستن و گفتن اوست عبد القادر

---

[1] استفادہ النون من المضارع شائع تکلمہا ونثر آ علیہ یخرج حدیث کما تکونوا یولی علیکم ۱۲
[2] سید کا فرمودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: قال اللہ تعالیٰ وتخلق ما لا تعلمون ای مما لا تعلمون۔ ۱۲
[3] ہو اشارہ بذات احدیت جل شانہ ۱۲
[4] مان بزیادت ن معنی ماست ۱۲

Marfat.com

رباعی مستزاد

دی گفت دلم کہ جان ست عبد القادر — گفتم احسنت
جان گفت کہ دین مان ست عبد القادر — گفتم آمنت
دین گفت حیات من از من دگفتم — ایں جملہ صفات
از ذات بگو کہ آن ست عبد القادر — گم شد من دانت

رباعی

عقل وحصر صفات عبد القادر — شب کور و نجوم
وہم وادراک ذات عبد القادر — وہ شارق و بوم
عجز آنکہ بکنہ قطرۂ آبے نرسید — زعم آنکہ رسد
تا تعریم و فرات عبد القادر — قدرت معلوم

ردیف الثاء

دیں را اصل حدیث عبد القادر — اہل دیں را مغیث عبد القادر
وما ینطق عن الھوی ایں ترش — قرآن احمد حدیث عبد القادر

Marfat.com

ردیف الجیم

اے رفعت بخش تاج عبدالقادر — پر نور کن سراج عبد القادر
آں تاج وسراج باز کن یارب — بستاں زشہاں خراج عبدالقادر

ردیف الحاء

پاک ست زباک طرح عبدالقادر — وجبی ست بری زجرح عبدالقادر
جرحش کہ تو اندزکلک قدرت — احمد متن ست وشرح عبدالقادر

رباعی

اے عام کن صلاح عبدالقادر — انعام کن فلاح عبد القادر
من سرتا پا جناح عشتم فریاد — اے سرتا پا مجاح عبد القادر

ردیف الخاء

اے ظل الٰہ شیخ عبد القادر — اے بندہ پناہ شیخ عبد القادر
محتاج وگدائم وتو ذوالتاج وکریم — شیئاً للہ شیخ عبد القادر

Marfat.com

رباعی

ماہ عربی اے رخ عبد القادر — نورے زربی اے رخ عبدالقادر
امروز زدی دی زپری خوبتری — بدرے عجبی اے رخ عبدالقادر

ردیف الدال

دیں زاد کہ زاد زاد عبد القادر — دل داد کہ داد داد عبد القادر
ایں جاں چہ کنم نذر سگش بادومرا — جاں باد کہ باد باد عبد القادر

ردیف الذال

سلطان جہاں معاذ عبد القادر — تن ملجاؤ جان ملاذ عبد القادر
صحن آردامانی دامان بارد بامم — آں را کہ وہد عیاذ عبد القادر

ردیف الراء

پر آب بودے کوثر عبد القادر — خوش تاب بود گوہر عبد القادر
در ظلمت وظلماء آب وتابے دارم — اے حشر بیا بردر عبد القادر

Marfat.com

رباعی

یارب نیم از درخور عبد القادر — دل دادہ مراں از در عبد القادر
ایں ننگ مریدے ار نرفتہ بمراد — رفتن مدہ از خاطر عبد القادر
اے دافع ظلم افسر عبد القادر — اے دفع ظلم خنجر عبد القادر
دور از تو جہاں بمرگ نزدیک بیا — برکش ز دوان کشور عبد القادر
حس کن انوار بدر عبد القادر — بس کن ز اسرار صدر عبد القادر
خود قدرت قدر نا مقدر ز قدر — جوئی مقدار قدر عبد القادر

ردیف الزاء

اے فضل تو برگ و ساز عبد القادر — فیض تو چمن طراز عبد القادر
آں کن کہ سد قمری بے بال و پرے — در سایہ سرو ناز عبد القادر
اے برور تو نماز عبد القادر — اے رخ تو نیاز عبد القادر

ردیف السین

درد از در مجلس عبد القادر — دور ست سگ بیکس عبد القادر
حال ایں ہوس آنکہ چو میرم میرم — سر در قدم اقدس عبد القادر

Marfat.com

رباعی مستزاد

گفتم تاج روس عبد القادر — سر خم گردید
جانا روح نفوس عبد القادر — برخود بالید
رزما او قلب فوج دیں را دل و جان ست — زد نوبت فتح
بزما بزما عروس عبد القادر — شاداں رقصید

ردیف الشین

بالا ست بلند فرش عبد القادر — بر قدر بلند عرش عبد القادر
آں بدر عریش بدر مہ پارہ عرش — تابندہ بیں بفرش عبد القادر

رباعی

بالکسر منم مخلص عبد القادر — سر بہ قدم خلص عبد القادر
بر کسر چو رحم آرد فتحش چہ عجب — بالفتح شوم مخلص عبد القادر

لہ بدر اول یعنی ماہ شب چہاردہ و بدر دوم جائے ہر حرب کہ اولین جہاد اسلام آنجا واقع شدہ و عریش خانہ کہ از نے بنا کنند در حدیث است سید عالم ﷺ روز بدر فرمود مرا بکار موسیٰ روگردانی نیست عریشے ہمچو عریش موسیٰ سازند نجہاں ساختند و سید عالم ﷺ در او جلوہ ارزانی داشت ۱۲

Marfat.com

ردیف الضاد

تمکین گلے از ریاض عبد القادر — تکوین نمے از حیاض عبد القادر
نور دل عارفاں کہ شب صبح نماست — سطرے بود از بیاض عبد القادر

ردیف الطاء

ایں جا وجہ نشاط عبد القادر — آنجا شمع صراط عبد القادر
بکشادۂ دردادۂ باد بعبادہ بجود — دروازہ صلا سماط عبد القادر

ردیف الظاء

خوبان چو گل بوعظ عبد القادر — اعیان رسل بوعظ عبد القادر
پروانہ صفت جمع کہ خود جلوہ نماست — شمع جزو کل بوعظ عبد القادر

ردیف العین

خود راتبہ خور ز شمع عبد القادر — مہ آز تہ بزر شمع عبد القادر
ایں نور و سرور شیرت از صبح ز چیست — دو دیست مگر ز شمع عبد القادر

Marfat.com

رباعی

امامگور ز شمع عبد القادر — مہری بنگرز شمع عبد القادر
کارے کند خود بہ نیم مدیدی بیں — در نیم نظرز شمع عبد القادر

رباعی

بر وحدت او رابع عبد القادر — یک شاہد و دو سابع عبد القادر
انجام وے آغاز رسالت باشد — اینک گو ہم تابع عبد القادر

رباعی مستزاد

واحد چوں ہم رابع عبد القادر — در دامن دال
زائد چو سوم سابع عبد القادر — ہم مسکن دال
یعنی بدلائے ہفت و اوتاد چہار — توحید سرا۔
یک یک بہ یکے تابع عبد القادر — اندر فن دال

ردیف الغین

مے نے نور چراغ عبد القادر — مے نے نورے زباغ عبد القادر
ہم آب رخنہ ہست وہم مایہ خلد — یارب چہ خوش است لیاغ عبد القادر

Marfat.com

ردیف الفاء

عطفاً عطفاً عطوف عبد القادر — رافاً رافاً رؤف عبد القادر
اے آنکہ بدست تست تصرف امور — اصرف عنا الصروف عبد القادر

ردیف القاف

خیرہ است خرد ز برق عبد القادر — تیرہ است حضور شرق عبد القادر
خورشید بہ پرتو سہا حسن چیست — اے جستہ بعقل فرق عبد القادر

ردیف الکاف

آخر نیم اے مالک عبد القادر — مملوک و مکین مالک عبد القادر
مپسند کہ گویند بایں نسبت و بند — کاں بندہ فلاں مالک عبد القادر

ردیف اللام

نادر ز سلف عدیل عبد القادر — ناید بخلف بدیل عبد القادر
مشکل گر از اہل قرب جوئی کوئی — عبد القادر مشکل عبد القادر

Marfat.com

رباعی

حشر ست وتوئی کفیل عبد القادر — جاہت بہ شہ جلیل عبد القادر
درداً درِ دار عدل آمد مجرم — زود آزود آ وکیل عبد القادر

ردیف المیم

یا رب بجمال نام عبد القادر — یا رب بنوال عام عبد القادر
منگر بقصور ونقص ما قادریاں — بنگر بکمال تام عبد القادر

رباعی

ہر صبح رہت مرام عبد القادر — ہر شام درت مقام عبد القادر
بگور زسپید و سیاہ قادریاں — از حرمت صبح وشام عبد القادر

رباعی

عبد القادر کریم عبد القادر — عبد القادر عظیم عبد القادر
رحمانت رب ورحمت عالم اب — رحمت رحمت رحیم عبد القادر

Marfat.com

رباعی

وجود سمر اے یم عبد القادر — صد بحر ببرائے یم عبد القادر
دوراز تو سگ تشنہ لبے می میرد — یک موج دگرائے یم عبد القادر

رباعی

صدیق صفت حلیم عبد القادر — فاروق نمط حکیم عبد القادر
مانند غنی کریم عبد القادر — در رنگ علی علیم عبد القادر

ردیف النون

دستے زدم اے ضامن عبد القادر — در دامن جاں بامن عبد القادر
یارب چو خود ایں دامن گسترده تست — گسترده مجیں دامن عبد القادر

رباعی

یارب قرصے زخوان عبد القادر — داریم ہنے بنان عبد القادر
ایں نسبت بس کہ عاجزان اویم — رحمے برعا عاجزان عبد القادر

Marfat.com

رباعی

جودست بارث شان عبدالقادر — بودست و بود ازان عبد القادر
جنت بگدا دہند و منت نہ نہند — وہ سنت خاندان عبد القادر

ردیف الواو

خوباں خو بندنے چو عبد القادر — شیر نیاں قندنے چو عبد القادر
محبوباں یک دگر بہ افزائش حسن — چند وصد چندنے چو عبد القادر

رباعی

خواہی کانی علو عبد القادر — نامی سامی سمو عبد القادر
ہشدار کہ باخدائے خودی جنگی — مت غیظا اے عدو عبد القادر

رباعی

مہ فرش کتاں ورد و عبد القادر — خور شپرہ ساں در جو عبد القادر
آشفتہ مہ و شیفتہ میگر دد مہر — در جلوہ ماہ تو عبد القادر

Marfat.com

ردیف الہاء

حمداً لک اے الہ عبد القادر — اے مالک و بادشاہ عبد القادر
اے خاک براہ تو سر جملہ سراں — کن خاک مرا براہ عبد القادر

رباعی

بیجان و بجانم شہ عبد القادر — کس جز تو ندانم شہ عبد القادر
بد بودم و بد کردم و بر نیکی تو — نیک ست گمانم شہ عبد القادر

رباعی

بہر سر ہو تجلیہ عبد القادر — ہم تجلیہ را تحلیہ عبد القادر
بر متن متن احدیت احمد — شرح ست و براں منیہ عبد القادر

رباعی

از عارضہ نیست وجہ عبد القادر — ذاتی ست ولائے وجہ عبد القادر
ہر کس شدہ محبوب بوجہ صفتے — عبد القادر بوجہ عبد القادر

Marfat.com

رباعی

خور نور ستد از رہ عبد القادر — ہم اذن طلوع از شہ عبد القادر
ماہ است گدائے در مہر وایں جا — مہر است گدائے مہ عبد القادر

رباعی مستزاد

بر اوج ترقی شدہ عبد القادر — تا نام خدا
خیمہ مستزل زدہ عبد القادر — ناس اندو بدے
بالجملہ بقرآن رشاد و ارشاد — در بدعہ ختام
بسم اللہ و ناس آمدہ عبد القادر — حمد ست ابدا

ردیف الیاء

اے قادر رداے خدائے عبد القادر — قدرت وہ دستہائے عبد القادر
برعاجزی ما نظر رحمت کن — رحم اے قادر برائے عبد القادر
جاں بخش مرا بپائے عبد القادر — جا بخش تہ لوائے عبد القادر
از صد چو رضا گزشتے از بہر رضاش — اینہم بعلم برائے عبد القادر

Marfat.com

رباعی

عین آمدہ ابتدائے عبد القادر — از رویت امر رائے عبد القادر
از رویت او عین مرا روشن کن — روشن کن عین ورائے عبد القادر

رباعی

عید یکتا لقائے عبد القادر — دربار دد در عطائے عبد القادر
عبد ابہ لقائے او چو ہمزہ گم شد — تا در یابی بپائے عبد القادر

رباعی

دل حرف مزن سوائے عبد القادر — حاجت واند عطائے عبد القادر
پیش اش ہم از د شفیع انگیز د بگو — عبد القادر برائے عبد القادر

رباعی مستزاد

افتادہ در اول ہدایت باساں — الصاق طلب
گردیدہ بآخر تجسس خنداں — سین سان بطرب
یعنی شہ جیلاں زشہاں بس کہ ہمونست — در مصحف قرب
بسم اللہ و ناس راشروع و پایاں — الحمد لرب

Marfat.com

اکسیر اعظم

قصیدۃ مجیدۃ مقبولۃ انشاء اللہ تعالیٰ فی منقبت
سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ

مطلع تشبیب وذکر عاشق شدن حبیب

اے کہ صد جاں بستہ در ہر گوشہ داماں توئی
دامن افشانی و جاں بارد چرا ایجاں توئی

آنکدا میں سنگدل عیارۂ خونخوارۂ
کز غمش باجان نازک در تپ ہجراں توئی

سرو ناز خویشتن رابر کمد قمری کردۂ
عندلیب کیستی چوں خود گل خنداں توئی

ہم رخاں آئینہ داری ہم لباں شکر شکن
خود بخود در نغمہ آئی باز خود حیران توئی

جوئے خوں نرگس چہ ریزد گر بچشماں نرگسی
بوئے خوں از گل چہ خیزد گر بہ تن ریحاں توئی

Marfat.com

آن حسینستی کہ جان حسن می نازد بتو
می ندانم از چہ مرگ عاشقی جویاں توئی

لوغزال کمسن من سوئے ویراں مے رمی
ہیچ ویرانہ بود جائیکہ در جولاں توئی

سینہ حسن آباد شد ترسم نمائی در دلم
زانکہ از وحشت رسیدہ دردل ویراں توئی

سوختم من سوختم اے تاب حسنت شعلہ خیز
آتشت در جان بازو خود چرا سوزاں توئی

ایں چنیں اے کہ ماہت زیر ابر عاشقی ست
آہ اگر بے پردہ روزے برسر لعاں توئی

سینہ گر برسینہ ام مالی غمت چشم مگر
دانم اینہم از غرض دانی کہ بس ناداں توئی

ماہ من نہ بندہ ات مہ راچہ مانی کایں چنیں
سینہ وقف داغ و بیخو اب سرگرداں توئی

عالے کشتہ بناز ایں جاچہ ماندی در نیاز
کار فرما فتنہ را آخر ہماں لتاں توئی

Marfat.com

دام کاکل بہر آن صیاد خود ہم می کشا
یا ہمیں مشت پر مارا بلائے جاں توئی

یا غما عشتم بجان تو کہ بے مانا ستی
یارب آں گل خود چہ گل باشد کہ بلبل ساں توئی

منکہ میگریم سزائے من کہ رویت دیدہ ام
تو کہ آئینہ نہ بینی از چہ رو گریاں توئی

یا مگر خود را بروئے خویش عاشق کردۂ
یا حسیں تر دیدۂ از خود کہ صید آں توئی

گریز ربط آمیز بسوئے مدح ذوق انگیز

یا ہمانا پرتوے لمعہ شمع جیلاں بر تو تافت
کایں چنیں از تابش وتب ہر دو باساماں توئی

آن شہے کاندر پناہش حسن وعشق آسودہ اند
ہر دورا ایماں کہ شاہا ملجاء مایاں توئی

حسن رنگش عشق بویش ہر دو بر رویش نثار
ایں سرائد جاں توئی واں نغمہ زن جاناں توئی

Marfat.com

عشق در نازش کہ تا جاناں رسا نیدم ترا
حسن در بالش کہ خود شاہی ز محبوباں توئی
عشق گفتش سید ابر خیزد روبر خاک نہ
حسن گفت از عرش بگذر پر تو یزداں توئی

الالتفات الے الخطاب مع تقریر جامعیۃ الحسن والعشق

سرور اجاں پرورا حیرانم اندر کار تو
حیرتم در تو فزوں بادا سر پنہاں توئی
سوزی افروزی گدازی بزم جاں روشن کنی
شب بپا استادہ گریاں بادل بریاں توئی
گرد تو پروانہ وروئے تو یکساں ہر طرف
روشنم شد کز ہمہ رو شمع افروزاں توئی
شہ کریم است اے رضا در مدح سر کن مطلعے
شکرت بخشد اگر طوطی مدحت خواں توئی

Marfat.com

اول مطالع المدح

پیر پیراں میر میراں اے شہ جیلاں توئی
انس جان قدسیاں وغوث انس و جاں توئی

زیب مطلع

سر توئی سرور توئی سر را سرو ساماں توئی
جاں توئی جاناں توئی جاں را قرار جاں توئی
ظل ذات کبریاؤ عکس حسن مصطفیٰ
مصطفیٰ خورشید آں خورشید رالمعاں توئی
مَنْ رَاٰنِیْ قَدْ رَاَی الْحَقّ گر بگوئی می سزد
زانکہ ماہ طیبہ را آئینہ تاباں توئی
بارک اللہ تو بہار لالہ زار مصطفیٰ
وہ چہ رنگ است ایں کہ رنگ روضہ رضواں توئی
جوشد از قد تو سرود بارد از روئے تو گل
خوش گلستانے کہ باشی طرفہ سروستاں توئی

Marfat.com

آنکہ گویند اولیاء راہست قدرت ازالہ
باز گردانند تیرا زینہم راہ ایناں توئی
از تو میریم و زینم و بیش جادیداں کنیم
جاں ستاں جان بخش جاں پرور توئی وہاں توئی
کہنہ جانے دادہ جانے چوں تو در بریا فتیم
وہ کہ ماں چنداں گرائیم و چنیں ارزاں توئی
عالم امی چہ تعلیمے محبت کردہ است
ادحش اللہ بر علومت سرو غائب داں توئی

فی ترقیاتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبلہ گاہ جان و دل پاکی زلوث آب و گل
رخت بالا بردہ از مقصورۂ ارکاں توئی
شہسوار من چہ ی تازی کہ درگام نخست
پاک بیروں تاختہ زیں ساکن و گرداں توئی
تا پری بخشودۂ از عرش بالا بودۂ
آں قوی پر باز اھیب صاحب طیراں توئی

Marfat.com

سالہا شد زیر مہمیز ست اسپ سالکاں
تا عناں در دست گیری آں سوئے امکاں توئی

فی کونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرّ الا یدرک

ایں چہ شکل ست اینکہ داری تو کہ ظلے بر تری
صورتے بگرفتہ بر اندازۂ اکواں توئی
یا مگر آئینہ از غیب ایں سو کردہ روئے
عکس میجو شد نمایاں در نظر زیباں توئی
یا مگر نوعے دگر راہم بشر نا میدہ اند
یا تعالیٰ اللہ از انساں مگر ہمیں انساں توئی

فی جامعیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکمالات الظاھر والباطن

شرع از رویت چکد عرفاں ز پہلویت دمد
ہم بہار ایں گل و ہم ابر آں باراں توئی
پردہ برگیر از رخت اے مہ کہ شرح ملتی
رخ پوش ایجاں کہ رمز باطن قرآں توئی

Marfat.com

ہم توئی قطب جنوب وہم توئی قطب شمال
نے غلط کردم محیط عالم عرفاں توئی
ثابت و سیارہ ہم در تست و عرش اعظمی
اہل تمکیں اہل تکویں جملہ را سلطاں ہوئی

فی ارشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الانبیاء والخلفاء ونیابتہ لھم

مصطفےٰ سلطان عالیجاہ و در سرکار او
ناظم ذوالقادر بالا دست والا شاں توئی
اقتدار کن مکن حق مصطفیٰ راد ادہ است
زیر تخت مصطفےٰ بر کرسئ دیواں توئی
دور آخر نشو تو بر قلب ابراہیم شد
دور اوّل ہم نشین موسیٰ عمراں توئی
ہم خلیل خوان رفق وہم ذبح تیغ عشق
نوح کشتی غریباں خضر گمراہاں توئی
موسیٰ طور جلال و عیسیٰ و چرخ کمال
یوسف مصر جمال ایوب صبرستاں توئی

Marfat.com

تاج صدیقی بسر شاہ جہاں آراستی
تیغ فاروقی بقبضہ دادر گیہاں توئی
ہم دونو رجان وتن داری وہم سیف وعلم
ہم تو ذوالنوریتی وہم حیدر دوراں توئی

فی تفضیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاولیاء

اولیاء راگر گہر با شد تو بحر گوہری
در بدست شاں زرے داد ندزر راکاں توئی
واصلاں رادر مقام قرب شانے دادہ اند
شوکت شاں شد زشاں دشان شان شاں توئی
قصر عارف ہرچہ بالا تر بتو محتاج تر
نے ہمیں بنا کہ ہم بنیاد ایں بنیاں توئی

فصل منہ فی شیء من التلمیحات

آنکہ پالیش بر رقاب اولیائے عالم است
وانکہ ایں فرمود وحق فرمود باللہ آں توئی

Marfat.com

اندریں قول آنچہ تخصیصات بجا کردہ اند
از دلل یا از ضلالت پاک ازاں بہتاں توئی

بہر پایت خواجہء ہنداں شہ کیواں جناب
بل علی عینی وراسگویید آں خاقاں توئی

ورتن مردان غیب آتش زعظمت میزنی
باز خود آں کشت آتش دیدہ رانیساں توئی

آنکہ از بیت المقدس تادرت یک گام داشت
از تورہ می پرسد و محیش از نقصاں توئی

رہروان قدس اگر آنجانہ نہندت رواست
زانکہ اندر حجلہ قدسی نہ در میداں توئی

سبز خلعت باطراز قل ھو اللہ احد
آن کرم را کہ بخشید ارنہ وردیواں توئی

فصل منہ فی تفضیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی مشائخہ الکرام

گوشیو دست راتواں گفت از رہ القائے نور
کافتا باشد ایشاں و سہ تاباں توئی

Marfat.com

لیک سیرشاں بود بر مستقر واز کجا
آں ترقی منازل کاندراں ہر آں توئی
ماہ من لا ینبغی للشمس ادراک القمر
خاصہ چوں از عادکالعرجوں در اطمینان توئی
کور چشم بدچہ می بالی پری بودی ہلال
دی قمر گشتی وامشب بدر و بہتر ازاں توئی

فی تقریر عیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اصفیا در جہد و تو شاہانہ عشرت میکنی
نوش بادت زانکہ خود شایان ہر ساماں توئی
بلبلاں را سوز و ساز و سوز ایشاں کم مباد
گلرخاں را زیب نہد زیب ایں بستاں توئی
خوش خورو خوش پوش و خوش زی کوری چشم حسود
شاہ اقلیم تن و سلطان ملک جاں توئی
کامرانی کن بکام دوستاں اے من فدات
چشم حاسد کور بادا نوشہ ذیشاں توئی

Marfat.com

شادزی اے نو عروس شادمانی شاد زی
چوں بحمد اللہ در مشکوئے ایں سلطاں توئی

بلکہ لا واللہ کاینہا ہم نہ از خود کردۂ
رفت فرماں آنچنیں و تابع فرماں توئی

ترک نسبت گفتم از من لفظ محی الدین مخواہ
زانکہ در دین رضا ہم دین وہم ایماں توئی

ہم بدقت ہم بہ شہرت ہم بہ نعت اولیاء
فارغ از وصف فلاں و مدحت بہماں توئی

تمہید عرض الحاجۃ

بے نوایاں رانوائے ذکر عیشت کردہ ام
زار نالاں راصلائے گوش برافغاں توئی

چارۂ کن اے عطا اے ابن کریم ابن الکریم
ظرف من معلوم و بیحد وافر و جوشاں توئی

باہمیں دست دو تاؤ دامن کوتاہ و تنگ
از چہ گیرم درچہ بنہم بسکہ بے پایاں توئی

Marfat.com

کوہ دامن ندہد وقت آنکہ پر جوش آمدی
دست در بازار نفرو شندو بر فیضاں توئی

المطلع الرابع فی الاستمداد

رو متاب از ما بداں چوں مایہ غفراں توئی
آیہ رحمت توئی آئینہ رحماں توئی
بندہ ات غیرت برد گر بر در غیرت رود
در ودر چوں بنگر دہم شاہ آں ایواں توئی
سادگیم بیں کہ میجویم زتو درمان درد
درد گو درماں کجا ہم ایں توئی ہم آں توئی

الاستغاثت للاسلام

دین بابائے خودت را از سر نو زندہ کن
سیدا آخر نہ عمر سید الادیاں توئی
کافراں توہین اسلام آشکار امی کنند
آہ اے عز مسلماناں کجا پنہاں توئی

Marfat.com

تا بیاید مہدی ازار واح وعیسیٰ از فلک
جلوۂ کن خود مسیحا کارو مہدی شاں توئی

کشتی ملت بموجے کالجبال افتادہ است
من سرت گردم بیاچوں نوح ایں طوفاں توئی

بادریزد موج' موج' وموج خیز دفوج فوج
برسروقت غریباں رس چو کشتی باں توئی

استمد العبد لنفسہ

حاش للہ تنگ گردد جاہت از ہجوں منے
یا عمیم الجود بس با وسعت داماں توئی

نامہ خود گریہ کر دم سیہ تر کردہ گیر
بلکہ زیشاں صد دگر ہم چوں مہ رخشاں توئی

گم چہ شد گر ریزہ گشتم تنگ بدستت مومیا
گم چہ شد گر سوختم خود چشمہ حیواں توئی

سخت ناکس مرد کے ام گرنہ رقسم شاد شاد
چلہا شنیدم ہم وطب والسطح وعن گویاں توئی

Marfat.com

وقت گوہر خوش اگر دریاش در دل جائے داد
غرقہ خس راہم نہ بیند خس منم عماں توئی
کوہ من کاہست اگر دستے دہی وقت حساب
کاہ من کوہست اگر برپلہ میزاں توئی

المباھاۃ الجلیلہ باظہار نسبت العبدیہ

احمد ہندی رضا ابن تقی ابن رضا
از اب وجد بندۂ و واقف زہر عنواں توئی
مادرم باشد کنیز تو پدر باشد غلام
خانہ زاد کہنہ ام آقائے خان و ماں توئی
من نمک پرورد ہ ام تاشیر مادر خورد ہ ام
للہ الحمد شکر بخش نمک خوراں توئی
خط آزادی نہ خواہم بندگیت خسروی است
یللے گر بندہ ام خوش مالک غلماں توئی

Marfat.com

انتساب المداح الی کلاب الباب العالی

برسر خوان کرم محروم نگزار ند سگ
من سگ و ابرار مہمانان وصاحب خواں توئی

سگ بیاں نتو اند وجودت نہ پابند بیانست
کام سگ دانی و قادر برعطائے آں توئی

گر بسگے میزنی خود مالک جان دتی
ور بہ نعمت می نوازی منت مناں توئی

پارۂ نانے بفر ماتا سوئے من افگند
ہمت سگ لبنگد ردیگر توال افشاں توئی

منکہ سگ باشم زکوئے تو کجا بیروں ردم
چوں یقیں دانم کہ سگ رانیز وجہ ناں توئی

در کشادہ خواں نہادہ سگ گرسنہ شہ کریم
چست حرف رفتن و مختار خوان و زاں توئی

دور بنشینم زمیں بوسم فتم لابہ کنم
چشم در تو بندم ودانم کہ ذوالا حساں توئی

Marfat.com

للہ العزۃ سگ ہندی و در کوئے تو یار
آرے ابن رحمۃ للعالمیں اے جاں توئی
ہر سگے رابر در فیضت چناں دل می دہند
مرحبا خوش آو ہنشیں سگ نہ مہماں توئی
گر پریشاں کرد و وقت خادمانت عو عوم
خامش اہل درد راہپسند چوں درماں توئی
وائے من گر جلوہ فرمائی و من ماند بمن
من زمن بستاں و جائیش دردلم منشاں توئی
قادری بودن رضا رامفت باغ خلد داد
من نمی گفتم کہ آقا مایہ غفراں توئی

مثنوی ردامثالیہ

گریہ کن بلبلا از رنج و غم — چاک کن اے گل گریباں از الم
سنبلا از سینہ برکش آہ سرد — اے قمراز فرط غم شو روئے زرد
ہاں صنوبر خیز و فریادی بکن — طوطیا جز نالہ ترک ہر سخن
چہرہ سرخ از اشک خونی ہر گلیست — خون شوائے غنچہ زمان خندہ نیست

Marfat.com

پارہ شو اے سینہ مہ ہمچو من
داغ شو اے لالہ خونیں کفن

خرمن عیشت بسوز اے برق تیز
اے زمیں برفرق خود خاکے بریز

آفتا با آتش غم بر فروز
شب رسید اے شمع روشن خوش بسوز

ہمچو ابرے بحر در گریہ بجوش
آسمانا جامہ ماتم بہ پوش

خشک شو اے قلزم از فرط بکاء
جوش زن اے چشمہ چشم زکا

کن ظہور اے مہدی عالیجناب
برزمیں آ عیسیٰ گردوں قباب

آہ آہ از ضعف اسلام آہ آہ
آہ آہ از نفس خود کام آہ آہ

مردماں شہوات رادیں ساختند
صد ہزاراں رخنہا انداختند

ہر کہ نقش رفت راہے از ہوا
ترک دیں گفت و نمودش اقتدا

بہر کارے ہر کرا گفتہ تعال
سر قدم کردہ نمودش امتثال

ہر کرا گفت ایں چنیں کن اے فلاں
گفت لبیک و پذیرفتش بجاں

آں یکے گویاں محمد آدمی ست
چوں من و در وحی او را برتریست

جز رسالت نیست فرقے درمیاں
من برادر خورد ہاشم او کلاں

ایں نداند از عمی آں نا سزا
یا خود است ایں ثمرۂ ختم خدا

کہ بود مرتعل را فضل و شرف
مے بود ہم سنگ او سنگ و خزف

آں خزف افتادہ باشد برزمیں
بس ذلیل و خوار و ناکارہ مہیں

Marfat.com

لعل باشد زیب تاج سروراں
زینت و خوبیٔ گوش دلبراں

واں دمی کز خلق مذبوحی جہد
کے بفضل مشک از فر میرسد

بوئے او کردہ پریشاں صد مشام
جا مہا ناپاک از مسش تمام

ایں دم مسفوح ذمش در نبی
مدحت مشک اطیب الطیب از نبی

مشک از فر روح را بخشد سرور
ہمچو بوئے سنبل گیسوئے حور

شامہ از بوئے اور شک جناں
ہم معطر زد قبائے مہوشاں

مولوی معدن راز نہفت
رحمتہ اللہ علیہ خوش بگفت

پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر"

ہے چہ گفتم ایں چنیں شبہ شنیع
کے بود شایان آں قدر رفیع

لعل چہ بود جوہری باسر چیے
مشک چہ بود خون نافہ وشے

مصطفٰے نور جناب امر کن
آفتاب برج علم من لدن

معدن اسرار علام الغیوب
برزخ بحرین امکان و وجوب

بادشاہ عرشیاں و فرشیاں!
جلوہ گاہ آفتاب کن فکاں

راحت دل قامت زیبائے او
ہر دو عالم والہ و شیدائے او

جان اسماعیل بررویش فدا
از دعا گویاں خلیل مجتبٰی

گشت موسٰے در طوٰی جویان او
ہست عیسٰی از ہوا خواہان او

Marfat.com

بندگانش حور و غلمان و ملک
چاکر انش سبز پوشان فلک

مہر تابان علوم لم یزل
بحر مکنونات اسرار ازل

ذرہ زاں مہر بر موسے دمید
گفت من باشم بعلم اندر فرید

رشحہ زاں بحر بر خضر اوفتاد
تا کلیم اللہ راشد او ستاد

پس درازیں قدر شاہ انبیاء
لیک مجبورم زفہم اغبیاء

وصف او از قدرت انساں دراست
حاش للہ ایں ہمہ تفہیم راست

لذت دیدار شوخے سیم تن
ماہر وے دلبر غنچہ دہن

فتنہ آئینے خراماں گلشنے
رشک گل شیریں ادا نازک تنے

گر نجوای فہم او مردی کند
کوز عشق و حسن تا آگہہ بود

تا کشیدہ منت تیر جفا
لب بفریاد و فغاں تا آشنا

دل نشد خوں تا بہ در یاد لبے
بر لبش نامد ز ہجراں یارے

مرغ عقلش بے پر و بالے شود
جز کہ گوئی چوں شکر شیریں بود

گرچہ خود داند سیر دلبرا
از کجا ایں لذت و شکر کجا

زیں مثل شدی از نیش و نوش
لیک من بار دگر رفتم ز ہوش

تا من از تمثیل ہے کردم طلب
باز رفتم سوئے تمثیل اے عجب

زیں کرد قرر عجب وا ماندہ ام
حیرت اندر حیرت اندر حیرتم

Marfat.com

ایں سخن آخر نہ گردد از بیاں
صد ابد پایاں رود او ہم چناں

نیست پایانش الی یوم التناد
ختم کن واللہ اعلم بالرشاد

خامشی شد مہر لب ہائے بیاں
باز گرداں سوئے آغازش عناں

ایں چنیں صد بافتن انگیختند
برسر خود خاک ذلت ریختند

فرقہ دیگرز اسماعیلیاں
بستہ در توہین آں سلطاں میاں

در دل شاں قصد تازہ ٹھہا
بر لب شاں ایں کلام ناسزا

کہ بہ شش طبقات زیریں زمیں
حق فرستاد انبیاء و مرسلیں

شش چو آدم شش چو موسیٰ شش مسیح
شش خلیل اللہ شش نوح و ذبیح

ہم در انہا شش چو ختم الانبیاء
مثل احمد در صفات اعتلا

با محمد ہر یکے دارد سرے
در کمال ظاہری و باطنے

پارہ شد قلب و جگر زیں گفتگو
احذروا یاایھا الناس احذروا

الحذر اے دل زشعلہ زادگاں
پائے از زنجیر شرع آزادگاں

مصطفےٰ مہریست تاباں بالیقیں
منتشر نورش بہ طبقات زمیں

مستنیر از تابش یک آفتاب
عالمے واللہ اعلم بالصواب

گرچہ یک باشد خود آں مہرے سنی
احولانش ہفت بینند از کجی

دو ہمی بینند یک را احولاں!
الاماں زیں ہفت بیناں الاماں

Marfat.com

چشم کج کردہ چو بینی ماہ را
زاحولی بینی دو آں یکتاہ ر

گوئی از حیرت عجب امریست ایں
خواجہ دو شد ماہ روشن چیست ایں

راست کردی چشم و شد رفع حجاب
یک نماید ماہ تاباں یک جواب

راست کن چشم خود از بہر خدائے
ہفت بیں کم باش اے ہر دو درائے

اے برادر دست در احمد بزن
بر کجی نفس بد دیگر متن

روتشویش کن بذیل مصطفےٰ
احولی بگداز سوگند خدا

پند ہا دادیم و حاصل شد فراغ
ما علینا یا اخی الا البلاغ

در دو عالم نیست مثل آں شاہ را
در فضیلتہا و در قرب خدا

ماسوی اللہ نیست مثلش از یکے
برتر است از وی خدا اے مہتدے

انبیائے سابقیں اے محتشم
شمعہا بودند در لیل و ظلم

درمیان ظلمت و ظلم و غلو
مستنیر از نور ہر یک قوم او

آفتاب خاتمیت شد بلند
مہر آمد شمعہا خامش شدند

نور حق از شرق بے مثلی بتافت
عالمے از تابش او کام یافت

دفعۃً برخاست اندر مدح او
از زبانہا شور لا مثل لہ

لیک شپر نا پذیرفت از عناد
در جہاں ایں بے بصر یارب مباد

چشمہا بو دند ایں ربانیاں
مزرع دل بہرہ یاب از فیض شاں

Marfat.com

ابر آمد کشت ہا سیراب کرد — تلہائے خشک را شاداب کرد
حق فرستاد ایں سحاب باصفا — کے یطھرنا ویذھب رجسنا
بارش او رحمت رب العلے — شور رعدش رحمۃ مہداۃ انا
رحمتش عام است بہر ہمکناں — لیک فضلش خاص بہر مومناں
چوں نئی تکمیلیش رامعترف — کے شوی از بحر فیضش مغترف
نیست فضلش بہر قوم بے ادب — یخطف ابصارھم برق الغضب
چوں بہ بینند آں سحاب ایناں زدور — عارض ممطر بگویند از غرور
بل ھوما استعجلوا خزی عظیم — ارسلت ریح بتعذیب الیم
فیض شد باغیظ گرم اختلاط — جنداابرے عجب خوش ارتباط
خرمنے کش سوخت برق غیظ او — گفت قرآں السقر مشوی لہ
مزرعے کش آب داد آں بحر جود — حق بہ تنزیل مبیں وصفش نمود
قل کزرع اخرج الشطاء الے — از رفاستغلظ ثم استوی
یعجب الزراع کالمآء المعین — کے یغیظ الکافرین الظالمین
ابر نیساں ست ایں ابر کرم — در رخشاں آفریں در قعریم
قطرۂ کزدے چکید اندر صدف — گوہر رخشندہ شد باصد شرف
بحر زاخر شرع پاک مصطفےٰ — داں صدف عرش خلافت اے فتا

Marfat.com

قطرہ ہا آں چار بزم آرائے او — زانکہ او کل بود و شاں اجزائے او
برگہائے آں گل زیبا بدند — رنگ و بوئے احمدی می داشتند
قصد کاری کرد آں شاہ جواد — ہر یکے را نے لہ گویاں ستاد
جنبش ابرو نہ تکلیف کلام — خود بود ایں کار آخر والسلام
آں عتیق اللہ امام المتقیں — بود قلب خاشع سلطان دیں
واں عمر حق گو زبان آں جناب — ینطق الحق علیہ والصواب
بود عثمان شرگیں چشم نبی — تیغ زن دست جواد او علی
نیست گر دست نبی شیر خدا — چوں ید اللہ نام آمد مراد
دست احمد عین دست ذوالجلال — آمد اندر بیعت و اندر قتال
شکر یزہ می زند دست جناب — ما رمیت اذ رمیت آید خطاب
وصف اہل بیت آمد اے رشید — فوق ایدیہم ید اللہ المجید
شرح ایں معنی بروں از آگہی ست — پانہادن اندریں راہ ہیر عی ست
تا ابد گر شرح ایں مفصل کنم — جز تحیر ہیچ نبود حاصلم
ربنا سبحنك لیس لنا — علم شئی غیر ما علمتنا
گفتہ گفتہ چوں سخن ایں جا رسید — خامہ گوہر فشاں داماں کشید
ملہم غیبی سروش راز داں — دامنم بگرفت کای آتش زباں

Marfat.com

در خور فہمت نباشد ایں سخن
بس کن و بیہودہ دش خامی مکن

اصفیا ہم اندریں جا خامشند
ازمی تخلّت لِسَانَہٗ بچشد!

راز ہا بر قلب شاں مستور نیست
لیک افشا کردنش دستور نیست

ہر کجا گنجے ودیعت داشتند
قفل بر در بہر حفظش بستہ اند

در دل شاں گنج اسرار اے اخو
بر لب شاں قفل امر انصتوا

روز آخر گشت و باقی ایں کلام
ختم کن انی لہ ظرف التمام

نغز گفت آں مولوی مستند
راز مارا روز کے گنجا بود

الغرض شد مثل آں عالی جناب
سایہ ساں معدوم پیش آفتاب

متفق بروے ہمہ اسلامیاں
سنیاں و بدعیاں مستہاں

ممتنع بالغیر داند یک فریق!
ممتنع بالذات دیگر اے رفیق

وا دریغا کردہ ایں قوم عنید
خرق اجماعے بدیں قول جدید

اللہ اللہ اے مجولان نجی
تا بکے بیدینی و فتنہ گری

مصطفےٰ و ایں چنیں سوء الادب
ایں قدر ایمن شدید از اخذ رب

سابع سبعہ مگوئید از عناد
انتہوا خیراً لکم یوم التناد

روز محشر چوں خطاب آید ز عرش
اے طبقاں فلک سکان قرش

ہیچ می بینید در ارض و سما
مثل و شبہ بندۂ ما مصطفےٰ

Marfat.com

یک زباں گویند نے اے کریم — کس عدیلش نیست باللہ العظیم
آں چناں کاندر ازل ز ارواح ما — از الست خواست بے پایاں بلے
لاجرم آں روز زیں قول وخیم — توبہ ہا ظاہر کنند از ترس وبیم
معترف آیند بر جرم و خطا — معذرت آرند پیش کبریا
کاے خدا از فضل او غافل بدیم — شمس پیش چشم ما جاہل بدیم
ربنا انا ظلمنا رحم کن — جاہلانہ گفتہ بودیم ایں سخن
پردہا بر چشم ما افتادہ بود — رحم کن بر جاہلاں رحم اے ودود
نفس ما انداخت مارا در بلا — وائے بر ما وَ بنا وائے ما
عذر ہا در حشر باشد ناپذیر — قاریاں برخواں الم یات النذیر
سخت روزے باشد آں روز الاماں — باختہ ہوش و حواس قدسیاں
واحد قہار باشد در غضب — یجعل الولدان شیبا فی الکتب
زہر بادر باختہ افلاکیاں — رنگ از چہرہ پریدہ خاکیاں
دو گروہ باشند مسعود ولئیم — کل فریق کان کالطود العظیم
رب سلم النجائے انبیاء — شور نفسی برزبان اولیاء
بر لب آمد نام آں روز سیاہ — موی برتن خاستم یا رب پناہ
اعتراف جرم وتوبہ اے اریب — در چنیں روز سیہ ناید عجیب

Marfat.com

کیں جھولاں راز طعن و دور باد
ہم بدنیا لیک در موزہ فتاد

شان بیک جائے زمان گیر و دار
ہمچو پائے سوختہ نامد قرار

تاج مشکیت گہے برسر نہند
گاہ خطاب خاتمیت می دہند

گاہ بالذات ست آں ختم اے ہمام
گاہ بالعرض آمد و تخییل خام

نو نیازان کتاب اضطراب
ایں چنین کردند صدہا انقلاب

اندریں فن ہر کہ اوستادی بود
کے بچندیں قلبہا قانع شود

میرسد ازوے بہر فرض بنے
شقہ معزولی از پیغمبرے

کہ قناعت کن گزشتہ از طمع
بر ہدایت حسب عزمن قنع

از نبوت وز نزول جبرئیل
قصہ ما بودست ارشاد السبیل

معنی شمس است برگ نسترن
موج عمان شرح نسرین و سمن

آہوئے چین است و مقصود از سبا
مرحبا تاویل اطہر مرحبا

الغرض سیماب وش در اضطراب
صد تپیدن کردہ ایں قوم عجاب

چند در کوئے جبل بیتا فتند
لیک راہ مخلصی کم یا فتند

من فدائے علم آں یکتا شوم
حبذا دانائے راز مکتتم

حبذا سرو عیاں دانائے من
حبذا رب من و مولائے من

کرد ایمائے بریں فتنہ گری
قرنہا پیش از وجودش در نبی

Marfat.com

احمدا بنگر کہ ایناں چوں زوند!
بہر تو امثال از کفر نژند

او فتادند از ضلالت در چہ
پے نبرد اندازگی سوئے رہے

تا بکے گوئی دلا از این و آں
بروعا کن اختتام ایں بیاں

نالہ کن بہر دفع ایں فساد
از دل دونہ خرط القتاد

اے خدا اے مہرباں مولائے من
اے انیس خلوت شبہائے من

اے کریم و کار ساز بے نیاز
دائم الاحساں شہ بندہ نواز

اے عیادت نالہ مرخ سحر
اے کہ ذکرت مرہم زخم جگر

اے کہ نامت راحت جان و دلم
اے کہ فضل تو کفیل مشکلم

ہر دو عالم بندۂ اکرام تو
صد چو جان من فدائے نام تو

ما خطا آریم تو بخشش کنی
نعرۂ انی غفور میزنی

اللہ اللہ زاں طرف جرم و خطا
اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطا

زہر ما خواہیم و تو شکر دہی
خیر را دانیم شر از گمرہی

تو فرستادی بما روشن کتاب
میکنی باما حکامت خطاب

از طفیل آں صراط مستقیم
قوتے اسلام دادہ اے کریم

بہر اسلامے ہزاراں غمہا
یک مدوصد داغ فریاد اے خدا

بہر مرداں رہبت اے بے نیاز
مرد ماں در خواب ایشاں در نماز

Marfat.com

اے خدا بہر جناب مصطفٰے — چار یار پاک و آل با صفا
بہر آب گریہ تر دامناں — بہر شور خندۂ طاعت کناں
بہر اشک گرم دوراں از نگار — بہر آں سرد مہجوراں زیار
بہر حبیب چاک عشق نامراد — بہر خون پاک مردان جہاد
پر کن از مقصد تہی دامان ما — از تو پذرفتن زما کردن دعا
ہیچ می آید دست عاجزاں — جز دعائے نیم شب اے مستعان
بلکہ کار تست اجابت اے صمد — دیں دعا ہم محض توفیقت بود
ماکہ بودیم و دعائے ماچہ بود — فضل تو دل داد اے رب ودود
ذرہ بر روئے خاک افتادہ بود — آفتابے آمد و روشن نمود
تکیہ بر رب کرد عبد مستہان — ادست بس مارا ملاذ و مستعان
کیست مولائی بہ از رب جلیل — حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل
چوں بدیں پایہ رساندم مثنوی — بہ تمامش بر کلام مولوی
تاختامہ مسک گویند اہل دیں — زانکہ مشک است آں کلام مستنیں

چوں فتاد از روزن دل آفتاب
ختم شد واللہ اعلم بالصواب

Marfat.com

رباعیات نعتیہ

پیشہ مرا شاعری نہ دعویٰ مجھ کو
ہاں شرع کا البتہ ہے جذبہ مجھ کو
مولیٰ کی ثنا میں حکم مولیٰ کا خلاف
لوزینہ میں سیر تو نہ بھایا مجھ کو

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ
بیجا سے ہے الـــمـــنۃ للہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے احکامِ شریعت ملحوظ

محصور جہاندانی و عالی میں ہے
کیا شہ رضا کی بے مثالی میں ہے
ہر شخص کو اک وصف میں ہوتا ہے کمال
بندے کو کمال بے کمالی میں ہے

Marfat.com

کس منہ سے کہوں رشکِ عنادل ہوں میں
شاعر ہوں فصیح بے مماثل ہوں میں
حقا کوئی صنعت نہیں آتی مجھ کو
ہاں یہ ہے کہ نقصان میں کامل ہوں میں

توشہ میں غم و اشک کا ساماں بس ہے
افغانِ دلِ زار حدی خواں بس ہے
رہبر کی رہِ نعت میں گر حاجت ہو
نقشِ قدمِ حضرتِ حساں بس ہے

ہر جا ہے بلندیٔ فلک کا مذکور
شاید ابھی دیکھے نہیں طیبہ کے قصور
انسان کو انصاف کا بھی پاس رہے
گو دور کے ڈھول ہیں سہانے مشہور

Marfat.com

کس درجہ ہے روشن تن محبوب الٰہ
جامہ سے عیاں رنگ بدن ہے واللہ
کپڑے یہ نہیں میلے ہیں اس گل کے رضا
فریاد کو آئی ہے سیاہیٔ گناہ

ہے جلوہ گہ نور الٰہی وہ رُو
قوسین کی مانند ہیں دونوں ابرو
آنکھیں یہ نہیں سبزۂ مژگاں کے قریب
چرتے ہیں فضائے لامکاں میں آہو

معدوم نہ تھا سایۂ شاہ ثقلین
اس نور کی جلوہ گہ تھی ذات حسنین
تمثیل نے اس سایہ کے دو جسے کیے
آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین

Marfat.com

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ
عقبےٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو در پاک پیمبر کے حضور
ایمان پر اُس وقت اُٹھانا مولیٰ

خالق کے کمال ہیں تجدد سے بری
مخلوق نے محدود طبیعت پائی
بالجملہ وجود میں ہے اِک ذاتِ رسول
جس کی ہے ہمیشہ روز افزوں خوبی

ہوں کر دو تو گردنوں کی بنا گر جائے
ابرو جو کھچے تیغ قضا کر جائے
اے صاحبِ قوسین بس اب رد نہ کرے
سہے ہوؤں سے تیر بلا پھر جائے

Marfat.com

نقصان نہ دے گا تجھے عصیاں میرا
غفران میں کچھ خرچ نہ ہو گا تیرا
جس سے تجھے نقصان نہیں کردے معاف
جس میں ترا کچھ خرچ نہیں دے مولیٰ

(یہ قطعہ مبارکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی مکمل سوانح عمری ہے جو خود اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے تحریر فرمایا ہے)

نہ مرا نوش ز تحسین نہ مرا نیش ز طعن
نہ مرا گوش بمدحے نہ مرا ہوش ذمے
منم و گنج خمولی کہ تگنجد درمے
جز من و چند کتابے و دوات و قلمے

ترجمہ: مجھے کسی کی تحسین سے خوشی ہے نہ کسی کے طعن سے غم۔ اپنی تعریف سننے کا عادی ہوں نہ اپنی مذمت سے کوئی سروکار ہے (تمنا یہی ہے) کہ میں ہوں اور گوشہ تنہائی ہو جس میں میرے چند کتابوں اور قلم و دوات کے سوا کوئی نہ ہو۔

Marfat.com

ہماری چند دیگر مطبوعات

ناشر
اکبر بک سیلرز
نزد پنجاب سنٹر اردو بازار لاہور Ph: 7352022